U23165 Date 24-12-03

Title - TASLIYATUL MASAAB.

Creator - N.A.

Publisher - Matba Mufeed Aam (Agra)

Date - 1887.

Pages - 94

Subject - Islam - Tareekh i Tazkira - Sahaba.

تسلية المصاب

طبع في مطبع مفيد عام الكائن
في بلدة اگره سنة ۱۳۰۵
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الکبیر المتعال علی کل حالٍ وفی کل حالٍ وبکل حالٍ ومع کل حالٍ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد المصطفی علی جملۃ الناس والمرتضی منہم علی التفصیل والاجمال وعلی صحبہ والآل ما طلع ھلال ولمع آل **اما بعد** یہ ایک رسالہ مختصر ہے بیان میں تحمل بلایا ومحن کے باقتدار جماعۂ انبیاء علیہم السلام واقتفاء زمرۂ صدیقین وشہداء وصالحین وملوک مسلمین رضی اللہ عنہم اجمعین اگرچہ وجہ اسکی تالیف کی خاص ہے کہ جب مین سنہ ۱۳۱۱ ہجری سے مبتلائے محن ہوا تو مینے اپنے دل کو تذکرۂ احوال سلف صلحاء سے تسلی بخشی اور یہ رسالہ لکھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دنیا سجن مومن وجنت کافر ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے لیکن نفع اس تالیف کا انشاء اللہ تعالی جملہ مومنین کو عام ہوگا کیونکہ اس دار ناپائدار اور اس خاکدان فنا نشان مین کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا کہ کسی وقت مین بھی ولادت سے تا وفات کسی ایک نہ ایک قلت وعلت وذلت مین گرفتار رہتا ہے پہلی علت ولادت ہے دوسری بلاء حیات ہے تیسری بلاء ممات ہے چوتھی بلاء بعث بعد الموت ہے کوئی یہ چاہے کہ مین پیدا ہونیسے مرنے تک آرام سے بسر کرون

کوئی حزن والم اور کسی طرح کا ہم وغم نہ دیکھوں تو یہ بات کسی فرد بشر کو میسر نہیں ہو سکتی ہے آدم
ابو البشر ہی جبکہ اِن تکالیف سے محفوظ نہ رہے وکان ذالک فی الکتاب مسطورا تو اونکی اولا
کو کب اِس بات کی توقع رکھنا پہنچتا ہے پہلی تکلیف اونکی یہ تھی کہ وہ جنت سے ساتھہ کمال حسرت
کے نکالے گئے پھر دنیا میں آکر ایک سال تک حوا سے جدا رہے پھر صدہا سال اپنے گناہ پر
نادم ہوکر رویا کئے پھر زمین پر رہکر مشاق کسب رزق میں مبتلا ہوئے یہانتک کہ انتقال کیا
اسی طرح ہر بشر کی تکلیف و مصیبت مہد سے تا لحد جدا جدا ہوتی ہے اور شدت و خفت اون آفات
کی ایک امر اضافی ہے کسیکو ذراسی تکلیف برابر ایک پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے ؎

نازپروردہ چہ تاب ستم عشق نداشت	یار را نام جفا پیشہ بدکیش نہاد

اور کسیکو پہاڑ برابر تکلیف ایک ذرہ بھر خیال میں نہیں آتی ؎

نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی	بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی

کچھ یہ مصائب اس دار غرور کے عامۃ البلوی ہیں اور سارے افراد نوع بشر اوسمیں شریک حال
ہیں کیا مومن اور کیا غیر مومن فقط اتنا تفاوت ہے کہ آخرت میں یہ جراحات دنیاوی مومن
کے لئے راحات جاودانی ہو جاتے ہیں اور واسطے کافر کے یہ محن دنیا میں آفات اور عاقبت میں
عقوبات ابدی ٹھیر لیتے ہیں کیونکہ مومن ہر بلا پر صبر کرکے استحقاق اجر بیحساب کا حاصل کرتا ہے
اور غیر مومن و فاسق جزع و فزع میں مبتلا ہوکر خسر الدنیا والآخرۃ ہو جاتا ہے انواع محن و فتن کی
بہت ہیں سبکا ضبط کرنا اسجگہ ممکن نہیں ہے پھر اون انواع کے افراد ہیں جو کہ افراد نوع بشر میں کبھی جمع اور کبھی جدا جدا پائے جاتے ہیں
لیکن اصول اونکے پانچ قسم سے باہر نہیں ہوتے ایک خوف دوسرے جوع تیسرے نقص الانفس
چوتھے نقص ثمرات پانچویں نقص اموال قرآن پاک میں اِن اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے
وقوع اِن بلایا و محن کا اہل ایمان پر غالبا بسبب ارتکاب معاصی کے ہوا کرتا ہے کما قال تعالی
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر اور کبھی بطور آزمایش کے
کما قال تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس

والثمرات وبشر الصابرین ہنا رعلی ذلک اس جملہ صالحہ مین کچھہ آیات کچھہ احادیث جو بیانمین وقوع مصائب اور ثبوت اجر تحمل بلایا کے آئے ہین اور کچھہ احوال ابتلار انبیار وملوک وصلحار کا لکھا گیا ہے اسلئے کہ حصول علم سے غالبًا وقوع آفت کا شخص آفت زدہ پر سبک ہوجاتا ہے اور وہ عواقب امور پر اطلاع پاکر موفق بصبر جمیل ہوا کرتا ہے بلکہ جسکی معرفت ساتھہ افعال الٰہیہ وایام اللہ کی زیادہ ہوتی ہے وہ اسجگہ کے مصائب پر خوشدل رہتا ہے اوسکو کوئی رنج واندوہ دنیاوی شدت سے دامنگیر حال نہین ہوتا بلکہ وہ نزدیک ہر بلیہ کے شہود ایک نعمت الٰہی کا کرتا ہے اور جیسی خوشی کہ ضعفار الایمان کو حصول مرادات دنیاوی سے لاحق حال ہوتی ہے اوس سے زیادہ اس شخص کو ستمر صبر علی البلا پر میسر آتی ہے ہ

چہ خوش بودی دل تنگ مادری وا کند	خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

اور جسکو علم نہین ہوتا ہے اور معرفت سے ایام اللہ وافعال اللہ کے حرمان النصیب وجاہل ہیدا لنفس ہے اوسپر الم ہر مصیبت ادنی کا بھی مستضاعف ہوجاتا ہے اور اوسکے دل وزبان سے کلمات ناجائز بلکہ الفاظ کفر نکلنے لگتے ہین اور وہ اپنے رب معبود کے ساتھہ بدگمانی پیدا کرتا ہے اور تاخیر کشف غمہ سے مایوس ہوکر رحمت الٰہی سے ناامید ہونے لگتا ہے اوسکی یہ حالت پر دلالت نفس اوس مصیبت سے چشم بصیرت مین زیادہ ہے اسلئے حاصل کرنا اس علم کا ہر مسلمان پر واسطے تکمیل اسلام وتحمل بلا واختیار صبر کے واجب ہے یہ وہ علم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور رسول اللہ صلعم نے سنت مطہرہ مین ارشاد فرمایا ہے یہی ایک جگہہ اس دین حق مین ایسی ہے کہ وہان امتحان بندہ کے ایمان کا لیا جاتا ہے پھر خواہ وہ بسابقہ سعادت ازلی کھرا نکلے یا بسابقہ شقاوت قدیم کھوٹا ٹھیرے حدیث شریف مین آیا ہے السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ اور یہ بھی فرمایا ہے کل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ رواہ الشیخان عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو نیک بختی یا بدبختی شکم مادر

مین مقدر ہو چکی ہے اوسیکا ظہور شکم سے باہر آکر تا دم مرگ ہوتا رہتا ہے مثلاً جو کوئی سعید ٹہیر چکا ہے تو اوس سے دنیا مین بہی وہی کام سرانجام ہوتے ہین جو کہ سراپا سعادات و حسنات ہین وہ چاہے یا نچاہے سابقۂ قضا و قدر اوسپر غالب ہی آتا ہے پہر اگر اوس سے بہولے بہٹکے کوئی قصور و گناہ بہی ہو جاتا ہے تو وہ پہر پہر اکر اور اوس گناہ سے تائب و مستغفر ہو کر حسنات ہی کی طرف رجوع لاتا ہے اور بعد اعمالی سیئہ کے احتمال حسنہ کا کرنے لگتا ہے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا ہ

بر در آمد بندهٔ بگریخته … آبروی خود بعصیان ریخته

اسی طرح جو کوئی بیشتر شقی ٹہیر چکا ہے تو اوس سے اگر اتفاقاً کوئی نیک کام بہی بن جاتا ہے تو وہ اوسکی کچہہ قدر و منزلت نہین جانتا وہ بسابقۂ ازل طرف ارتکاب معاصی ہی کی رجوع لاتا ہے اور تمام سعادت اپنی اسی عیش فانی مین سمجہتا ہے ہ

باز ہوای چمنم آرزوست … جلوهٔ سرو سمنم آرزوست

اسی جگہہ سے شخص اول پر مصائب دنیاوی نہایت اہون و اسہل ہو جاتے ہین اور شخص ثانی پر ایک ادنی تکلیف مثل ایک پہاڑ کے ہو جاتی ہے حالانکہ نہ آنا کسی تکلیف کا دنیا مین مومن پر ایک علامت ہے سخط خدا کی الا ماشاء اللہ اسی طرح مبتلا ہونا مومن کا محن مین دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے کیونکہ اللہ تعالی دنیا اوسیکو دیتا ہے جسکو دشمن رکہتا ہے اور دنیا سے اوسیکو بچاتا ہے جسکو وہ دوست رکہتا ہے حدیث قتادہ بن نعمان مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی دوسری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا یظلم مومنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الآخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم یکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم یعنی اللہ تعالی کسی مومن پر ظلم نہین کرتا ہے اوسکی ہر نیکی پر یہان بہی اوسکو بہتر ہی دیتا ہے اور آخرت مین بہی اجر بخشتا ہے اور کافر سے اگر کوئی کام اللہ کے لیے اسجگہ بنجاتا ہے تو اوسکے عوض یہان کہانا پینا ہے آخرت

مین اوسکے لئے کوئی نیکی نہین ہوتی ہے جسکی جزا اوسکو ملے سو صبر کرنا مومن کا بلا پر اور تحمل کرنا ایذا کا ظرف سے نعیر کے ایک عمدہ حسنہ ہے جسکا اجر یہان اور وہان دونون جگہہ اوسکو ملیگا بخلاف کافر کہ اگر اوسنے فرضًا کسی بلا پر صبر کیا تو ثمرہ اوسکا اسی جگہہ اوسکو ملجاتا ہے کہ وہ یہان آسودہ حال رہتا ہی وہان نا آسودہ مآل ہوگا قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار یہ آیت نوحق مین کفار کے ہے رہے فساق سو اونکا حال دوسری آیت مین یون ارشاد فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون یعنی فاسق برابر صالح کے نہین ہے فاسق کا جینا مرنا برابر ہوتا ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم جنت اونہین لوگون کے لئے ہے جو نہ طالب علو ہین اور نہ جالب فساد کما قال تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین ایسے ہی لوگ سکارہ دنیا پر صابر اور مصائب اس خاکدان فانی پر شاکر رہتے ہین کیونکہ اونکو یہ بات معلوم ہے کہ حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمکارہ متفق علیہ من حدیث ابی هریرۃ مرفوعہ میرے نزدیک یہی ایک حدیث واسطے تحمل اذی وبلایا کے کفایت کرتی ہے کیونکہ احمق بدایت کو دیکھتا ہے اور عاقل نہایت پر نظر کرتا ہے دنیا فرضًا اگر زر خالص ہو مگر غایت اوسکی فنا ہو اور آخرت اگر سفال ہو اور نہایت اوسکی بقا ہو تو کوئی دانشمند اس طلائے فانی کو اوس سفال باقی پر اختیار نکریگا اور یہانکی شہوات کو آخرت کی لذات پر ہرگز پسند نفرمائیگا کیونکہ یہانکی سکارہ کا انجام بہشت ہے

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اور یہانکی شہوات ولذات کی عاقبت دوزخ ہے

دہقان سال خوردہ چہ خوش گفت با پسر	ای نور چشم من بجز از کشتہ ندروی

اسی جگہہ سے حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل

ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنی دنیا مقابلہ مین آخرت
کے مثل ایک قطرۂ حقیر کے ہے سمندر کے مقابلہ مین بحر محیط کے ولہذا حدیث ابو موسی مین رفعا آیا ہے
من احب دنیاہ اضر بآخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فآثروا ما یبقی علی ما یفنی
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ذم دنیا مین بہت سے اخبار و آثار و اقوال سلف مروی
ہین جنکو ہمنے دوسرے رسائل مین ضمنًا ذکر کیا ہے اسجگہ مقصود ہمارا فقط ذکر کرنا اون آیات
واحادیث وغیرہ کا ہے جنکو تسلیۂ قلب مصاب مین اہتمام ہے جب کوئی آفت رسیدہ مصیبت زدہ
دردمند غمگین ان مضامین تشفی آگین مین نظر کریگا تو اللہ سے امید ہے کہ اوسپر صدمہ مصیبت کا
آسان ہوجائیگا اور وہ اوس بلا کو ایک نعمت خدا کی سمجھے گا اور جزع و فزع و گریہ و زاری و
فریاد نا جائز سے باز رہکر استحقاق اجر جزیل و ثواب جمیل کا پیدا کرلیگا کیونکہ جس مصیبت مین
مومن صبر پر قدرت نہین پاتا ہے تو وہ مصیبت اوسکے حق مین بقدر زیادت جزع و فزع دو چند
سہ چند ہوجاتی ہے اور آخر کو چار و ناچار اوسپر شکیبائی ہونا پڑتا ہے قدر سے عذر کرنا کچھ اپنے
بس مین نہین ہے جو بات اپنے اختیار مین ہے وہ یہی ہے کہ نزول بلا سے پہلے دعا کرتا رہے
کہ اللہ ہر بلا سے محفوظ رکھے پھر جو کوئی مسلمان اللہ کو حالت رخا مین فراموش نہین کرتا
ہے تو حالت شدت مین اللہ اوسکی دعا جلد قبول فرماتا ہے پھر جب بلا نازل ہوگئی تو اب
بھی گنجائش دعا کی باقی ہے اسلیے کہ حدیث مین فرمایا ہے الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل
پھر دفع بلا کے لئے سنت مطہرہ مین ادعیہ و اذکار بھی آئے ہین اونکی قراءت سے وہ آفات جنمین
انسان مبتلا ہوجایا کرتا ہے دور ہوجاتے ہین اس کام کے لیے ہمارا رسالہ الداء والدواء
نہایت نافع و کافل ہے پھر جب کسی تدبیر علمی و عملی سے وہ بلا و مصیبت دور نہو تو اوسکا علاج
صبر و تحمل ہے اس امر کا بیان رسالہ ادامۃ السکر مین کیا گیا ہے ؎

	صبرست علاج دل بیمار تو وقت		افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست	

مومن کو چاہئے کہ ایسی حالت مین بعد اختیار صبر و شکیبائی کے اس رسالہ کی سیر کرے اور

دل غمدیدہ آفت رسیدہ کو مصائب سلف صلحا یاد دلاکر تسلی خاطر بخشے اور سمجھ لے کہ دنیا دار المحن ہے اور آخرت دار المنن یہان کسی چیز کو پایندگی نہین ہے نہ عیش کو بقا ہے نہ طیش کو استواری نہ خوشی کو قیام ہے نہ اندوہ کو مقام ہے ؎

جہان بگشتم و آفاق سر بسر دیدم — نہ مردمم اگر از مردمے اثر دیدم
بہین رواق زبرجد بخانۂ خورشید — نگاشتہ سخن خوش بآب زر دیدم
کہ ای بہ دولت دہ روز گشتہ مغرور — مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
بسے کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت — نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم
زحادثات جہانم ہمین پسند آمد — کہ خوب و زشت و بد و نیک درگذر دیدم

جب حال دنیا و اہل دنیا کا اسطرح پر مسلم الثبوت ہے تو پھر کسی مصیبت پر مضطر و مضطرب ہوکر دامن صبر کو ہاتھ سے دینا اور آجر بحساب شکیبائی کو جزع و فزع سے برباد کرنا عقل سلیم سے نہایت دور معلوم ہوتا ہے ہمت و مردانگی و فتوت و فرزانگی تو یہ ہے کہ کیسے ہی انقلاب زمانہ کا ہو اور کوئی سی بھی مصیبت سر پر آ لے حرف شکایت زبان پر نگذرے اگر اظہار بلا ضرور ہو تو رب غفور حی و قیوم موجود ہے اوسیکے روبرو لب ہلائے سر جھکائے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اور ربنا انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین کہے ممکن نہین ہو کہ اللہ اپنے بندہ کو اپنی درگاہ بیجاہ عنایت سے مایوس تہیدست پھیرے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اہل دل کا اسبات پر اتفاق ہے کہ جب بندہ ذکر اپنی مصیبت کا سامنے کسی مخلوق کے نہین کرتا ہے اور قبل اطلاع مردم کے اللہ ہی کی طرف متضرع و ملتجی و مستغیث ہوتا ہے تو اللہ تعالی اوس مہم کو جلد آسان کر دیتا ہی مینے بارہا اسکا تجربہ کیا ہے صحیح پایا وللہ الحمد حسبنا اللہ ونعم الوکیل ع خدا خود میر سامان ست اسباب توکل را کتب عقائد مین لکہا ہے کہ القدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی دنیا و آخرت مین جو کچھ ہوتا ہے اور ہوگا وہ اللہ ہی کی مشیت و ارادت سے ہوتا ہی نفع ہو یا نقصان ایمان ہو یا کفران طاعت ہو یا عصیان رضا ہو یا بلا سترا ہو یا ضرا نجات ہو یا ہلاک حیات ہو یا ممات پس جب

مسلمان کا یہ اعتقاد ٹھیرا تو اب مصیبت کے وقت واویلا کرنا اور جزع و فزع سے ملتجی ہونا اور ہر خسیس و خسیس سے فریادرسی چاہنا یعنی جسنے اوس بلا کو مقدر کیا ہے وہی ہماری التجا و دعا پر اوس مصیبت کو ہٹا دے وہی کر سکتا ہے ہم جو اوسکو چھوڑ کر در بدر مارے پھرین تو بجز اسکے کہ وہ بھی ہمکو چھوڑدے اور ہم اپنا سرمایۂ ایمان ضائع کردین اور کیا حاصل ہوگا اس سے بہتر تو یہی ہے کہ ہم ادعیہ و اذکار و اعمال صالحہ کے ساتھ متمسک ہون اور سرگرداں ہوا دینگے اوسی معبود کو اوسکے اسماء حسنی و صفات علیا کے ساتھ پکارین تاکہ وہ ہمارا ناصر ہو جائے پھر کسی دشمن کی دشمنی ہمپر قابو نہ پائے من کان للہ کان اللہ لہ اور جس سے یہ بات نہ ہو سکے اوسکو چاہیئے کہ وہ اپنے ہی جان پر ملامت کرے رحمن رحیم پر تہمت نہ کرے ٭

	لو الثقلان الجن والانس اجمعوا		يريدون ايلامًا لاصغر نملة
	يكون لها رب السموات ناصرا		لما ظفروا منها بادنى مضرة

دنیا مین شر ہمیشہ خیر پر غالب رہتا ہے اور مردم اشرار مردم اخیار کو آنکھ بھر کر دیکھ نہین سکتے اسی وجہ سے اصحاب خیر ہمیشہ ہاتھ سے اہل شر کے طرح طرح کی تکلیف پاتے ہین المومن غر کریم والمنافق خب لئیم یہ تکلیف جسطرح انکے لئے عاقبت محمود رکھتی ہے اسی طرح اونکے لئے آخرت مین ایک عقبہ کئود ہے قوت ایمان یہ ہے کہ اگر سر پر آسمان بلا آگرے تب بھی متزلزل نہو اللہ سے اوسکا رفع چاہے کہ یہ دلیل ہے معرفت خدا پر ٭

	اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے		نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

مجھ غریب آوارۂ دشت ایجاد پر پہلی بلا جوع کی آئی کہ اوائل عمر مین ایک مدت دراز تک تہیدستی رہی مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی سے نوبت سوال یا شکایت و حکایت حال کی نہ آئی پھر جب اللہ نے اولاد بخشی تو ایک حادثہ نقص ثمرات کا پیش آیا کہ دختر خرد کا عمر رضاعت مین انتقال ہوگیا پھر عمر پنجاہ سالہ مین ایک خوف عظیم نے محاصرہ کیا جسکا بقیہ ابتک باقی ہے لکن مجھکو آمنہم من خوف کا ورد ہے پھر نقص مال کا صدمہ پہنچا کہ ایک مقدار کثیر کا نقصان ہوگیا لیکن امید تلافی مافات

کی سبدل بیاس نہین ہوئی ہے ایسی وبشر الصابرین کے مضمون ظاہر ہونیکی توقع لگی ہے یہان ہو یا وہان انہین مصائب کے ہجوم مین واسطے تسلی فوائد عظیم کے اس رسالہ مختصر کو اپنے لئے اور جنکو خدا توفیق دے **ایک مقدمہ و چند ابواب و خاتمہ** پر مرتب کیا ہے بیان بعض سلف مین کسی قدر تکرار مضامین کی بھی ہوگئی ہے اسلئے کہ ہر کتاب ماخوذ منہ کی پوری عبارت نقل کی ہے یہ تکرار گویا قند مکرر ہے بار بار مطالعہ کرنے سے تسلی خاطر کو تشفی وافی حاصل ہوتی ہے ؎

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ	ھو المسک ما کررتہ یتضوع

قران و حدیث مین بھی مطالب و الفاظ مکرر آئے ہین الحمد للہ تعالی کہ مجھے دنیا مین اب کسی امر کی تمنا باقی نہین ہے ع بہار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم ؎ یعنے مصیبت و آرام دونون کا ذائقہ بخوبی پالیا اب فقط یہ آرزو رہگئی ہے کہ ایمان پر خاتمہ ہو سو انقدر سے یہ بھی کچھ دور نہین ہے

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی	ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم

مقدمہ بیان مین شہود تحتی کے

مین اپنے نفس مین اس امر کا شہود کرتا ہون کہ مین ہر مسلمان ہمنشین اپنے سے کم درجہ ہون یہ شہود مجکو کشفًا و ذوقًا ہے نہ تواضعًا کیونکہ لفظ تواضع کا دلیل ہے اس بات پر کہ صاحب تواضع نے اپنے لئے کوئی مقام عالی پہلے ثابت کرلیا ہے پھر اوس مقام سے واسطے جلیس کے نازل ہوا ہے ولا ھکذا تواضع اھل اللہ فانہم کلما ارتفعوا فی المقام ظہر لھم حقارۃ نفوسھم وکمال غیرھم الی ان ینتھوا الی شہود انفسھم تحت الارضین السفلیات فی المقام حدیث مین آیا ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ اس سے یہ بات سمجھی گئی کہ تکبر بالعکس اسکے ہے عارفین کا اس بات پر اجماع ہے کہ بندہ جب تک اپنے نفس کو فوق کسی مسلمان کے شہود کرتا ہے تب تک داخل ہونا اوسکا حضرت الہی مین صحیح نہین

ہوسکتا ہے کیونکہ جسمین ذراسا بھی کبر ہے اوسپر دخول جنت حرام ہے اس درگاہ کے لوگ تین قسم ہوتے
ہین انبیاء ملائکہ اولیاء انمین سے کسیکے پاس بالاجماع ذرہ برابر کبر نہین ہے پس جو شخص متخلق ساتھ انکے اخلاق
کے نہوگا وہ دخول حضرت سے ممنوع ہے یہانتک کہ اوسکی نماز بھی ایک جسم بلا روح ہوتی ہے

ف ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین لوگون کے انکار کرنے پر اپنے اوپر تحمل کرتا ہون بغیر
اسکے کہ کوئی گناہ میرا ظاہر ہو خواہ وہ منکر حاسد میرا آشنا سا ہو یا نہو مین اس بات مین اللہ کے علم پر
اکتفا کرتا ہون اور جانتا ہون کہ منکر اگر سچا ہے تو انکار اوسکا مجھپر حق ہے میرا غیظ مین آنا اوسپر
حمق وریا وسمعہ ہے اسلیے کہ جس امر مین اوسنے مجھپر انکار کیا ہے اور وہ مجھسے واقع ہوا ہے
تو وہ دیوان آسمان مین قبل اسکے کہ زمین مین ظاہر ہو لکھہ گیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے اور انکار
اوسکا مجھپر ناحق ہے تو بھی غیظ مین آنا میرا اوسپر حمق ہے اسلیے کہ وہ دیوان آسمان مین لکھا
نہین گیا تو اب عاقل کو ایسی بات پر متکدر ہونا کب درست ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی
مواخذہ کرنیوالا ہے اور معاقب بھی اپنی برات کو پہچانتا ہے وقد حصل لی بحمد اللہ بذلک
ادمان کبیر علی تحمل الاذی من الخلق فلم تزل طائفۃ بعد طائفۃ توذینی بطریق البہتان
والزور ویرموننی بامور انا منہا بری بحمد اللہ تعالی فلکثرۃ ما وقع لی ذلک
صرت لا اتاثر من مثل ذلک وکانی قطب للبلایا ودر علی کما تدور الرحا علی
قطبہا فلا انفک من دورۃ بلاء الا ویستقبلنی دورۃ اخری تارۃ عقوبۃ لذنب
سلف وتارۃ اختبارا من اللہ تعالی لدعوای مقاما لم ابلغ مثلا والحمد للہ

ف ایک انعام خداوندی مجھپر یہ ہے کہ مین ایذا دہی خلق سے زیادہ متضجر نہین ہوتا ہون اسلیے
کہ مجھپر مراعات رضای خدا کی بہ نسبت رضای خلق کے غالب تر ہے ایذاء خلق پر وہی شخص
تحمل کرتا ہے جو طالب مقام کا نزدیک اونکے نہین ہوتا ہے ورنہ جسکو طلب مقام کی ہوتی ہے
اوسکو خلق سے ضرور ہی کچھہ تکدر ومعادات لازم حال ہوتا ہے کیونکہ جب یہ کوئی مقام اپنے
لیے بنانا چاہتا ہے تو وہ لوگ جو کہ تنقیص اوسکی مجالس مین کیا کرتے ہین اوس بنیاد کو ڈہا دیتے ہین

اگر شخص طالب مقام کا ہوتا اور اللہ کے علم پر اکتفا کرتا تو اسکو کچھ اثر اونکی ایذا دہی سے نہوتا اگرچہ
سارے شہر یا اقلیم والے اوسپر کہڑے ہوجاتے بعض نے خیال کیا ہے کہ یہ مقام منجملہ مقامات
اکابر کے ہے حالانکہ یہ توہم ہے بلکہ یہ مقام مریدین کا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ عارف اپنے قدم کا
مقام ارادت مین ہو تو وہ اپنے نفس کی تفتیش کرے جبکہ اہل بلد کہڑے ہوکر بڑی بڑی تہمتین
اوسپر لگائین اور انکار شدید کرین یہانتک کہ اوسکے پاس تک نہ بیٹھین اور اوس سے علیحدہ ہین
پس اگر وہ اس حال مین اپنے نفس کو متاثر پالے تو جان لے کہ اوسنے مقام ارادت کی بو تک نہین
سونگہی ہے وہ تو ملحق بعوام ہے جنکے ساتھ ابلیس مثل کرہ کے تلاعب کیا کرتا ہے **حکایت**
ابلیس سے اور ایک شخص عابد سے مناظرہ ہوا ابلیس نے کہا مین مرتبہ مین تجھسے اعلی تر ہون عابد نے
کہا کس طرح کہا الوجود کلہ یلعننی ویحقرنی ویسبنی وانا صابر علی حکم اللہ تعالی لم
تتغیر منی شعرۃ واحدۃ کما اذا اقام علیہ اہل حارتہ ورموہ بالعظائم تنغصت
معیشتہ وسارع الی طلب برائتہ مما نسب الیہ ولم یکتف بعلم اللہ فیہ انتہی
یعنی سارا جہان مجھکو برا کہتا ہے لعنت کرتا ہے مین اللہ کے حکم پر صابر ہون تم مین سے اگر ایک شخص کو
اوسکے محلہ والے کوئی تہمت لگاتے ہین تو وہ اپنی صفائی کے لئے شتابی کرتا ہے اور عیش اسکا
تلخ ہوجاتا ہے اور اللہ کے علم پر اکتفا نہین کرتا **ف** بعد ادمان کے تحمل بلا و اذی پر جب کوئی
انسان مجھکو ستاتا ہے تو مین اللہ کا شکر بجالاتا ہون جسنے مجھکو اوس اذی پر صبر عطا فرمایا اور مین
اوس شخص کا مقابلہ نہین کرتا بلکہ اوسکو معذور رکہتا ہون اسلئے کہ وہ ایذا دہی اوسکی مجھکو غفلت کی
راہ سے ہے وہ اس بات سے غافل ہے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اللہ اوسکی ایذا رسانی کو دیکہتا
ہے اور اللہ نے اوسکو اس کام سے منع کیا ہے اور اوسکا حوصلہ تنگ ہے اگر اللہ تعالی اوسکو اخلاق
صالحین دیتا اور وہ برخلاف اس حال کے ہوتا تو ہرگز ایک مورچہ کو بہی نہ ستاتا پہر آدمی کا کیا ذکر ہے
بلکہ اللہ تعالی سے شرماتا کہ اوسکے سامنے اوسکے بندہ کو ایذا دیتا ہے فعلم انہ ینبغی للعبد
اذا قام علیہ قائم یؤذیہ ان یتطلب وجہ الحکمۃ فی ذلک فانہ لا یخلو شئ یقع

فی الوجود عن حکمة الٰهیة فان اطلعه الله علیها والا سلم لامر الله تعالیٰ علی حضرم
فرماتے تھے فقیر کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ قطب بلا نہو ساری ایذا اہل اقلیم کی اوسی کے
ارد گرد چکر مارے جسطرح کہ چکی اپنے قطب پر گردش کرتی ہے پھر فقرا مقام مین متفاوت ہوتے
ہین مطابق اپنے مشاہدے کے کسی کا مشہد صبر ہوتا ہے کسیکا مشہد رضا کسی کا مشہد شکر تقد
اور استغفار مین وجہ اسلیئے کہ محتمل ہے کہ یہ اذی بسبب کسی گناہ سالف کے ہو جسکو اللہ نے
شمار کر رکہا ہے اور بندہ اوسکو بہول گیا ہے کوئی نبی یا ولی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہ تھا کہ اوسنے
ایذا پر صبر نکیا ہو یا پہر شکر کرکے استغفار بجا نہ لایا ہو جب مقام مین تمکن ہوجاتا ہے تو انتہا
امر کی طرف شکر کے ہوتی ہے ولیتامل تجمیع ما یبلغک یا اخی عن احد من القوم من الضجر
والقلق من کلام تمیل فیہ مثلا فذالک قبل تمکنہ فی المقام **حکایت**
ابراہیم دسوقی رحمہ کو اونکے شہر والون نے سخت ایذا دی اور بڑی بڑی تہمتین لگائین اونہون نے
کہا آہ آہ آہ من اہل ہذا الزمان واللہ اگر مین جانتا کہ میری اجل مین فسحت ہے تو مین
ان لوگون کے بیچ مین سے نکلکر کسی دشت و بیابان کے شکم مین جاکر ٹہیرتا یہانتک کہ مجھے
موت آتی پہر بعد اسکے جب کوئی اونکو ستاتا تو تبسم کرتے **حکایت** اسمعیل انبابی رحمہ کو
اہل منبوبہ نے سخت ایذا دی اور اونپر انکار کیا اونہون نے بقصد رحلت شتر پر سامان گہر کا
لادنا شروع کیا ایک طفل نے کہا یا عم تحمل اجمل دوسرے طفل نے کہا اسکت اجمل یحمل
یہ اس بات کو سنکر رحلت سے باز رہے اور کہا اجمل یحمل واسمعیل لا یحمل اس سے
معلوم ہوا کہ تحمل کرنا بلایا ومحن کا اور مقابلہ نکرنا ساتھ لوگون کے ایذا دہی سے اعظم اخلاق
رجال مین سے ہے یہ اسلیئے کہ شخص کامل جب مقام کمال مین داخل ہوتا ہے تو اوسپر شہود
حق کا اوسکے دل سے غالب آجاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو کشفًا وشہودًا حکم عدل پاتا ہے کہ نہ
جور کرے اور نہ حیف اور نہ کسی صغیرہ کبیرہ کو چہوڑے مگر اوسکو واسطے عباد کے احصا کرتا ہے
اور ہر رات دن مین ہر بندہ کے لیئے دو ملک کریم کاتب بہیجتا ہے کہ جو کچھہ وہ بندہ جس کسی کے

حق مین کہتا ہے وہ دونون فرشتے بزرگوار اوسکو لکھہ لیتے ہین فیتقدیر ان الکامل یقابل خصمہ فھو یشھد نفسہ وخصمہ بین یدی اللہ عز وجل وھناک یتحرس عن خصمہ حیاءً من اللہ عز وجل **وبالجملۃ** فالحسدۃ والاعداء یقومون علی جماعۃ بعد جماعۃ وانا احتملھم الی وقتی ھذا ارجو من اللہ دوام ذلک الی الممات وباللہ التوفیق **ف** مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایذا رسانی حسّاد واعدار کی مجکو غالبًا دو امر کے لئے ہے ایک یہ کہ عقوبت ہے میرے ذنوب سالفہ کی ان شاء اللہ تعالی تاکہ مین دنیا سے پاک صاف رحلت کرون دوسرے یہ کہ جبر نقصان ہے میرے اعمال کا کیونکہ مجھسے اعمال صالحہ میرے خیال مین نہین ہوتے ہین اور اللہ تعالی کو میرا بخشنا منظور ہے اسلئے میرے دل کو یہ تکلیف طرف سے خلق کے پہنچتی ہے کچھہ بہی ہو مین اپنے معبود برحق کا ہر حال وقال مین شاکر ہون اور اوس سے استغفار ودعای رفع بلایا وحزن کرتا ہون وہ مجکو ہرگز ضائع نکریگا اور توفیق تحمل کی بخشیگا **ف** علی خواص فرماتے تھے لابد لاھل اللہ من عدو یوذیھم فان صبروا کانت لھم الامامۃ والاخر جوا نجاسا ودلیلنا قولہ تعالی وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا فانما بلغوا مقام الامامۃ الا بعد متابعتھم فی الصبر وتحمل الاذی قال تعالی ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ والنکتۃ فی ذلک ان الحق تعالی لا یصطفی عبدًا من عبیدہ الی حضرتہ وھو یطلب المقام عند احد من الخلق فھو تبارک وتعالی یسلط علی من یرید اصطفاءہ الخلق بالاذی حتی لا یرکن الیھم اذ الرکون الیھم یمنع حصول الاصطفاء **ف** شیخ ابو الحسن شاذلی رح فرماتے تھے اللہ کی سنت حق مین اوسکے انبیاء واولیاء کے اسیطرح جاری ہے کہ ابتداء امر مین اونپر اذی کو مسلط فرماتا ہے وہ اوطان سے نکالے اور خارج کئے جاتے ہین بہتان وزور اونپر باندہے جاتے ہین پہر انجام کو جبکہ وہ صبر کرتے ہین تعود دولت

اونهین کی هوتی هے یه بهی کهتے تهے جب الله نے جان لیا که حق مین اوسکے انبیاء و اصفیاء کے
کذا و کذا کها جائیگا تو ایک قوم پر حکم شقاوت کا لگا دیا اوس قوم نے الله کے لیے زوجه و ولد
ٹهیرایا اور اوسکے هاتهه کو مغلول بتایا یهانتک که جب کوئی نبی یا ولی اوس کلام سے جو که اوسکے
حق مین کها جاتا هی دل تنگ هوجاتا هی تو یه الف حق اوسکو یه ندا کرتے هین اما لک بی اسوة فقد
جعلوا لی زوجة وولدا ونسبوا الی ما لا یلیق بجلال وعظمتی وانا خلقتهم ورزقتهم
اوس وقت اوس نبی یا ولی کو سوای تاسی و اقتدای الٰهی کے کچهه چاره نهین هوتا اسی جگهه سے
انبیاء و اولیاء نے اپنی قوم کی بهتان و زور و تهمت جنون و سحر وغیره پر تحمل کیا یه بهی فرماتے
تهے عالم مقام علم مین کامل نهین هوتا جبتک که چار امر مین مبتلا نهو ایک شماتت اعدا دوسرے
ملامت اصدقاء تیسرے طعن جهال چوتهے حسد علما پهر اگر ان بلایا پر صبر کیا تو امام مقتدی به
هوجاتا هے انتهی الحمد لله تعالی که مین ان سب امور مین ابتک مبتلا هون کاش مجهکو بهی رتبه
کمال علم و مقتدی به هونیکا عطا هو ولکن این الثریا من الثری هان الله کی رحمت سے کچهه دور نهین
هے که وه مجهسے مهجور و دردمند کو اپنی کنف حمایت مین لیکر ان تشویشات لاحقه اور حالت راهنه
دنیا مین نجات اور آخرت مین حیات طیبه ارزانی فرمائے کیونکه الله سبحانه کی شان یهی هے سبقت
رحمتی علی غضبی **حکایت** جب شهره شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا بلاد مغرب مین هوا هر جانب سے
ایک گروه اعدا و حساد کا فراهم و مجتمع و متحزب هوا اور بڑے بڑے بهتان و طوفان اونپر لگائے
گئے اور اونکی ایذا دهی مین مبالغه کیا گیا یهانتک که لوگون کو ممانعت کر دی گئی که کوئی شخص اون سے
نه ملے اور اونکو زندیق کها اور جب اونهون نے اوس جگه سے اراده سفر کا کیا تو سلطان مصر کو
بهت سے مکاتبات بهیجے اور لکها سیقدم علیکم مغربی من الزنادقة اخرجناه من بلادنا
لخبثه اتلف عقائد المسلمین فایاکم ان تغتر بحلاوة منطقه فانه من
اکابر الملحدین ومعه استخدامات من الجان هنوز شیخ اسکندریه تک
نه پهنچے تهے که یه خبر پهلے اونکے آنے سے وهان پهنچ گئی شیخ نے کها حسبنا الله ونعم الوکیل

اہل اسکندریہ اونکی ایذا دہی مین مبالغہ کرنے لگے پہر اونکا حال سلطان مصر کو کہلا بہیجا اور اپنے خطوط
و مراسیم نکال کر بتائے جنمین استباحت تہی خون شیخ کی شیخ نے اپنا ہاتہہ طرف سلطان مغرب کے
بڑہا کر ایک ایسا مرسوم پیش کیا جو کہ مناقض تہا مراسیم مذکورہ کے اور اسمین بہت کچہہ تعظیم و تبجیل شیخ
کی لکہی تہی اور اوسکی تاریخ بہی انکی مراسیم سے پیچہے کی تہی سلطان نے متحیر ہو کر کہا العمل
بہذا اولی پہر اونکو باکرام تمام طرف اسکندریہ کے روانہ کر دیا شعرانی رح کہتے ہین وقد ذکرنا
فی مقدمۃ کتابنا المسمی بالیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر جملۃ من العلماء
والاولیاء الذین امتحنوا واوذوا وقتلوا فراجعہ تری العجب انتہی مین کہتا ہون یعنے
ترجمہ اس جملہ مشار الیہا کا اوائل کتاب ذخیرۃ الخیرہ مین مع زیادت اشخاص واحوال کے لکہا ہے
اس کے بعد شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اگر لوگ حق مین خواص امت
کے کہ علما و صلحا ہین تکلم نہ کرتے اور اون کی آبرو ریزی مین مشغول نہوتے
تو وہ اہل علم و صلاح نہایت معظم ہو جاتے بلکہ معبود من دون اللہ ہو جاتے جسطرح کہ نصاری
نے مسیح علیہ السلام کی عبادت کی کیونکہ ان بزرگوارون کے ہاتہہ پر ظہور خوارق و کرامات کا کثرت
سے ہوتا ہے قریب ہے کہ ملحق بمعجزات ہو جاوین اسلئے جرح و قدح فساق و فجار کی انکے حق مین
بمنزلہ دور کرنے اثر نظر بد کے ہے جسطرح کہ لوگ پرانے جوتے نفیس اونٹون کی گردن مین لٹکا
دیتے ہین یا جماجم عظم اونکے زروع مین واسطے دفع نظر عین کے رکہدیتے ہین روایت مین آیا ہے
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پس ایک رحمت خدا کی اپنے اولیا پر یہ ہے کہ لوگ اونپر
جرح کرتے ہین تاکہ اونکے اجور زیادہ ہون اور دن قیامت کے وہ اون مثوبات کو بہرپور پاوین
کیونکہ اونہون نے دنیا مین کچہہ اوسمین سے نہین لیا ورنہ غالب وہ لوگ جنکے لوگ معتقد و معظم ہوتے
ہین اور اونکے ہاتہہ پاؤن چومتے ہین اونکا حکم اوس شخص کا سا حکم ہے کہ ایک منجنیق نصب کرکے
اپنے حسنات کو اوسمین رکہہ کر شرق و غرب کی جانب پہینکے تو ہر مکان کی طرف جہان اوسکے معتقد
تہے پہنچا اوسکے حسنات سے ایک حسنہ پرواز کر جائیگا ولذلک کان ابو یزید البسطامی رضی اللہ عنہ

لا یقیم الا فی موضع الانکار وکل مکان اعتقد ولا فیہ تجول مسند فاعلم یا اخی
ذلک ترشد انتھی الحمد للہ کہ جس جگہ ان ایام میں یہ دردمند دائم الفکر ستواصل الاحزان ساکن ہے
اوس جگہ کوئی اوسکا معتقد نہیں ہے بلکہ ہر طرف سے اوسپر انکار و پہٹکار و زور و بہتان کی بوچھار ہے
شاید میری مغفرت و حسن عاقبت کے لئے یہی سامان کار ہے

باب پانچویں آیات مصیبت و آفات صبر میں

قال تعالی اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا قلتم انی ھذا قل ھو
من عند انفسکم کیا جس وقت تمکو پہنچے ایک تکلیف کہ تم پہنچا چکے ہو اوسکے دو برابر کہتے
ہو یہ کہاں سے آئی تو کہہ یہ آئی تمکو اپنی طرف سے ف معلوم ہوا کہ مصیبت کا آنا اپنے ہی اعمال
کی شامت سے ہوا کرتا ہے ۲ ونقول ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کہیں گے ہم چکہو جلن کی مار یہ بدلا ہے اوسکا جو تمنے اپنے ہاتھوں بہیجا ف معلوم ہوا
کہ جسطرح دنیا کی مصیبت بسبب گناہ و بدکرداری کی آتی ہے اسیطرح آخرت کی مصیبت
بہی ثمرہ اپنے ہی اعمال بد کا ہے اللہ کیطرف سے کسی پر کوئی ظلم یہاں یا وہاں نہیں ہوتا ہے ۳
لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن
الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور البتہ تم
آزمائے جاؤ گے مال اور جان سے اور البتہ سنو گے اگلی کتاب والوں سے اور مشرکوں سے
بدگوئی بہت اور اگر تم ٹہیرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ بہت ہمت کے کام ہیں ف
اس آیت سے معلوم ہوا کہ مصیبت مال اور جان دونوں میں واقع ہوتی ہے اور یہ بہی
بتادیا کہ اہل کتاب و مشرکین کی بدگوئی سے تمکو ایذا پہنچے گی سو یہ ایذا ہمیشہ اہل ایمان کو پہنچتی
ہے ہر زمانہ میں الا ماشاء اللہ کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ ساعت اذیت سے بچ رہے تو ممکن نہیں ہے
پہر جب بدگوئی سننے سے نجات نہو تو اوسکی علاج یہی صبر و تقوی ہے اس امر کے اختیار

کرنے پر ثنا فرمائی اور اسکو اولوالعزمی ٹھیرایا ۳ فکیف اذا اصابتھم مصیبۃ بما قدمت
ایدیھم ثم جاؤک یحلفون باللہ ان اردنا الا احسانا وتوفیقا اولئک الذین
یعلم اللہ ما فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل لھم فی انفسھم قولا بلیغا
پھر وہ کیسا کہ پہنچی اونکو مصیبت اپنے ہاتھوں کے کیئے سے پیچھے آویں تیرے پاس قسمیں
کہائیں اللہ کی ہمکو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور ملاپ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کہ اونکے دل
میں ہے سو تو اونسے تغافل کر اور اونکو نصیحت کر اور اونسے کہہ اونکے حق میں بات کام کی
ف یہ آیت حق میں ایک منافق کے اوتری ہے اسمیں نفاق کا حال بیان کیا ہے
اور جھوٹی قسم کہانیکا ذکر فرمایا ہے معلوم ہوا کہ حلف دروغ کرنا ایک خصلت نفاق کی ہے
اور نفاق ایسا عمل ہے جسکی وجہ سے مصیبت آتی ہے ۵ فاصابتکم مصیبۃ الموت
پھر پہنچی تمپر مصیبت موت کی ف موت کو اس آیت میں مصیبت ٹھیرایا ہے اگر وقت
مقدر پر خود بخود آئی ہے اور اگر دوسرے کے ذریعہ سے آئی تو پھر بالاولی مصیبت ہوتی
ایسے مصائب دنیا میں اکثر ہوتے رہتے ہیں ۶ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا
ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو کچھ لکھہ دیا اللہ
نے ہمارے لئے وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیئے بھروسا کریں مسلمان ف
معلوم ہوا کہ کوئی مصیبت بے اللہ کی مشیت وارادت کے نہیں آتی ہے اگرچہ سبب اوسکا
ہمارے گناہ ہوں پھر جب ہمپر کوئی مصیبت آجائے تو ہمکو چاہیئے کہ ہم اللہ ہی پر بھروسا کریں
جزع و فزع سے بچیں جب ہم ایسا کرینگے تو اللہ ضرور اوس بلا کو ہمسے دور کردیگا ۷ کل
نفس ذائقۃ الموت ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ والینا ترجعون ہر جی کو چکھنی ہے موت
اور ہم تمکو جانچتے ہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کو اور ہماری طرف پھر آؤگے ف
معلوم ہوا کہ مصیبت کچھ خاص تکلیف ہی کو نہیں کہتے ہیں بلکہ آرام دنیا بھی باعتبار انجام
مصیبت ہوتا ہے یہ اللہ کی آزمایش ہے مگر انسان شر کو مصیبت و امتحان خیال کرتا ہے

اور خیر کو مصیبت نہین جانتا حالانکہ آزمایش کثرت مال مین زیادہ ہے بہ نسبت ضیق عیش کے
بلکہ جو آفات اہل غنا کو مبتلا رہتے ہین وہ دامنگیر فقرا نہین ہوتے اور جو شدت تکلیف کی
آسودہ لوگون کو معلوم ہوتی ہے وہ غربا پر نہین گزرتی یہ خیال بندہ کا کہ فقیر
مصیبت زدہ ہوتا ہے اور مالدار نعمت رسیدہ خلاف نفس الامر ہے ۹ وما اصابکم من
مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا ہی اوسکا جو کمایا
تمہارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت ف یہ آیت دلیل واضح ہے اسبات پر کہ مصیبت
اعمال بد اور گناہون ہی کے سبب سے آتی ہے معاذ اللہ ہر معصیت پر مصیبت نہین بھیجتا
اگر ایسا کرتا تو کوئی فرد بشر وقوع بلایا و محن سے نہ بچتا بلکہ اکثر گناہون کو معاف فرما دیتا ہے
یہ سراسر اوسکا احسان اوسکے بندون پر ہے اب جو مصیبت جسطرحکی پیش آئے مال
مین یا جانمین یا آبرو مین اوسکو پاداش اپنی ہی کردار بد کی سمجھے اللہ پر اوسکا وزن نہ رکہے اسلیے
کہ وہ ظلم سے پاک ہے ہم خود ظالم نفس ہین معاذ اللہ ہمکو بقدر ہمارے ظلم و گناہ کے تعذیب
و تکلیف نہین دیتا بلکہ ہزارون قصور ہمارے معاف کرتا رہتا ہے ۹ ما اصاب من
مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراہا کوئی آفت نہین
پڑی ملک مین نہ آپ تم مین جو نہین لکھی کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ف معلوم
ہوا کہ جو مصیبت آتی ہے خواہ ملک مین آئے یا ملک والون مین وہ واقع ہونیسے پہلے لکھ گئی
ہے اب وہ اپنی اوقات خاصہ مین مطابق اوسی علم سابق کے واقع ہوتی رہتی ہے حدیث
مین آیا ہے اللہ نے پچاس ہزار برس پہلے آفرینش خلق سے مقادیر خلق کو لکھ رکھا ہے
جو کچھ دنیا مین ہوتا ہے وہ اثر اوسی قضا و قدر سابق العلم کا ہے لکن ادب یہ ہے کہ ہم
محنت و مصیبت و تکلیف کو طرف اپنے اعمال نفس امارہ کی نسبت کرین اللہ کی تقدیر کو حجت
نہ ٹھہراوین یعنی یون نہ کہین کہ ہماری تقدیر ہی ایسی تھی ہم کیا کرین بلکہ یون کہین کہ ہمارے
گناہون کی سزا ہے ۰ ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ

یہد قلبہ نہین پڑہی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر راہ بتادی
اوسکے دل کو **ف** یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ وقوع مصیبت کا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے نہ
کسی اور کی تدبیر سے ۵

از خدا دان خلاف دشمن و دوست		کہ دل ہر دو در تصرف اوست

انسان کو اسی عقیدہ پر ایمان لانا چاہیے جب یہ ایمان آجاتا ہے تو اللہ اوسکے دل کو ہدایت
کرتا ہی وہ مصیبت مین صبر کرتا ہے اور اللہ سے اوسکا درجہ اچہا ہوتا ہے

فصل

جو کہ مصیبت مین صبر کرنا علامت قوت ایمان ہے اور ہمکو حکم ہے کہ ہم وقت نزول بلا کے
صبر کرین اسلیے بعض آیات کتاب جنمین حکم صبر کرنے کا اور فضیلت صبر کی اور بشارت واسطے
صابرین کے آئی ہے اسجگہ لکہے جاتے ہین **قال تعالیٰ** واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ
قوت پکڑو اور مدد لو محنت سہارنے اور نماز پڑہنے سے **ف** انبیاء علیہم السلام پر جب کوئی تکلیف
آتی تو یہی کام کرنے لگتے تہے جب سارا علیہا السلام زوج حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ
جبار نے پکڑ بلایا تو وہ کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے اسی طرح جب ہمارے حضرت کو کوئی امر مہم یا غم
پیش آتا تو نماز کے لیے کہڑے ہو جاتے سجدہ مین گر کر دعا کرنے لگتے یا حی یا قیوم کی تکرار کرتے
یہی طریقہ سلف صلحا کا تہا اللہ کشف غمہ فرماتا اور اوس آفت سے اونکو نجات دیتا اسیطرح
ہر مومن کو وقت نزول بلا کے کرنا چاہیے مراد صبر سے اسجگہ صبر اختیاری ہے نہ اضطراری اسلیے
کہ جو شخص اپنے اختیار سے صبر نہین کرتا ہے اوسکو آخر الامر چار ناچار صبر کرنا پڑتا ہی شاء ام ابی
لکن صبر اضطراری مین اجر صبر کا برباد ہو جاتا ہے ۲ یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر
والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین اے ایمان والو قوت پکڑو صبر و نماز سے بیشک اللہ ساتہ
ہے صبر کرنے والون کے **ف** یہ معیت اللہ کی واسطے صابرین کے ایک بڑی بشارت ہے

لیکن جبکہ صبر مطابق قاعدۂ شرع کے متحقق ہو ورنہ یون تو ہر مصیبت زدہ بہی خیال کرتا ہے
کہ مین صابر ہون مگر حدیث مین آیا ہے انما الصبر عند الصدمۃ الاولی او کما قال
یعنی اعتبار اوس صبر کا ہے جو کہ عین وقت وقوع مصیبت و نزول بلا کے حاصل ہو نہ اوس
صبر کا جو کہ بعد گذرنے مدت کے عادتاً لاحق حال ہوتا ہے ﴿وبشر الصابرین الذین
اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات
من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون﴾ خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچے اونکو
کچہ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین ہکو اوسیکی طرف پہر جانا ہے ایسے لوگ وہی ہین جن پر
شاباشین ہین طرف اونکے رب کے اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت مین یہ
بتایا ہے کہ انسان وقت مصیبت کے کون کلمہ کہے پہر اس کلمہ کہنے والون کے لئے تین امر
ذکر کئے ایک صلوات اللہ کا ہونا دوسرے مرحوم ہونا صاحب مصیبت کا تیسرے مہتدی
ہونا اوسکا سو جبکہ اللہ شاباش بہیجے اور رحمت کرے اور اوسکو راہ یاب فرمائے اوسکے اجر
و ثواب کا کیا حساب ہے اب بہی اگر مصاب صبر نہ کرے تو سمجہو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے اوسکے
ہاتہ وہی اوسکی مصیبت رہی بہ سبب اوسکی بے صبری کے اور اجر صبر کا اور یہ بشارت
اہل صبر کی مفت مین گرہ سے گئی مراتب صبر کے رسالہ ادامۃ السکر مین لکہے گئے
ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے ﴿والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس
اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون﴾ صبر کرنے والے سختی و تکالیف مین اور
وقت لڑائی کے وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی ہین پرہیزگار ف معلوم ہوا کہ
جسطرح ترک معاصی پر صبر کرنا پڑتا ہے اور مصائب پر شکیبا رہنا اسی طرح اللہ کی طاعات
بجالانے پر بہی صبر کرنا درکار ہوتا ہے یہ صبر نشانی ہے صدق ایمان کی اور ایسے لوگ اہل
تقوی ٹہیرتے ہین کوئی صبر تین قسم سے خالی نہین ہے یا فعل مامور پر ہوتا ہے یا ترک محظور
پر یا تحمل مقدور پر کسی نوع کا بہی صبر ہو آیات صبر سب انواع کو شامل ہین وللہ الحمد ۵ واللہ

مع الصابرین اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے **ف** یہ آیت دربارۂ جہاد آئی ہے مراد صبر کرنا
ہے بجا آوری طاعت پر اور اس صبر پر اللہ کی معیت میسر آتی ہے کوئی نعمت اس سے بڑھکر نہین ہے کہ اللہ اپنے
بندہ کے ساتھ ہو مگر اکثر بندے قدر اس نعمت کی نہین پہچانتے ہین اسلئے وقت نزول بلایا و
محن وانواع فتن کے صبر پر ثابت قدم نہین رہتے جب صابر نہ ٹھیرے تو تحقق معیت کا بھی نہین
ہوتا بلکہ جسطرح وہ اللہ کو بھول جاتے ہین اسیطرح اللہ انکو بھول جاتا ہے قصۂ جالوت مین
یہ حکایت فرمائی ہے کہ اہل ایمان نے ہمراہ طالوت کے بمقابلۂ جالوت یون کہا تھا ربنا افرغ
علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ای رب ہمارے ڈالدے ہم مین
جتنی مضبوطی ہے اور ٹھیرا ہمارے پاؤن اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر چنانچہ اللہ کے حکم
سے دشمن کو شکست حاصل ہوئی وللہ الحمد ۷ واللہ یحب الصابرین اللہ دوست رکھتا ہے صبر
کرنیوالون کو **ف** اگلی آیت مین ذکر معیت خدا کا تھا اس آیت مین ذکر محبت خدا کا ہے معلوم ہوا
کہ صابر کو دو مرتبے حاصل ہوتے ہین ایک رتبہ اللہ کی معیت کا دوسرا رتبہ اللہ کی محبوبیت کا
اب جو کوئی قدر اس نعمت کی نہ جانے وہ برکات سے اس نعمت کے محروم ہے ۸ الیدک یا ایہا الذین
آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ای ایمان والو ثابت رہو اور
مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو **ف** اس آیت مین امر
کیا ہے صبر کرنے کا صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جبتک کہ کوئی صارف موجود نہو اسیطرح
مصابرت و مرابطت و تقاوت کا حکم فرمایا ہے یہ چارون اشیاء بنص کتاب مامور بہا ہین پھر
انپر فلاح کو مرتب کیا ہے صبر و تقوی ہر زمانہ مین ممکن ہے اور مصابرت و مرابطت کی ضرورت وقت
غزو کے پیش آتی ہے لکن عموم لفظ کا شامل ہے ہر حالت قریب المعنی کو مثل جیسے انتظار صلوۃ
بعد صلوۃ کہ اسکو رباط فرمایا ہے یا مضبوط رہنا احکام شرع پر کہ یہ مصابرت ہے اور مطلوب ہے
۸ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاہم نصرنا
ولا مبدل لکلمات اللہ جھٹلایا ہے بہت رسولون کو تجھسے پہلے پھر صبر کرتے رہے

جھٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہنچی اونکو مدد ہماری اور کوئی بدلنے والا نہیں اللہ کی باتیں
ف یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ صبر کرنا کچھ خاص اس امت کے لئے نہیں ہے بلکہ انبیاء
علیہم السلام بھی تکلیف تکذیب و اذیت پر صبر کیا کرتے تھے پھر یہ بھی بتا دیا کہ انجام اس صبر کا
نصر ہوتا ہے اللہ نے یہی بات مقرر رکھی ہے ۹ الا الذين صبروا وعملوا الصالحات
اولئك لهم مغفرة واجر كبير مگر جن لوگون نے صبر کیا اور کرتے ہین نیکیان اونکو بخشش
ہے اور ثواب بڑا ف اس آیت مین صابر عامل کے لئے وعدہ مغفرت و اجر کبیر کا فرمایا ہے
یہ فضیلت و راحت کچھ کم نہین ہے مغفرت ذنوب سے مراد نجات ہے دوزخ سے اور اجر
کبیر سے مراد دخول ہے بہشت مین اب اہل صبر اس سے بڑھکر اور کیا چاہتے ہین ان دو لفظون
مین سب کچھ قرار مدار ہوگیا اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کے وعدہ و اخبار مین خلاف نہین ہوتا
ہے تو ضرور اہل صبر مغفور و ماجور ہونگے ولله الحمد ۱۰ قال بل سولت لكم انفسكم امرا
فصبر جميل کہا یعقوب علیہ السلام نے کوئی نہین بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات
اب صبر ہی بن آوے ف برادران یوسف علیہ السلام نے بنیامین کا گرفتار ہوجانا چوری
کی علت مین بیان کیا تھا اوسپر اونکے باپ نے مجبور ہوکر اظہار صبر کا فرمایا معلوم ہوا کہ قول
زور و بہتان و افترا پر اگر صبر نکیا جاوے تو پھر کیا کیا جائے یہ چیز ہی ایسی ہے کہ اوسپر
اہل حق کو ناچار صبر کرنا پڑتا ہے ۱۱ والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة
وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ويدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار جنات عدن يدخلونها
ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذرياتهم والملائكة يدخلون عليهم من كل باب
سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار اور وہ جو صابر رہے چاہتے ہین توجہ اپنے
رب کی اور قائم رکھی نماز اور خرچ کیا ہمارے دئے مین سے چھپے اور کھلے اور دور کرتے ہین برائی
کو بھلائی سے اون لوگون کو ہے پچھلا گھر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اونمین اور وہ جو نیک
ہوئے اونکے باپ دادون مین اور جوروؤن مین اور اولاد مین اور فرشتے آتے ہین اونکے پاس

ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی ہے تمپر اسکی کہ تم صابر رہے سو خوب ملا پچھلا گہر ف یہ آیت
دلیل ہے حسن انجام اہل صبر و نماز و زکوٰۃ وغیرہ ہم پر چنانچہ صبر خاص اللہ کی ذات پاک کے لئے ہو
شائبہ ریا و سمعہ وغیرہا سے دور ہو اور ہمراہ صبر کے نماز پڑہی ہو صدقہ دیا ہو سئیہ کے مقابلہ مین
حسنہ کیا ہو تو ایسے صبر کرنیوالے جنت عدن مین رہینگے مع اپنے آباء و ازواج صالحین و
صالحات کے اور ملائکہ انکو تو یہ سلامتی کی ہر طرف سے دیا کرینگے قید نماز وغیرہ کی ہمراہ صبر کے
اسلئے لگا دی ہے کہ یہ اجر صبر کا واسطے مومن کے ہے نہ واسطے کافر کے کیونکہ کبہی کافر بہی صبر
کرتا ہے مگر نماز نہین پڑہتا اور نہ وہ صبر اوسکا اللہ کے لئے ہوتا ہے بلکہ مجبوری ضروری سے
ہوتا ہے کہ سوا صبر کے اور کچھ اوس سے بن نہین آتا اسی طرح جیسے مومن کا صبر واسطے وجہ اللہ
کے نہین ہوتا ہے اوسکو کچھ اجر اوسکے صبر کا نہین ملتا ۱۳ ولنجزین الذین صبروا اجرہم
باحسن ما کانوا یعملون ہم بدلے مین دینگے صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بہتر کامون پر جو کرتے
تہے ف اس آیت مین وعدہ ہے اجر احسن کا صبر پر عوض عمل صالح کے صبر جمیل خود ایک
عمل صالح ہوتا ہے ۱۴ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو
خیر للصابرین اگر بدلا دو تو بدلا اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے
صبر والون کو ف معلوم ہوا کہ جزا وفاق دینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنیکو فضیلت ہے
امام حسن علیہ السلام نے اپنے زہر دینے والے سے بدلا نہ لیا اسیطرح مرزا مظہر جان جاناں رحمہ
نے اپنا خون قاتل کو چھوڑ دیا تہا سلف اس عادت پر اکثر عامل تہے کیونکہ بدلا لینے سے
اجر کم پڑجاتا ہے جو ہونا تہا وہ تو ہو چکا اب بے صبری کرکے اجر آخرت کا نقصان کرنا دوسری
مصیبت ہے نا چشم بصیرت مین مگر جاہل لوگ مراتب ایسے امور کے نہین سمجہتے بلکہ ذراسی
ایذا کے عوض بڑے سے بڑا انتقام لینے کو طیار ہو جاتے ہین اللہ نے اپنے رسول کو
تسلی دی ہے اور فرمایا ہے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک
فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون تو صبر کر اور رنج

صبر ہوسکے اللہ ہی کی مدد سے اور اونپر غم نہ کہا اور مت خفا رہ اونکے فریب سے اللہ ساتھ ہے اونکے
جو پرہیزگار ہین اور جو نیکی کرتے ہین ۴۴ انی جزیتہم الیوم بما صبروا انہم ہم الفائزون
مینے آج دیا اونکو بدلا اونکے صبر اور رہنے کا وہی ہین مراد کو پہنچے ف اس آیت مین اہل صبر
کو فائزین مین ٹہیرایا ہے واللہ اعلم آخرت مین لوگ چار طبقے پر ہونگے ہالکین ناجین معذبین
فائزین فوز کا مرتبہ سب سے اعلی تر ہے اس جگہہ اس رتبہ کو واسطے اہل صبر کے ثابت کیا ہے
۴۵ اولئک یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیہا تحیة وسلاما خالدین
فیہا حسنت مستقرا ومقاما اونکو بدلا ملیگا کوٹھون کے جھروکے اسپر کہ صبر کیا اور پکے
رہے اور لینے آدینگے اونکو وہان دعا و سلام کہتے رہا کرین اونہین خوب جگہہ ہے رہنے کی ف
یہ اشارہ ہے اون لوگونکی طرف جو شامل نہین ہوتے جھوٹے کام مین اور لغو سے بزرگی
رکہہ کر گذر جاتے ہین اور رب کی نشانیون سے اندہے بہرے نہین ہو پڑتے اور اپنی
عورتون اور اولاد کی طرف سے آنکہہ کی ٹھنڈک مانگتے ہین اور کہتے ہین کہ اے رب ہمکو متقیون
کا پیشوا کر ایسے ہی لوگون کو بدلے اونکے صبر کے غرفات جنت واسطے جاوید کے ملینگی غرضکہ
صبر کی جزا بہشت فلک ٹہیری ہے ۱۹ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنہم من الجنة
غرفا تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی
ربہم یتوکلون جو لوگ یقین لائے اور کئے بہلے کام اونکو ہم جگہہ دینگے بہشت مین جھروکے
نیچے بہتین نہرین سدا رہین اونہین خوب نیک ملا کام والون کو جو صبر کرتے رہے اور اپنے
رب پر بہروسا رکہا ف اس آیت مین بہی وعدہ ہے جنت کا صبر کرنے پر طاعات خدا کے
جب کوئی بندہ اللہ پر بہروسا کرکے بجا آوری طاعت پر صبر کرتا ہے تو اوسکا انجام غرف جنان ہے
وہ باغ بہشت مین ہمیشہ کو رہ پڑیگا ۵ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء
اللہ من الصابرین کہا اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوا ہے تو پائیگا مجھکو اگر اللہ نے چاہا
صبر کرنے والون مین ف یہ بات حضرت اسمعیل نے حضرت ابراہیم علیہما السلام سے کہی

جبکہ اونہون نے یہ ذکر کیا کہ مجکو خواب مین تیرے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہے اللہ نے اوسکو
مصیبت فرمایا ہے اونہون نے اس مصیبت پر اپنے صبر کرنیکا اقرار کیا اور اللہ کے حکم
سے سرتابی نہ کی اللہ نے فرمایا وفدیناہ بذبح عظیم ہمنے بدلا دیا ایک جانور ذبح کو بڑا
یعنی اوس صبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ بچگئے اسیطرح اللہ صابر کو بلا ہی سے بچالیا کرتا ہے
مگر جبکہ سچا پکا صبر متحقق ہو جائے ١٨ انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب
ہمنے پایا اوسکو صبر کرنے والا بہت خوب بندہ ہے وہ رجوع رہنے والا ف اللہ نے اس
آیت مین ایوب علیہ السلام کی ثنا فرمائی ہے صفت صبر پر انہون نے مصیبت پر مال و
اولاد و امراض بدن کے خوب ہی صبر کیا تہا پہر جب اللہ کا رحم ہوا تو تلافی مافات اسی دنیا
مین ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ ظفر ہمراہ صبر کے ہوتی ہے اور اس صبر سے کسی بندہ کو گریز و
گزیر نہین ہے حتی کہ انبیاء علیہم السلام بہی صبر ہی کرتے تہے پہر کسی اور کی کیا ہستی ہے
کہ وہ صبر سے انکار کرے ١٩ ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ہی احسن
فاذا الذی بینک وبینہ عداوة کانہ ولی حمیم وما یلقٰہا الا الذین صبروا
وما یلقٰہا الا ذو حظ عظیم برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین کہہ تو اوس سے بہتر پہر جب تو
دیکہے تو جسمین تجہمین دشمنی تہی دوستدار ہے ناتے والا یہ بات ملتی ہے اونہین کو جو صبر کرتے
ہین اور یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہے ف یعنی حوصلہ کشادہ چاہیئے کہ بری
بات پر صبر کرکے اچہی بات کہے یہ اقبالمندونکو ملتا ہے اللہ نے اس آیت مین صابر کو صاحب
نصیب فرمایا ہے یہ خوبی صبر کی تو دنیا مین ہے رہی آخرت وہان صبر کا اجر بیحساب ملیگا ٢٠
ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت
کے ہین ف اللہ نے صبر و عفو کو کام ہمت کا فرمایا اور اگر معاف نکیا فقط صبر ہی کیا تو بہی
اجر پاتا ہے مگر بخشدینا قصور کا ہمراہ صبر کے اولیٰ و افضل ہے اسکا اجر اور بہی زیادہ ہے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت اپنے نفس کا انتقام نہ لیتے تہے

	خوش طینتی کہ شیوهٔ اغماض برگزید		بر نفس خود حرام کند انتقام را	

ہان واسطے شرع الٰہی کے غصہ فرماتے قصاص کرتے حد جاری فرماتے ۲۱ فاصبر
کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لهم سو صبر کر جیسا صبر کیا ہمت والے
رسولون نے اور شتابی نکر اونکے لئے **ف** اسمین حکم کیا ہے خاص حضرت صلعم کو صبر کرنے کا
اور نہی فرمائی ہے استعجال سے واسطے عذاب کفار کے معلوم ہوا کہ صبر کرنا سنت انبیاء
اولوالعزم ہے ہمکو لازم ہے کہ ہم اونکی سنت پر چلین اور جلدی نکرین ہمارے جلدی کرنیسے
کیا ہوگا اگر ہم صبر کرینگے تو ہمارا حشر ہمراہ انبیاء کے ہوگا اور ہمکو اجر صبر کا بیحساب ملیگا پھر
باقی کو چھوڑکر یہانکے انتقام فانی پر قناعت کرنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے نہ کسی اور کا ۲۲
وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا بدلا دیا اونکو اسپر کہ وہ ٹھیرے رہے باغ و جامہ ابریشمی
ف معلوم ہوا کہ صبر کی جزا جنت و حریر ہے ۲۳ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا
بالصبر وتواصوا بالمرحمة پھر ہوا ایمان والونمین جو تقید کرتے ہین صبر کی اور تقید کرتے ہین
رحم کہا نیکے خلق پر **ف** معلوم ہوا کہ جسطرح آپ صبر کرے اسی طرح دوسرون کو بھی
وصیت صبر و رحم کی کرے اسکے حق مین کہا ہے اولئك اصحاب المیمنة یعنی یہ
لوگ ہین بڑے نصیب والے ۲۴ الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا
بالحق وتواصوا بالصبر جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس مین تقید کیا سچے
دین اور صبر کرنے کا ۲۵ انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب یعنی صبر کرنیوالون
کو اجر بیحساب دیا جائیگا **ف** اگلی آیتون مین ذکر بعض اجور صبر کا فرمایا تھا اس آیت مین
علی الاطلاق اجر بیشمار کا وعدہ فرمایا جب اجر صبر کا بیحساب ٹھیرا تو اسجگہ اسی آیت پر ختم کرنا
فصل کا بلا اقبال ترتیب مناسب سمجھا گیا **فائدہ** احیاء الاحیاء مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی
نے ذکر صبر کا قرآن مین کچھ اوپر ستر جگہ فرمایا ہے وجعل الخیرات ثمرته چنانچہ
ایکجگہ یون کہا ہے اولئك یؤتون اجرهم مرتین بما صبروا یعنی اونکو سبب

صبر سے دوبارہ اجر دیا جائیگا وقد ورد عن النبی صلعم فیہ مالو ذکرنا بعضہا
لطال الکلام اور کسی جگہہ صبر کو نصف ایمان کہا ہے یہ صبر منجملہ نفائس مقامات دین کے
ہے یہ فرشتہ مین بسبب کمال کے اور بہیمہ مین بسبب نقصان کے نہین ہوتا انسان ہی مین
ہوتا ہے اعمال کے دو رکن ہین ایک یقین یعنی معارف قطعیہ جو اللہ کی ہدایت سے حاصل
ہوتے ہین دوسرا صبر یعنی عمل بمقتضای یقین کیونکہ ترک معاصی و اتیان طاعات بے صبر
کے ناممکن ہے پہر یہ صبر کبہی بدنی ہوتا ہے جیسے تحمل کرنا مشاق کا بالفعل مثل تعاطی
اعمال شاقہ عبادات وغیرہا یا احتمال الآم سو اگر یہ موافق شرع ہو تو محمود ہے والا فلا اور
کبہی نفسی ہوتا ہے یعنی روکنا نفس کا مشتہیات طبع و مقتضیات ہوا سے یہ مطلقاً
محمود ہے پس صبر کرنا شہوت بطن و فرج سے عفت ہے اور مصائب پر صبر ہے بمقابلہ
جزع و فزع اور احتمال غنی مین ضبط النفس ہے اسکے مقابلہ مین بطر ہے اور حرب مین شجاعت
ہے اسکے مقابلہ مین جبن ہے اور غضب مین حلم ہے اسکے مقابلہ مین تذمر ہے اور نوائب زمان
مین سعت صدر ہے اسکے مقابلہ مین ضجر و ضیق صدر ہے اور اخفاء کلام مین کتمان سر ہے
اور فضول عیش مین زہد ہے اسکی ضد حرص ہے اور حظوظ یسیرہ مین قناعت ہے اسکی ضد
شرہ ہے اس بنیاد پر اکثر اخلاق ایمان کے داخل ہین صبر مین اسی لئے حدیث مین صبر کو ایمان
فرمایا ہے کیونکہ اکثر و اعز اعمال یہی صبر ہے اور اللہ تعالی نے ان سب کا نام صبر رکہا ہے
فقال والصابرین فی البأساء ای المصیبۃ والضراء ای الفقر وحین البأس
ای المحاربۃ اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون **ف** صبر کرنا کبہی
واجب ہوتا ہے اور کبہی فضیلت قال تعالی ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللہ
فلیتوکل المؤمنون وقال تعالی ودع اذاہم وتوکل علی اللہ وقال تعالی
واصبر علی ما یقولون واہجرہم ہجرا جمیلا اور حدیث مین آیا ہے صل من قطعک
واعط من حرمک واعف عمن ظلمک ایک بار حضرت نے کچہہ مال تقسیم کیا تہا ایک

گنوار نے کہا ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ حضرتؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا یرحم
اللہ اخی موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر و بالجملۃ صبر کرنا آدمی پر نہایت سخت شئ
ہے کیونکہ اسمین اجتماع باعث دین اور باعث شہوت و غضب کا ہوتا ہے **ف** ایک قسم صبر
کی صبر کرنا ہے مصائب و امراض و سائر انواع بلایا و محن پر سوا نپر صبر کرنا اعلیٰ درجہ ہے بسبب
انکی شدت کے نفس پر حضرتؐ دعا کرتے تھے اللھم انی اسألک من الیقین ما تھون بہ
علی مصائب الدنیا اور فرمایا ہے یقول اللہ اذا وجھت الی عبد مصیبۃ ثم استقبلھا
بصبر جمیل استحییت منہ یوم القیامۃ ان انصب لہ میزانا او انشر لہ دیوانا یعنی
جب بندہ کسی مصیبت کا استقبال ساتھ صبر جمیل کے کرتا ہے تو مجکو دن قیامت کے اوس سے شرم
آتی ہے کہ مین اوسکے لئے میزان کھڑی کرون یا دیوان پھیلاؤن اور فرمایا ہے انتظار الفرج
بالصبر عبادۃ اور فرمایا ہے ما من عبد اصیب بمصیبۃ فقال کما امرہ اللہ انا للہ
وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منھا الا فعل اللہ ذلک
بہ اور فرمایا ہے اذا ابتلیت عبدی فصبر ولم یشکنی الی عوادہ ابدلتہ لحما خیرا من
لحمہ ودما خیرا من دمہ فان ابرأتہ ابرأتہ ولا ذنب لہ وان توفیتہ فالی رحمتی عمر بن
عبد العزیز نے کہا ہے کہ اللہ جب کسی بندہ پر کوئی نعمت کرکے چھین لیتا ہے اور اوسکے عوض
صبر عطا کرتا ہے تو یہ عوض اوس شئ منتزع سے افضل ہوتا ہی ابو سلیمان نے کہا واللہ ما نصبر علی ما نحب فکیف
نصبر علی ما نکرہ فنسأل اللہ حسن العافیۃ **ف** کوئی کہے کہ بندہ تألم مین نزدیک مصیبت
کے مضطر غیر مختار ہوتا ہے مراد صبر کرنے سے اوس مصیبت پر اگر یہ ہے کہ اوسکو کروہ نہ کیے تو
یہ بات اوسکے اختیار مین نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو چیز اوسکو صبر سے خارج کردیتی ہے
وہ جزع و شکوی اور اظہار کآبت و تغیر عادت مطعم و ملبس وغیرہ کا ہے وہ ان امور مین مختار ہے
اور صبر واجب ہے کہ اپنی عادت پر رہے اظہار رضا بالقضاء اللہ کرے جسطرح ام سلیم نے کیا تھا کہ
اونکا لڑکا مرگیا ابو طلحہ غائب تھے اوسکی لاش کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر گھر کے ایک گوشے مین

رکھا جب وہ آئے تو اونکے لئے افطار طیار کیا اونہون نے کہا پھر اونکو موت ولد کی خبر دی
اونہون نے اللہ کی حمد کی اور استرجاع کیا کہا ہے الصبر الجمیل ہو ان لا یعرف من صاحب
المصیبۃ ف توجع قلب و فیضان دمع سے انسان صابرین سے خارج نہین ہوتا ہے
کہ یہ حالت مقتضای بشریت ہے جب ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت صلعم
کے آنسو بہنے لگے واجب یہ ہے کہ کراہت مصیبت کو یون دفع کرے کہ اللہ کے ثواب مین
جو صابرین کو ملیگا فکر کرنے لگے کتمان مصیبت کرے کیونکہ اہل علم نے کہا ہے من کنوز البر
کتمان المصائب ف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص صاحب بلا کو دیکھے اور یون
کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا تو اوسکو
وہ بلا نہ پہنچے گی رواہ الترمذی والبزار والطبرانی فی الصغیر من حدیثہ وحدہ
وقال فیہ فانہ اذا قال ذلک شکر تلک النعمۃ یعنی کہتا ہون مجکو بھی حدیث کا تجربہ ہوا ہے لہذا لکھا

باب پانچمین احادیث صبر و ابتلا و فضل بلا و مرض و حمی و فقد بصر مین

حدیث ابو مالک اشعری مین فرمایا ہے الصبر ضیاء الحدیث رواہ مسلم یعنی صبر کرنا دن
قیامت کے واسطے صابر کے ایک روشنی ہوگا ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ما اعطی احد عطاء خیرا
واوسع من الصبر رواہ البخاری ومسلم یعنی صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز کسی کو
نہین دیگئی ہے صبر والے پر ہر تنگی کشادہ ہو جاتی ہے انس مرفوعًا کہتے ہین الزھادۃ
فی الدنیا ان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بھا ارغب فیھا لو انھا بقیت
لک رواہ الترمذی یعنی زہد دنیا مین یہ ہے کہ تو ثواب مصیبت مین راغب تر ہو اگر وہ باقی رہے
یہ اسلئے فرمایا کہ جبتک مصیبت باقی رہتی ہے تب تک اجر بھی ثابت ہوتا رہتا ہے اور جب وہ بلا

دور ہوجاتی ہے تو ترتب اجر کا بھی بند ہوجاتا ہے مصیبت واسطے مسلمان کے گویا ایک ذریعہ ہے
حصول اجر کا مصیبت ایک نہ ایک دن فنا ہوجاتی ہے اور اجر اوسکا باقی رہجاتا ہے مصیبت پر
وہی شخص صبر کرتا ہے جسکا ایمان کامل وقوی ہوتا ہے ولہذا صبر کو نصف ایمان اور یقین کو
کل ایمان کہا ہے اور حدیث جعفر بن ابی طالب مین فرمایا ہے کہ الصبر معول المسلم رواہ رزین
یعنی مسلمان کا اعتماد یہی صبر ہے صہیب رومی رفعًا کہتے ہین عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء وشکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ
ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم یعنی مومن کے لیئے دونون حالتین عجیب ہین خوشی
مین شاکر نقصانمین صابر ہوتا ہی یہی اوسکے لئی بہتر ہے وہی اوسکے لئی بہتر حدیث ابو الدرداء مین فرمایا
اللہ نے کہا اے عیسی مین بعد تیرے ایک ایسی امت لاؤنگا کہ اگر اونکو محبوب چیز پہنچی گی
تو وہ اللہ کی حمد کرینگے اور اگر مکروہ چیز پہنچی گی تو وہ بامید ثواب صبر کرینگے نہ حلم ہے نہ علم
کہا اے رب یہ کیونکر ہوگا فرمایا مین اونکو اپنے حلم وعلم مین سے دونگا رواہ الحاکم ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مثل المومن کمثل الزرع لا تزال الریاح تفیؤہ ولا یزال المومن
یصیبہ بلاء ومثل المنافق کمثل شجر الارز تھتز حتی تستحصد رواہ الترمذی
یعنی مومن مثل کشت زار کے ہے کہ ہوائین اوسکو ہلاتی ہین اور مومن کو ہمیشہ بلا پہنچتی رہتی
ہے اور منافق مثل درخت صنوبر کے ہی لہراتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اوکھیڑا جائے یہ دلیل
ہے اسپر کہ مومن کسی نہ کسی مصیبت مین مبتلا رہتا ہے بلا سے خالی نہین ہوتا کیونکہ اللہ
کو اوسکا بخشنا منظور ہے اور منافق کا برباد کرنا پسند ہے سعد کا لفظ رفعًا یون ہے کہ
مینے کہا اے رسولخدا ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی
الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ
ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما تبرح البلاء علی العبد حتی یمشی علی الارض وما
علیہ خطیئۃ رواہ الترمذی یعنی سب سے زیادہ گرفتاری بلا مین پیغمبرون کو رہتی ہے

پھر اونکو جو افضل ہین پھر اونکو جو بعد اونکے افضل ہین آدمی بقدر اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے
اگر دین مین سختی ہے تو اوسکی بلا بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین رقت ہے تو بقدر دین کے
مبتلا ہوتا ہے بلا یا بندہ پر آتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اوسپر کوئی خطا باقی نہین
رہتی اس سے معلوم ہوا کہ مقدار مصیبت سے اندازہ مقدار دین کا ہوسکتا ہے مومن کا بلا کے
سختی مین گرفتار ہونا دلیل ہے اوسکی قوت ایمان و کثرت اجر پر وہ اسپر صبر کرے جزع و
فزع سے ایسے بڑے اجر کو برباد نہ کرے ابو سعید کا لفظ مرفوعًا یہ ہے اشد الناس بلاء
الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون کان احدهم یبتلی بالقمل حتی تقتله ویبتلی احدهم
بالفقر حتی لا یجد الا العباءة یلبسها ولاحدهم کان اشد فرحا بالبلاء من
احدکم بالعطاء رواه الحاکم وله شواهد کثیرة اس حدیث مین مراتب اہل بلا کے
ارشاد فرمائے ہین کہ اول مرتبہ انبیاء کا ہے پھر علماء کا اسلیئے کہ وہ ورثہ انبیاء ہین پھر صلحاء
کا پھر ابتلاء بقمل و فقر کو بلا ٹھیرایا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ جتنا تم عطا سے خوش نہین ہوتے
ہو اتنا وہ لوگ بلا سے خوش ہوتے تھے یہ خوشی اسی وجہ سے تھی کہ اونکو انجام بلا و عطا کا
معلوم تھا دنیا کی مصیبت کسی درجہ تک سخت ہو وہ ادنی مصیبت آخرت کے سامنے بالکل
بے حقیقت ہے جسطرح کہ وہانکی ادنی راحت مقابلہ مین یہانکے سلطنت کے بدرجہا افضل
و ابقی ہے تو پھر مومن اوس بلا پر جو فانی ہے اور انجام اوسکا نعیم باقی ہے کس طرح خوشنود
نہوگا اور اوس عطا پر جو ناپائدار ہے اور انجام اوسکا حساب یا عتاب یا قلت ثواب ہے کسطرح
خوشی کریگا ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین یود
اهل العافیة یوم القیامة حین یعطی اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم کانت
قرضت بالمقاریض رواه الترمذی یعنی تندرست لوگ وہان ثواب اہل بلا کو دیکھکر
یہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کھال قینچیون سے کتری جاتی یعنی ہم سب مصائب مین مبتلا
ہوتے تاکہ آج ہمکو بھی اجر ویسا ملتا جیسا ان اہل بلا کو دیا گیا ہے یہ تو اجر مین ہے

بڑھ گئی ہم بسبب عافیت کے پیچھے رہگئے حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہے کہ یوتی بالشہید یوم القیامۃ فیوقف للحساب ویوتی بالمتصدق فینصب للحساب ثم یوتی باہل البلاء فلا ینصب لھم میزان ولا ینشر لھم دیوان فیصب علیھم الاجر صباً حتی ان اہل العافیۃ لیتمنون فی الموقف ان اجسادھم قرضت بمقاریض من حسن ثواب اللہ تعالیٰ رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی اوسدن شہید کو حساب کے لئے اور صدقہ دینے والے کو محاسبہ کے لئے کہڑا کرینگے پہر اہل بلا کو لائینگے تو اونکے لئے نہ ترازو کہڑی کیجائیگی اور نہ کچہری کہولی جائیگی وہ تمنا کرینگے کہ کاش ہماری کہال مقراض سے کتری جاتی یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے حسن ثواب کو دیکہینگے ولہذا حدیث انس مین رفعاً آیا ہے ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ تعالیٰ اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی یعنی بزرگی ثواب کی بقدر بزرگی بلا کے ہوتی ہے جتنی بلا زیادہ ہے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ملیگا اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو مبتلائے بلا کیا کرتا ہے پہر جو کوئی اوس حال پر اللہ سے راضی رہا شاکی نہوا تو اوسکے لئے رضا ہے اللہ بہی اوس سے خوش و راضی ہوتا ہے اور جو کوئی اوس بلا پر خفا رہتا ہے تو اوسکے لئے اللہ کی خفگی ہے ونعوذ باللہ من سخط اللہ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ان الرجل لیکون لہ عند اللہ المنزلۃ فما یبلغھا بعمل فما زال یبتلیہ بما یکرہ حتی یبلغہ ایاھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی کسی شخص کے لئے پاس اللہ کے ایک درجہ ہوتا ہے وہ عمل سے اوس رتبۂ عالی تک نہین پہنچ سکتا اسلئے اللہ اوسکو ہمیشہ کسی بلا مین مبتلا رکہتا ہے جو اوسکو ناخوش لگتی ہے یہانتک کہ اللہ اوس درجہ تک اوسکو بسبب اس ابتلا کے پہنچا دیتا ہے یعنی آدمی یہ نہ سمجہے کہ مین جو مبتلائے مصائب رہتا ہون تو یہ اللہ کی خفگی کی نشانی ہے بلکہ اسمین اللہ کی حکمت و مہربانی ہے کہ جب اللہ نے اوسکو حسنات مین قاصر العمل پایا تو اوسکی بہتری کی یہ صورت نکالی کہ وہ بلا پر صابر رہا ہے

اور درجۂ عالی پہ بالغ ہوا اسیطرح کا ارشاد وہی حدیث محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ میں آیا ہے
ان العبد اذا سبقت له من الله تعالی منزلة فلم یبلغها بعمل ابتلاه الله فی
جسده او ماله او فی ولده ثم صبره علی ذلك حتی یبلغه المنزلة التی سبقت
له من الله عز وجل رواه ابوداؤد غرضکہ بلا خواہ بدن میں ہو یا مال میں یا اولاد میں
جبکہ اوسپر صبر کیا جاتا ہے تو وہ بلا ایک سبب واسطے بلوغ کے درجۂ علیا تک ہو جاتی ہے
ابوسعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ما یصیب المومن من نصب ولا وصب ولا هم
ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکها الا کفر الله له من خطایاه رواه
البخاری ومسلم ولفظه ما یصیب المومن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا
حزن حتی الهم یهمه الا کفر الله به من سیئاته وفی روایة لابن ابی الدنیا ما
من مومن یشاك بشوکة فی الدنیا یحتسبها الا نقص بها من خطایاه یوم
القیامة یعنی مومن کے لیے ہر تعب مرض و فکر و اندوہ و ایذا و غم و سقم کفارہ گناہ کا
ہوتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا لگتا ہے تب بھی وہ کفارہ سیئات کا ہوتا ہے جبکہ وہ اوسپر
باسید اجر صبر کرتا ہے یہ حدیث نہایت عام ہے جملہ آفات و آلام و مصائب و اسقام
و تکالیف کو خواہ زیادہ ہوں یا کم کلاں ہوں یا خرد شامل ہے ولہذا صحیحین دوسرا لفظ اسی حدیث
کا عائشہ صدیقہ رضی سے یہ ہے ما من مصیبة تصیب المسلم الا کفر الله بها حتی
الشوکة یشاکها رواه البخاری ومسلم وفی روایة لمسلم لا یصیب المومن
شوکة فما فوقها الا نقص الله بها من خطیئته وفی اخری الا رفعه الله بها درجة
وحط عنه بها خطیئة وفی اخری ما من مسلم یشاك بشوکة فما فوقها الا
کتبت له بها درجة ومحیت عنه بها خطیئة یہ دلیل ہے اسپر کہ صبر علی البلا میں کچھ
فقط کفارۂ گناہ ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ درجہ بھی بلند ہوتا ہے یہ احسان بالای احسان
ہوا حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے ما یزال البلاء بالمومن والمومنة فی نفسه و

جلدہ وماله حتی یلقی الله وما علیه خطیئة رواه الترمذی معلوم ہوا کہ
کفارت خطایا میں یہانتک وقت ابتلا بالبلا کے وسعت بخشی جاتی ہے کہ کوئی سا گناہ
بھی اوس اہل بلا پر باقی نہیں رہتا ہے بلکہ وہ سب گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے یہ کفارہ سوا
علاوہ توبہ و استغفار کے ہوا اور ایک دوسرا ذریعہ محو سیئات کا سوا توبہ و استغفار کے
باسنادہ یا بسند جید ابن عباس کا لفظ یہ ہے من اصیب بمصیبة بماله او فی نفسه
فکتمها ولم یشکها الی الناس کان حقا علی الله ان یغفر له رواه الطبرانی
یعنی جو کوئی اپنی مصیبت کو مال میں ہو یا نفس میں پوشیدہ رکھتا ہے اور لوگوں کے سامنے
اوسکی شکایت حکایت نہیں کرتا تو اللہ پر حق ہے کہ اللہ اوسکو بخشدے بعض سلف
اپنی بیماری کو چھپاتے تھے حتی کہ اپنے گھر والوں سے بھی اونمیں سے کسیکی نظر ضعیف
ہو جاتی کسیکا دانت درد کرتا یا کان سے کم سنائی دیتا یا نقصان مال کا ہو جاتا تو وہ صبر کرتا
اور کسی سے نہ کہتا یہ اسی لئے کہ صبر کا اجر ملے اور مغفرت ہو ابو سعید خدری کہتے ہیں
حضرت نے فرمایا ہے ما من شئ یصیب المومن من نصب ولا حزن ولا وصب
حتی الهم یهمه الا یکفر الله عنه من سیئاته رواه الترمذی اس مضمون
کی حدیث پہلے بحوالہ صحیحین گزر چکی ہے اللہ کے احسان کو تو دیکھو کہ نرے فکر مند ہونے
پر گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے مگر یہ فضیلت اوسی شخص کے لئے ہے جو شاکی حاکی نہو
صابر شاکر ہو عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن له من العمل
ما یکفرها ابتلاه الله بالحزن لیکفرها عنه رواه احمد یعنی جب کسی بندہ کے
گناہ بہت ہو جاتے ہیں اور کوئی عمل اوسکا مکفر نہیں ہوتا تو اللہ اوسکو اندوہ و غم
میں گرفتار کر دیتا ہے تاکہ اوسکے گناہ مکفر ہو جائیں ہمیسے لوگوں کا یہی حال ہے کہ گناہ
تو بیحد و بیحساب ہیں اور ایسا کوئی عمل نہیں ہے جس سے وہ گناہ ہمارے مٹ جاویں لیکن
ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے اس حزن و ملال کو کفارہ ہمارے سیئات کا اپنے

رحمت عام کردے اللّٰہم آمین دوسری لفظ عائشہ رضؓ کا رفعاً یہ ہے اذا اشتکی المومن اخلصہ
اللہ من الذنوب کما یخلص الکیر خبث الحدید رواہ الطبرانی یعنی مومن بسبب
بیماری کے ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے لوہا بھٹی میں تیسری لفظ انکا رفعاً یہ ہے
ما ضرب علی مومن عرق قط الا حط اللہ عنہ خطیئۃ وکتب لہ حسنۃ ورفع لہ
درجۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط واللفظ لہ والحاکم یعنی مومن کی اگر ایک رگ
بھی دکھتی ہے تو ایک گناہ دور ہوتا ہے اور ایک حسنہ لکھا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند
ہوتا ہے حدیث ابی موسی میں فرمایا ہے اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما
کان یعمل مقیماً صحیحاً رواہ البخاری یعنی حالت مرض و سفر میں عمل مومن کا
برابر حالت اقامت کے لکھا جاتا ہے یہ اسلئے کہ بیماری بھی ایک بلا ہے اور سفر ایک پارۂ
عذاب ہوتا ہے ابن عمر رفعاً کہتے ہیں ما من احد من الناس یصاب ببلاء فی
جسدہ الا امر اللہ عز وجل الملائکۃ الذین یحفظونہ فقال اکتبوا لعبدی
فی کل یوم ولیلۃ ما کان یعمل من خیر ما کان فی وثاقی رواہ احمد واللفظ لہ
والحاکم وفی روایۃ لاحمد ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ
او اکفتہ الی یعنی بیمار کے لئے جو کہ اچھی طرح پر عبادت کرتا تھا اوتنا ہی عمل حالت مرض
میں لکھا جاتا ہے قید عبادت حسنہ کی مفید اس بات کو ہے کہ اس فضیلت کے حاصل ہونے
کے لئے عبادت سنجیدہ درکار ہے حدیث انس میں فرمایا ہے اذا ابتلی اللہ عز وجل
العبد المسلم ببلاء فی جسدہ قال اللہ عز وجل للملک اکتب لہ صالح عملہ
الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہ احمد
یعنی جب اللہ کسی بندۂ مسلمان کو کسی بلائے جسد میں مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے کہ
اسکے لئے وہ عمل صالح اوسکا لکھ جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا پھر اگر اوسکو شفا ہوتی ہے

تو وہ نہا دہوکر پاک ہوجاتا ہے اور اگر اوسکو قبض کرلیتا ہے تو مغفرت و رحمت کرتا ہے معلوم
ہوا کہ انجام مرض الموت کا حق مین مومن کے بہتر ہوتا ہے اسد بن کرز کا لفظ رفعًا سمعًا یون ہے
المریض تحات خطایاہ کما یتحات ورق الشجرۃ رواہ عبداللہ بن احمد فی
زوائدہ یعنی بیمار کی خطائین اسطرح جہڑجاتی ہین جسطرح کہ پتے درخت کے جہڑجاتے ہین حضرت
واسطے عیادت ام العلا کے گئے تہے فرمایا ابشری فان مرض المسلم یذہب اللہ بہ
خطایاہ کما تذہب النار خبث الحدید والفضۃ رواہ ابوداؤد یعنی بیماری
سے گناہ مسلمان کے دور ہوجاتے ہین جسطرح کہ آگ میل لوہے و چاندی کا دور کردیتی ہے
حدیث عامر مین آیا ہے ان المومن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کان کفارۃ
لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اُعفی کان
کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ قال رجل
ممن حولہ یارسول اللہ ما الاسقام واللہ ما مرضت قط قال قم عنا فلست منا
الحدیث رواہ ابوداؤد یعنی مرض واسطے مومن کے کفارہ گناہ گزشتہ کا اور موعظت واسطے آیندہ
کے ہوتا ہے منافق کی بیماری ایسی ہے جیسے اونٹ کو باندہ دیتے ہین پہر کہولدیتے ہین وہ نہین جانتا
کہ اوسکو کسلیئے باندہا اور کسلیے چہوڑا ایک شخص نے کہا مین کبہی بیمار نہین ہوا فرمایا ہمارے پاس سے
اوٹہ جا تو ہم مین سے نہین ہے ابوہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری من یعمل سوءًا یجز بہ
مسلمانون کو بہت تشویش ہوئی حضرت نے فرمایا قاربوا وسددوا ففی کل ما یصاب بہ
المسلم کفارۃ حتی النکبۃ ینکبہا او الشوکۃ یشاکہا رواہ مسلم یعنی تم سیدہے چلے جاؤ
مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ کفارہ ہوتی ہے یہانتک کہ کوئی رنج پہونچے یا کانٹا لگے
عائشہ رض کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے یہ آیت پڑہی من یعمل سوءًا یجز بہ کہا انا لنجزی بکل ما
عملنا ہلکنا یہ بات حضرت کو پہنچی فرمایا نعم یجزی بہ فی الدنیا من مصیبۃ فی جسدہ
مما یوذیہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی مراد اس آیت شریف سے کہ ہر عمل بد کی جزا ملتی ہے

یہ ہے کہ دنیا میں بدن کو ایذا پہنچتی ہے یہ مصیبت اوس عمل بد کی جزا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا اے رسول خدا کیف الصلاح بعد ہذہ الآیۃ لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب
من یعمل سوء یجز بہ وکل شیئ عملنا لاجزینا بہ فرمایا غفر اللہ لک یا ابا بکر الست تمرض
الست تحزن الست تصیبک اللأواء کہا بلے فرمایا ہو ما تجزون بہ یعنی مراد آیت سے
یہی بیماری و حزن و شدت ضیق ہے دنیا میں جو عمل بد ہو جاتے ہیں یہ اوسکی جزا ہیں یہ
بات نہیں ہے کہ ہر کردار ناسزا پر قیامت میں جزا دیجائیگی رواہ ابن حبان فی صحیحہ تفسیر
مرفوع واسطے اس آیت کے سنئیے ہے کہ امیہ نے کہا میں نے عائشہ سے معنی اس آیت کے پوچھے ان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور اس آیت کے من یعمل سوء یجز بہ کہا مجھسے
سوال کسی نے نہیں کیا جب سے کہ میں نے اسکو حضرت سے پوچھا تھا حضرت نے مجھسے فرمایا اے عائشہ رض
ہذہ مبایعۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ والشوکۃ حتی البضاعۃ
یضعہا فی کمہ فیفقدہا فیفزع لہا فیجدہا فی ضبنہ حتی ان المومن یخرج من
ذنوبہ کما یخرج الذہب الاحمر من الکیر رواہ ابن ابی الدنیا یعنی مراد اس جزا سے
تکلیف تپ اور نکبت و شوکت ہے یہانتک کہ اگر کوئی بضاعت یعنی مال آستین میں رکھا
تھا اور وہ گم ہو گیا اور اوسکے لئے پریشان ہوا پھر اوسکو اپنی گود میں پایا تو وہ بھی جزاء عمل سوء ہے
تا آنکہ مومن اپنے گناہوں سے اسطرح نکلتا ہے جسطرح کہ سرخ سونا بھٹی سے باہر آتا ہے عطا
بن یسار رفعاً کہتے ہیں کہ بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو
یہ بیمار اپنی عبادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے جسوقت عبادت کرنیوالے آتے ہیں اگر یہ
اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو وہ اسکو اللہ تک پہنچا دیتے ہیں حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے
اوسوقت اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے مجھپر یہ حق ہے کہ اگر میں اوسکو وفات دوں
تو بہشت میں داخل کروں اور اگر میں اوسکو شفا دوں تو بہتر اوسکے گوشت سے گوشت اور بہتر
اوسکے خون سے خون بدل دوں اور اوسکی سیئات کا کفارہ کردوں رواہ مالک مرسلاً

ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط
اللہ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا رواہ البخاری ومسلم یعنی مسلمان کو جو دکھ
پہنچتا ہے بیماری ہو یا اور کچھ اللہ اوسکی برائیوں کو اسطرح جھاڑ دیتا ہے جسطرح کہ درخت کے
پتے جھڑ پڑتے ہیں حدیث ابو سعید میں آیا ہے کہ ایک مرد مسلمان نے کہا اے رسول خدا
یہ بیماریاں کیا ہیں جو ہمکو پہنچتی ہیں ہمکو انسے کیا فائدہ ہے فرمایا کفارات ہیں کہا بھلا اگرچہ تھوڑی
ہوں فرمایا اگرچہ ایک کانٹا لگے یا زیادہ اوس شخص نے اپنی جان پر دعا کی کہ کبھی تپ اوس سے
جدا نہو یہانتک کہ مرے ولکن حج وجہاد وعمرہ سے باز نہ رہے اور نہ نماز فرض سے
جماعت میں باز رکھے تب سے کوئی انسان اوسکے بدن کو ہاتھ نہ لگاتا مگر گرمی تپ کی پاتا رواہ
احمد وابن ابی الدنیا وصححہ ابن حبان ابو الدرداء سے مرفوعاً کہتے ہیں ان الصداع والملیلۃ لا تزال
بالمومن وان ذنبہ مثل احد فما تدعہ وعلیہ من ذلک مثقال حبۃ من خردل وفی
روایۃ ما یزال المرء المسلم به الملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد
حتی تترکہ وما علیہ من الخطایا مثقال حبۃ من خردل وفی روایۃ ما یزال المرء
المسلم بالملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد حتی یترکہ وما علیہ من
الخطایا مثقال حبۃ من خردل رواہ احمد صداع سے مراد درد سر ہے اور ملیلہ اوس تپ
کو کہتے ہیں جو استخوان میں ہو یعنی ایسی تپ اور درد سر سے گناہ مسلمان کے بالکل دور ہو جاتے
ہیں یہانتک کہ رائی کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اگرچہ وہ گناہ کوہ احد سے بڑا ہو یہی
مضمون دوسری حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے لا تزال الملیلۃ والصداع بالعبد
والامۃ وان علیہما من الخطایا مثل احد فما تدعہما وعلیہما مثقال حبۃ من
خردل رواہ ابو یعلی اس حدیث میں ذکر مرد وعورت دونوں کے درد سر اور تپ کا آیا ہے
حدیث عبد اللہ بن عمر میں فرمایا ہے من صدع راسہ فی سبیل اللہ فاحتسب غفر لہ ما
کان قبل ذلک من ذنب رواہ الطبرانی والبزار یعنی جس کسی کا سر راہ خدا میں درد

کرتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے باُمید اجر تو اوسکا اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے
صداع المومن وشوکۃ یشاکھا او شئ یوذیہ یرفع اللہ بھا درجۃ یوم القیامۃ ویکفر
بھا عنہ ذنوبہ رواہ ابن ابی الدنیا یعنی درد کرنا سر کا یا لگنا کانٹے کا یا پہنچنا کسی شئے
موذی کا مومن کو سبب رفع درجہ اور کفارہ گناہ کا ہوتا ہے دن قیامت کو ابو ہریرہ رفعاً
کہتے ہین ان اللہ لیبتلی عبدہ بالسقم حتی یکفر عنہ کل ذنب رواہ الحاکم یعنی
اللہ اپنے بندہ کو بیمار کرتا ہے یہانتک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ کردیتا ہے انس کا لفظ یہ ہے
کہ ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احداً من الدنیا ارید
ان اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ
ذکرہ رزین ولہ اسرہ یعنی اللہ نے قسم کھاکر فرمایا ہے کہ جس بندہ کا مجکو بخشنا منظور ہوتا ہے
تو مین اوسکو دنیا سے نہین نکالتا یہانتک کہ اوسکی ہر خطا کو بیماری یا تنگی رزق سے پورا کردون
یعنی پھر وہ سب گناہون سے پاک ہوکر مرتا ہے یحیی بن سعید کہتے ہین ایک شخص کو زمین
آنحضرتؐ مین موت آئی ایک مرد نے کہا ھنیئاً لہ قد مات ولم یبتل بمرض یعنی یہ موت
اوسکو مبارک ہو وہ کسی بیماری مین مبتلا نہوا حضرتؐ نے فرمایا ویحک ما یدریک لو ان
اللہ ابتلاہ بمرض لکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک عنہ مرسلاً یعنی تجھے کیا
معلوم ہے اگر اللہ اوسکو کسی بیماری مین مبتلا کرتا تو کفارہ اوس کے سیئات کا ہوجاتا
ابو امامہ باہلی کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ما من عبد یصرع صرعۃ من مرض
بعثہ اللہ منہا طاہراً رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی جب کوئی بندہ کسی بیماری مین
پڑجاتا ہے تو اللہ اوسکو پاک کرکے مبعوث کریگا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرتؐ پاس ام سائب
یا ام مسیب کے گئے فرمایا تجکو کیا ہوا ہے کہ تو کانپتی ہے کہا الحمی لا بارک اللہ
فیہا یعنی تپ ہے اللہ اوسمین برکت نہ دے فرمایا تو برا نہ کہہ تپ کو کہ وہ بنی آدم کی خطاؤن کو دور کرتی
ہے جسطرح بھٹی میل کچیل لوہے کا دور کرتی ہے رواہ مسلم حسن نے مرفوعاً کہا ہے کہ

اللہ ایک رات کی تپ سے مومن کی خطاؤن کا کفارہ کردیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا پھر کہا کہ
صحابہ ایک رات کی تپ سے امید کفارہ ذنوب گزشتہ کی رکھتے تھے رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً
حدیث جابر مین آیا ہے کہ تپ نے حضرت سے اذن چاہا فرمایا یہ کون ہے کہا ام ملدم حکم دیا کہ پاس
اہل قبا کے جائے اونکو بڑی تکلیف ہوئی حضرت کے پاس آکر شکوہ کیا فرمایا اگر تم کہو تو
مین دعا کرون کہ اللہ اوسکو تمسے دور کردے اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے طہور ہو کہا
کیا وہ طہور ہوتی ہے فرمایا ہان کہا چھوڑ دو یعنی دعا نکرو رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح
ورواہ الطبرانی نحوہ من حدیث سلمان وقال فیہ فشکوا الحمی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ما شئتم ان شئتم دعوت اللہ فرفعہا عنکم وان شئتم
ترکتموہا واسقطت بقیۃ ذنوبکم قالوا فدعہا یا رسول اللہ ابی بن کعب نے حضرت
سے کہا تھا ما جزاء الحمی یعنی تپ کا بدلا کیا ہے فرمایا تجری الحسنات علی صاحبہا ما
اختلج علیہ قدم او ضرب علیہ عرق یعنی جب تک پاؤن لڑکھڑاتے یا رگ پھڑکے
تب تک اوسپر حسنات جاری رہتے ہین ابی نے کہا اللھم انی اسألک حمی لا تمنعنی خروجا
فی سبیلک ولا خروجا الی بیتک ولا مسجد نبیک پھر جو کوئی اونکو چھوتا تپ زدہ پاتا رواہ الطبرانی فی الکبیر
والاوسط عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے الحمی حظ کل مومن من النار رواہ البزار یعنی
تپ حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے گویا آتش دوزخ کا عوض یہی سمجھا جاتا ہے ولسند صحیح
حدیث انس مین آیا ہے اللہ فرماتا ہے مین جب مبتلا کرتا ہون اپنے بندے کو اوسکی آنکھون
مین اور وہ صبر کرتا ہے تو مین عوض اوسکے جنت دیتا ہون رواہ البخاری والترمذی
ولفظہ یقول اللہ عز وجل اذا اخذت کریمتی عبدی فی الدنیا لم یکن لہ جزاء عندی
الا الجنۃ وفی روایۃ من اذہب حبیبتیہ فصبر واحتسب لم ارض لہ ثوابا دون الجنۃ
عرباض بن ساریہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اذا سلبت من عبدی کریمتیہ
وہو بہما ضنین لم ارض لہ ثوابا دون الجنۃ اذا ہو حمدنی علیہما رواہ ابن حبان

فی صحیحہ عائشہ بنت قدامہ کا لفظ رفعًا یہ ہے عزیز علی اللہ ان یاخذ کریمتی مومن ثم یدخلہ النار قال یونس یعنی عینیہ رواہ احمد والطبرانی یعنی اللہ کو یہ بات پسند نہین آتی کہ مومن کی آنکھین لیلے اور پھر اوسکو دوزخ مین داخل کرے معلوم ہوا کہ جزا نابینائی کی جنت ہے پھر ان احادیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جب ہر مرض وہم وحزن وخار وغیرہ پر یہ اجر بحساب مرتب ہوتا ہے تو جو مصائب ونوائب زمان الیسے زیادہ ایذا رسان جان مین ہون یا مال مین یا آبرو مین یا اولاد مین یا کسی علاقہ مین تو اونکا اجر بقدر نصب وتعب زیادہ تر ہوگا اب جو شخص مصیبت مین صبر نکرے اور اوسکی عاقبت محمود کی قدر نہ سمجھے وہ ضعیف الایمان ہے اوسکی بے صبری ایک دوسری مصیبت عظمی ہے اوسکے حق مین جسکو وہ اپنے جہل سے نہین جانتا ان آیات واحادیث سے بڑھکر اور کیا تسلی وتشفی خاطر درکار ہے اللہ ورسول سے زیادہ کوئی سچا نہین ہے اور نہ اللہ خلاف وعدہ کرے ہمپر فرض ہے کہ ہم قدر اس نقمت کی جو حقیقت مین ہمارے لئے نعمت ہے اور منزلت اس جراحت کی جو نفس الامر مین واسطے ہمارے راحت ہے تہ دل سے سمجھین اور ہر حال مین اللہ کی حمد وثنا کرین اور اوسکا شکر بجالائین کہ اوسنے ہمکو توفیق صبر کی بخشی لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

باب ششم محن انبیاء علیہم السلام کے

محنت آدم علیہ السلام قرمانی رح نے کتاب اخبار الدول وآثار الاول مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی الخبر امطر علی جسد آدم الحزن اربعین سنۃ ثم امطر علیہ السرور سنۃ واحدۃ فلذلک کثرت الھموم فی ولادہ انتھی یہ دلیل ہو اسبات پر کہ آدم مٹی پانی سے بنائے گئے تھے چالیس برس تک اونپر باران اندوہ برسا اور ایک سال تک باران مسرت اسیلئے اولاد آدم مین ہموم وافکار کثرت سے ہوتے ہین سو جب اصل ہی آدم مین اندوہ زیادہ اور خوشی کم رکھی گئی ہے تو پھر ہمکو یہ امید کرنا کہ ہم دنیا مین خوشی سے انفاس حیات کو بسر

کرین فضول ہے **ف** آدم جب جنت سے نکالے گئے دوسوبرس تک رویا کیے تب توبہ قبول ہوئی پہر دوسرا حادثہ اونپر یہ گذرا کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کرڈالا سوبرس تک بسبب اس حزن کے نہ ہنسے اللہ نے عوض ہابیل کے شیث کو پیدا کیا جب اجل تمام ہوگی گیارہ دن بیمار رہکر راہی عالم بقا ہوئے انا للہ ایک سال بعد حوا کا انتقال بہی ہوگیا **ف** ملک العجمی نے زمانہ انوش بن شیث علیہ السلام مین قابیل کو قتل کیا ایک پتہر ایسا مارا جس سے سر اوسکا پہوٹ گیا اور مرگیا معلوم ہوا کہ کبیرہ قتل انسان زمانہ آدم سے بنی آدم مین چلا آتا ہے اول یہ سنت قابیل سے نکلی قیامت تک دنیا مین جو قتل ہوگا ایک گناہ قابیل پر بہی لکہا جائیگا جیسطرح حدیث مین آیا ہے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو قتل کیا تہا آخر کو خود بہی قتل ہوا چاہ کندہ را چاہ در پیش اور سوا خذہ آخرت علحدہ قائم رہا قتل مومن کا بنص کتاب و سنت منجملہ اکبر کبائر کے ہے اور قرآن شریف مین قاتل کو دوزخی فرمایا ہے پہر اگر مستحل قتل ہے تو جزا اوسکی خلود فی النار ہے ❊

محنت نوح علیہ السلام قرمانی رحمہ کہتے ہین کسی نبی نے اپنی قوم کی اذیت پر اوتنا صبر نہین کیا جتنا صبر کہ نوح علیہ السلام نے باوجود طول عمر کے کیا قوم اونکو مارتی پیٹتی پہر ایک لبادہ مین لپیٹ کر اندر گہر کے ڈالدیتے اور خیال کرلیتے کہ وہ مرگئے یہ پہر گہر سے نکلکر اونکو طرف توحید کے بلاتے کیونکہ اونکے وقت مین کفر عام ہوگیا تہا ساڑہے نو سو برس تکلیف ضرب وایذی کا تحمل کیا یہانتک کہ پہر اونکی دعا سے طوفان آیا سب ڈوب کر مرگئے یہ سفینہ مین اس نام سے دعا کرتے تہے اہیا شراہیا انہین ناموں کو ابراہیم علیہ السلام نے وقت گرنے کے آگ مین پکارا تہا یہ دونون اسم جلیل منجملہ اسماء الٰہیہ کے توریت مین آئے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے یہ نام بمعنی حی قیوم ہین ❊

محنت ہود علیہ السلام اللہ نے اونکو طرف عاد اولی کے بہیجا تہا قوم نے انکی تکذیب کی تہوڑے لوگ انپر ایمان لائے شداد بن عاد اوس قوم کا پادشاہ چاند کی عبادت کرتا تہا

اللہ تعالیٰ اسنے قوم عاد کو ریح عقیم سے ہلاک کر ڈالا انکے مساکن شحر مین درمیان عمان وحضرموت واحقاف کے تھے زمین یمن مین یہ تیرہ قبائل تھے شوکانی رح اولاد ہود علیہ السلام مین ہین +

محنت صالح علیہ السلام یہ برہنہ پا رہتے تھے نہ گھر تھا نہ در کسی مسجد مین جا پڑتے یہ قوم ثمود کے رسول تھے سو برس بعد ہود کے مبعوث ہوئے انکی قوم بت پرست تھی ایک صنم آہنی کو پوجتے تھے انکی منازل حجر مین تھی درمیان حجاز وشام کے اٹھارہ میل پر وادی قریٰ سے یہ عابد غیر اللہ تھے اور سرکش وستمگار صالح نے انکو طرف اللہ کے بلایا انہون نے صالح کو جھٹلایا اور ناقہ کو مار ڈالا آسمان سے ایک صیحہ آیا اوسنے ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا حدیث جابر بن عبد اللہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم کا گذر غزوۂ تبوک مین حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا علی ہؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم مثل ما اصابکم +

محنت ابراہیم علیہ السلام انسے پہلے یہ نام کسی شخص کا نہ تھا اسکے معنی ہین اب رحیم جب انہون نے بتون کی مذمت کثرت سے کرنا شروع کیا اور بڑے بت کو توڑ ڈالا تو نمرود نے آگ جمع کی اور ایک منجنیق مین رکھکر انکو اوس آگ مین پھینکدیا جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ہل لک حاجۃ فرمایا اما الیک فلا کہا اللہ سے سوال کرو فرمایا علمہ بحالی حسبی من سوالی اللہ نے کہا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم انکو برہنہ کرکے آگ مین ڈالا تھا صرف ایک سراویل ستر پر تھی یہ اوسوقت سولہ برس کے تھے نمرود نے انسے کہا تم ہماری زمین سے نکلجاؤ چنانچہ وہ مع زوجہ ولوط علیہ السلام شہر حران مین آرہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا وطن یہی شہر ہے پھر وہان سے مصر مین آ لئے قصہ سارہ کا ساتھ فرعون مصر کے معروف ہے یہ دوسری محنت تھی جو انکے سر پر آئی تیسری محنت یہ تھی کہ ہاجر کو مع اسمعیل علیہ السلام زمین کعبہ پر تنہا چھوڑ آئے وہ جگہ بالکل ویران بے آب ودانہ تھی

محنت لوط علیہ السلام یہ ابن عم ابراہیم علیہ السلام تھے روم نے انکو قید کرلیا تھا ابراہیم علیہ السلام نے لڑ کر اونکے ہاتھ سے اونکو چھوڑایا اللہ نے لوط کو طرف اہل سدوم کے

بہیجا دہ کافر تھے فواحش مین مبتلا رہتے اونکو منع کیا اوںہون نے نہ مانا اونکو عذاب بتلایا ملائکہ انکے گہر مین خوبصورت جوانونکی شکل مین آئے انکی بی بی نے اپنی قوم کو خبر کردی اس قوم کے مرد مرد سے اور نسا نسا سے مستغنی تھے قوم انکے گہر پر آئی مہمانون سے بے ادبی کرنا چاہا یہ ڈرے اور سخت پریشان خاطر ہوئے ملائکہ نے کہا تم نہ ڈرو ہم فرشتے ہین ہم تو انکے ہلاک کرنیکو آئے ہین ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب لوط علیہ السلام اوس صبح کو مع اہل وعیال کے نکل کہڑے ہوئے جبریل علیہ السلام نے قریات لوط کو جڑ سے اوکہیڑ کر اور بازو مین و آسمان تک اوٹہا کر منقلب کردیا پہر پانچ گاؤن تھے ہر گاؤن مین ایک لاکہہ نفر بستے تھے ایک گاؤن والے ایمان لے آئے تھے وہ عذاب سے بچگئے باقی ہلاک ہوگئے ❊

محنت اسمعیل علیہ السلام یہ اکبر اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے ابو العرب وجد آنحضرت صلعم ہین پہلی محنت انپر یہ آئی کہ انکے والد ماجد علیہ السلام انکو مع انکی والدہ کے بیابان کعبہ مین بحالت رضاع بلا کسی معیشت ظاہر کے چہوڑ کے چلے گئے اللہ نے انکو عمالیق وجرہم وقبائل یمن کا رسول کیا تہا وہ لوگ بت پرست تھے کچہ ایمان لائے کچہہ نہ لائے پہر اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اسمعیل کو ذبح کرو منیٰ مین ذبح کرنیکو بیٹہے مگر اللہ نے ایک کبش فدیہ مین دیکر انکو بچا لیا باپ کا امتحان آگ سے ہوا بیٹے کا امتحان موت سے لیا گیا دونون ثابت قدم نکلے انکی قبر شریف درمیان میزاب وحجر کے ہے ❊

محنت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے انکا امتحان ساتہہ ذہاب بصر کے لیا یہ بڑے صابر نکلے نبوت انکی اولاد مین رہی اور سلطنت عیص کی اولاد مین عیص انکے بڑے بہائی حقیقی تھے کل روم بنی اصفر اولاد عیص ہین شاہان یونان منجملہ اونکے ملوک رہے اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو اہل کنعان کا نبی کیا تہا وہان سلیجم نامی اولاد ارابین سے ایک بادشاہ تہا انہون نے اوس سے جہاد کرکے وہ ملک فتح کرلیا ❊

محنت یوسف علیہ السلام انکا قصہ قرآن کریم مین آیا ہے بہائیون نے انپر

حسد کیا یہ سترہ برس کے تھے کہ بارادۂ قتل انکو گھر سے تین فرسخ پر لیجا کر اندر ایک چاہ سیاہ کے
ڈالدیا تین دن کے بعد جب مسافرین کا گذر ہوا انھون نے انکو اوس کنوئے سے نکالا
اور مصر مین لاکر بیچدیا بیس یا چالیس درہم پر یہ پہلی محنت تھی دوسری محنت فریفتگی زلیخا کی انپر
تھی اللہ نے انکو گناہ سے بچایا قید ہوئے مگر ارتکاب کبیرہ سے بچے رہے یہ سات برس قید مین
رہے پھر فرعون مصر نے بسبب تعبیر خواب کے انکو سجن سے نکالکر اپنا کاردار بنایا پھر بعد موت
عزیز کے وزیر کردیا*

محنت ایوب علیہ السلام انکی پیشانی پر لکہا تھا المبتلی الصابر یہ اولاد عیص بن
اسحق مین تھے انکی مان دختر لوط علیہ السلام ہین یہ اسطرح پر مبتلی ہوئے کہ ابلیس لعین نے
انپر حسد کیا اور کہا ای رب اگر تو مجکو اسپر مسلط کردیگا تو یہ کافر ہو کر میری اطاعت کرنے لگیگا
اللہ نے اوسکو انپر مسلط کردیا تاکہ اونکا صبر ظاہر کرے اور ابلیس دروغگو ٹھیرے ابلیس نے
پہلے اپنی عفاریت انکے مال پر مسلط و متفرق کردئے سارا مال فنا ہو گیا انہون نے کچہ
التفات طرف مال کے نکیا پھر اوسنے اللہ سے سوال کرکے اولاد پر تسلط پایا گھر کی چہت
گرادی ساری اولاد انکی دبکر مرگئی انہون نے یہ خبر سنکر فصبر جمیل کہا پھر شیطان
نے سوال کیا کہ مجکو انکے بدن پر تسلط ہو اللہ نے کہا مگر دل و زبان و عقل پر تسلط نہوگا یہ سجدہ
مین تھے کہ ابلیس نے آکر ایک ایسی پہونک انکے نتھنون مین ماری کہ سارا بدن مشتعل ہو گیا
اور خارش ہونے لگی تمام جسد مثل چیچک کے ہو گیا اور سیاہ ہو کر ورم آگیا اور پیپ بھر گیا
اور کیڑے پڑ گئے اور آب زرد اوس سے بہنے لگا اور کہجلانے سے ناخن گر گئے اور گوشت پہٹ
گیا اور بدبو آنے لگی گاؤن والون نے انکو قریہ سے نکالکر ایک گھورے پر ڈالدیا اور ایک چھپر
بنادیا کہ اوسمین پڑے رہین سب لوگون نے انکو چہوڑدیا مگر انکی بی بی رحمہ نام نے کہ وہ
انکی خدمت کرتی تہین یہ دختر تہین افرائیم بن یوسف علیہ السلام کی فرمائی کہتے ہین وقد
وقع بہ بلاء لو سلط علی جبل لضعف عن حملہ حتی تقطعت اصابعہ وما یقدر ان یرفع

اللقمۃ الی فیہ وتساقط لحم راسہ یہانتک کہ دماغ بہہ کر دہن سے نکلا اور اعضا پارہ پارہ ہوگئے طعام جسطرح جاتا اوسیطرح باہر نکلجاتا پاؤنمین چلنے کی قوت باقی نرہی اونہون نے اس سب حال پر صبر کیا پہر جب اللہ کو اقالہ اونکی لغزش کا منظور ہوا جبریل علیہ السلام کو بہیجا اونہون نے کہا خوش ہوجا ای ایوب اللہ نے تجکو شفا بخشی اور جو کچہہ تیرے پاس سے گیا ہے وہ سب تجکو دیا پہر اپنے پاؤن سے ایک ایڑ ماری ایک چشمہ بہہ نکلا ایوب اوسمین نہائے اور اوسکا پانی پیا کوئی بیماری اونکے پیٹ مین باقی نہ تہی مگر بالکل دور ہوگئی اور ایک حلۂ فاخرہ اونکو پہنادیا یہ چشمہ بلاد نوی مین مشہور ہے مسجد مین ایک پتہر تہا یہ اوسکے پاس جاکر کہا کرتے تہے اللہم ان کان ہذا من رضاک فشددہ وان کان من سخطک فاغفر جب یہ بلا اونکی دور ہوگئی اپنے گہر سے نکلکر باہر بیٹہے بی بی نے اونکو تلاش کیا بستر پر نپایا وہ متفکر و پریشان ہوکر رونے لگین اور ایوب علیہ السلام اونکی طرف دیکہتے تہے کہ اتنے مین نگاہ اونکی ایک مرد پر پڑی اور ہیبت سے پوچہہ نہ سکین کہ تو کون ہے جب قریب ایوب کے آئین کہا ای کنیز خدا تو کیا چاہتی ہے انہون نے روکر کہا ای بندۂ خدا وہ مبتلا جو اسجگہ تہا شاید اوسکو کوئی گرگ لے گیا فرمایا ویحک انا ایوب انہون نے کہا اللہ سے ڈر مجہسے مسخرہ پن نکر فرمایا تو بہلا ایوب کو دیکہیگی تو پہچان لیگی کہا ہان پہلے مین اوسکو نہ پہچانونگی ایوب علیہ السلام نے تبسم کیا اور کہا مین ایوب ہون اونکی ہنسی کو پہچان کر معانقہ کیا ابن عباس کہتے ہین واللہ وہ معانقہ سے علحدہ نہوئی تہی کہ اللہ نے سارا مال اور اولاد جو لے لی تہی پہیر دی فذلک قولہ تعالی وآتیناہ اہلہ ومثلہم معہم کہتے ہین یہ ابتلاء اٹہارہ برس تک لگاتار رہا پہر اللہ نے اوپر ملخ زر کو برسایا اور اولاد کو بعینہا زندہ کردیا اور آوتنی ہی اولاد اور دی انکی ۷۳ یا ۹۵ برس کی عمر ہوئی یا دو صد و بست سال کی پہر اوسی مکان ابتلاء مین مدفون ہوگئے ؛

حضرت شعیب علیہ السلام یہ اولاد مدین بن ابراہیم علیہ السلام ہین تہے انکی ماں

بکیل دختر لوط علیہ السلام ہین یہ طرف اہل مدین و اصحاب ایکہ کے بہیجی گئی تہی ایکہ کہتی ہین گہنے درختون کو یہ عربی بولتے تہے اور نابینا تہے پہر آخر عمر مین بینا ہوگئے انکی قوم کافر تہی زمین مدین درمیان زمین مصر و زمین شام کے ہے جب انکے کہنے سے وہ نقص کیل و وزن سے باز نہ آئے اور رہزنی ترک نہ کی تو اللہ نے انکی دعا سے اونکو رجفہ یعنی زلزلہ سے ہلاک کر دیا اور ہوای گرم سے جلکر خاکستر ہوگئی و ذلک قولہ تعالی واخذھم عذاب یوم الظلۃ

محنت موسی کلیم علیہ السلام یہ یعقوب علیہ السلام کے پرپوتے تہے انکا قصہ ہمراہ فرعون کے قرآن مجید مین آیا ہے اوسوقت فرعون مصر ولید بن مصعب تہا عمالقہ مین سے عمالقہ اولاد سام بن نوح ہین پہلی محنت انپر یہ آئی تہی کہ انکی مان نے انکو خوف قتل سے ایک تابوت مین رکہکر نہر مین ڈالدیا تہا وہ تابوت آسیہ زن فرعون کے ہاتہ لگا پہر دوسری محنت یہ آئی کہ قبطی انکے ہاتہ پر ہلاک ہوا اور یہ خوف فرعون سے بہاگ کر مدین مین آئے تیسری محنت مقابلہ فرعون کی تہی چوتہی محنت سرگردانی تیہ کی چالیس سال تک پانچوین محنت مقاتلہ جبارین کی یہ سارا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے اور قربانی ہین اور بقیہ کتب سیر و تفاسیر مین بہی مرقوم ہے چہٹی محنت بغاوت قارون ابن عم موسی کے ساتہہ موسی علیہ السلام کے تہی ساتوین محنت اتہام قتل ہارون کی موسی علیہما السلام پر تہی*

محنت یونس بن متی علیہ السلام انکو ذوالنون کہتے ہین یہ طرف اہل نینوی کے بہیجے گئے تہے یہ شہر سامنے موصل کے ہے دونون کے بیچ مین دجلہ ہے اوس جگہہ کے لوگ بت پرست تہے یونس علیہ السلام نے نوسال تک اونکو دعوت کی وہ ایمان نلائے یہانتک کہ یونس علیہ السلام نے وعدہ عذاب کا دیا اور خود مع زوجہ و ولد وہان سے خروج کیا جب قوم نے نزول عذاب دیکہا تو ایمان لے آئے یونس علیہ السلام جب کنارہ دجلہ پر پہنچے اپنے بڑے فرزند کو دریا پار کر آئے پہر فرزند خرد لیکر چلے جب وسط دجلہ مین پہنچے پانی زیادہ ہوگیا لڑکا ڈوب گیا اور دوسرے لڑکے کو جو پہلے پار ہوچکا تہا بہیڑیا اوٹہا لے گیا

جب پھر کر آئے بی بی کو نہ پایا گریان بریان ساحل دریا پر آئے ایک کشتی آتی تھی اوسکو اشارہ کیا اونہون نے رحم کہا کر انکو ناؤ مین بٹھا لیا تھوڑی دور پر آندھی چلی قریب تھا کہ ناؤ ڈوب جائے کشتی والون نے کہا اس کشتی مین کوئی خطا وار ہے یونس نے کہا اس ناؤ مین ایک غلام ہے جو اپنے رب سے بھاگا ہے تم جب تک اوسکو دریا مین نہ ڈالوگے ناؤ نہ ٹھیریگی چنانچہ قرعہ ڈالا انہین کا نام نکلا آخر انکو دریا مین پھینکدیا ایک مچھلی نے جو کہ بلاد ہند سے آئی تھی انکو نگل لیا یہ اندر تین ظلمات کے رہے یہ واقعہ وقت شب کے ہوا پھر جب انہون نے اللہ پاک کو پکارا اور لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین کہا تب انکو شکم ماہی سے رہائی ہوئی یہ دعا واسطے رفع ہر بلا کے اب بھی حکم اکسیر اعظم کا رکہتی ہے اسکی خاصیت کتاب الدر المنظم وغیرہ مین مفصل لکھی ہے اللہ نے فرمایا ہے ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین انکا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے

محنت داؤد علیہ السلام

اِنسے ایک لغزش ہوگئی تہی اوسپر اللہ نے عتاب کیا یہ تیس برس تک روتے رہے یہانتک کہ اللہ نے اونکی توبہ قبول کی *

محنت سلیمان علیہ السلام

اِنسے ملک انکا سلب ہوگیا تہا چودہ دن تک بیکار رہے سبب زوال مین اختلاف ہے ایک بار انہون نے یہ چاہا کہ مجکو ایک دن دہر مین سے کدر سے صاف ملجائے جنات کو حکم دیا کہ ایک محل طیار کرین جب محل بنگیا مخفی طور پر اوسکے اندر گئے ایک جوان کو پایا کہا تو بے حکم و اجازت کے کس طرح اس گہر مین آیا اوسنے کہا مجکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اس گہر مین داخل ہون معلوم ہوا کہ وہ ملک الموت ہین کہا سبحان اللہ طلبت یوماً فی الدنیا الصفا فقیل لی طلبت شیئاً لم یخلق فی الدنیا ملک الموت نے اونسے کہا تمہاری عمر ایک ساعت رہگئی ہے اِنسے معلوم ہوا کہ دنیا مین کسیکو کوئی دن صاف کدر سے میسر نہین ہو سکتا ہے

از دہر جفا پیشہ وفائی نتوان یافت	در گردش ایام صفائی نتوان یافت
زخم دل مجروح جگر سوختگان را	سازندہ تر از صبر دوائی نتوان یافت

محنت بنی اسرائیل

انمین جب احداث و بدعات کی کثرت ہوئی اور انہون نے

اپنے انبیاء کی اطاعت نہ کی اور تائب الی اللہ نہوے لے تو اللہ نے بخت نصر کو اونپر مسلط کر دیا اوسنے بیت المقدس مین آکر قتل کیا بنی اسرائیل کو فنا کر دیا حالانکہ پہلے چالیس ہزار علماء بنی اسرائیل قاریان توریت کو جو مقدم فی العلم تھے قتل کر چکا تہا پھر شہر کو ویران کر دیا سارا مال لوٹ لیا اور ستر ہزار اطفال قید کر کے ملوک مین تقسیم کر دئے ۵

درین ہستی کہ باید نیست زود	نباید شد بہ ہست و نیست خوشنود
جشانذ آب و بر آتش نشاند	بہ بخشد چیز و آنکہ واستاند
دہد بستاند و عارے ندارد	بجز داد و ستد کارے ندارد

ذراری انبیاء علیہم السلام حصہ مین بخت نصر کے آئے کے سات ہزار اہل بیت داود علیہ السلام قید کر لئے گیارہ ہزار سبط یوسف و بنیامین سے تھے آٹھ ہزار سبط شمعون سے تھے وقس علی ہذا سارے اولاد یعقوب کی تین حصے کئے ایک ثلث کو شام مین باقی رکھا ایک ثلث کو قید کیا ایک ثلث کو قتل کر ڈالا دانیال پیغمبر اسیکے وقت مین تھے مجوس نے اونپر حسد کیا تھا اور اونکا ہلاک کرنا چاہا مگر اللہ نے بچا دیا +

حضرت زکریا علیہ السلام انہون نے جب سُنا کہ یحیی قتل کئے گئے تو یہ بہاگ گئے ایک جنگل مین گئے جہان بہت درخت تھے ایک درخت نے پکار کر کہا ای نبی اللہ ادھر کو وہ شق ہو گیا یہ اوسکے اندر جا چھپے وہ منطبق ہو گیا ابلیس نے ایک کونا انکی چادر کا داب رکھا وہ درخت سے باہر نکلا رہگیا بنی اسرائیل آئے کہا ای راعی تو نے کوئی شخص اس صورت کا دیکھا ہے کہا ہان اس درخت پر جادو کر کے اوسکے اندر گھس گیا ہے اونہون نے اوس درخت کو آرہ سے دو ٹکڑے کیا جب منشار سر زکریا کے پہنچا چاہا کہ آہ کرین اللہ نے وحی کی کہ اگر تو نے دم مارا تو تیرا نام دیوان انبیاء سے ساقط کر دیا جائیگا اونہون نے صبر کیا یہانتک کہ دو پارہ ہو گئے ۵

تخم وفا و مہر درین کہنہ کشت زار	آنگہ عیان شود کہ شود سوسم درو

محنت یحییٰ علیہ السلام بنی اسرائیل مین ایک پادشاہ تہا اجب نام وہ انکی تعظیم کرتا تہا اور بے انکے حکم کے کچہہ کام نکرتا وہ اپنی دختر زن پر عاشق ہوگیا انسے مشورہ لیا انہون نے منع کیا مادر دختر ایک زن کافرہ تہی انبیا کو قتل کراتی اوسکے جی مین انکا کینہ بیٹھ گیا وہ تاک مین رہی ایک دن پادشاہ کو نشۂ شراب مین پا کر اپنی دختر کو انواع زیور و عطر و زینت سے آراستہ کر کے نزدیک اوسکے مجلس بادہ خواری مین بہیجدیا پادشاہ نے اوسکا قصد کیا اوسنے کہا میرا سوال پورا کرو تو مانون کہا مانگ کہا یحییٰ کا سر کاٹ کر طشت مین لاؤ پادشاہ نے کہا تو نے بڑی چیز مانگی کچہہ اور مانگ کہا بس یہی ناچار ایک آدمی روانہ کیا یحییٰ اندر محراب داود علیہ السلام کے کہڑے نماز پڑہتے تہے اوسنے جا کر ضرب لگائی اور سر کاٹ کے لایا وہ سر باتین کرتا تہا یہانتک کہ سامنے بادشاہ کے لا کر رکہا یا وہ یہی کہتے تہے لا یحل لک بادشاہ نے اپنے گہر مین ایک گہرا گڑہا کہود کر وہ سر دفن کر دیا وہان سے خون بہ نکلا اتنا بہا کہ سارا گہر بہر گیا پہر صحن مین بہا پہر گلی کوچے تک پہنچا صبح کو حکم دیا کہ اوس خون پر خاک ڈالدین وہ خاک کے اوپر آگیا یہانتک طغیانی ہوئی کہ فصیل شہر تک پہنچا اور جوش مین تہا آخر اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور اوس دختر و زن اور اونکے توابع کو براہ عقوبت خسف کر دیا ۵

تو ہم شب را بسر کے می بری ای شمع کم فرصت ‖ گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانی را

کہتے ہین فرشتون نے کہا ای رب یحییٰ تو بیگناہ تہے بلکہ کبہی گناہ کا ارادہ تک بہی نہ کیا تہا فرمایا لکنہ احبنی وانا افعل بمن یحبنی ہکذا پہر خردوش بادشاہ بابل نے چڑہائی کر کے بیت المقدس کو ویران کر دیا اور بنی اسرائیل کو نہایت ذلت و احتقار کے ساتہ قتل کر ڈالا ستر ہزار آدمی عوض یحییٰ کے مارے گئے اسی طرح ستر ہزار نفر عوض امام حسین علیہ السلام کے مقتول ہوئے وذلک جزاء الظالمین ۵

اگرچہ حکم تو جاری ست در جہانداری ‖ جفا مکن کہ نہ کاری ست مردم آزاری
منازگرچہ لبت ہمچو غنچہ خندان ست ‖ کہ ہست دیدۂ مظلوم ابر آزاری

محنت عیسی بن مریم علیہا السلام یہ پاپیادہ پہرتے کوئی گہر حرفہ حلیہ
متاع اثاث اسباب ثیاب نرکہتے تہے سیاحت کرتے جہان سورج ڈوب جاتا وہین پڑ رہتے یہود نے
چاہا کہ اونکو مار ڈالین اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو بہیجکر او نکو ایک روزن سے جو اوس گہر
کے تہا طرف آسمان کے اوٹہا لیا جب گہر کا محاصرہ کیا ایک شخص شبیہ عیسی بنگیا اوسکو پکڑ کر
سولی پر چڑہا دیا مریم علیہا السلام کا انتقال بعد عیسی کے ہوا اور بعض نے کہا قبل رفع عیسی
کے حدیث مین خبر دی ہے کہ عیسی آخر زمان مین آسمان سے اوتر کر دجال کو قتل کرینگے صلیب
کو توڑینگے انکا نزول دمشق کے منارہ سفید کے اوپر سے ہوگا ؛

محنت جرجیس علیہ السلام یہ اہل فلسطین مین سے تہے انہون نے بعض
حواریین کو پایا تہا کسائی نے کہا یہ نبی نہ تہے بلکہ ایک عابد مستجاب الدعوۃ اور تاجر مالدار تہے بادشاہ
موصل ایک جبار سرکش عابد صنم تہا اوس بت کو افلون کہتے تہے جو کوئی اوسکو سجدہ نکرتا
اوسکو آگ مین ڈالدیتا انہون نے موصل مین آکر اوس سے کہا ایہا الجبار العاتی اتق
اللہ ولا تتخذ معہ الہا آخر پادشاہ مارے غصہ کے اپنے جامہ سے باہر ہوگیا ایک چوب
کہڑی کی اوس سے انکو باندہا پہر شانہ آہنی سے انکی کہال و گوشت کو چہیلا اوسپر نمک و
سرکہ چہڑکا اور لوہے کی کیلین آگ مین گرم کرکے سر مین ٹہوکین جس سے دماغ بہہ نکلا
اور سولی پر رکہکر دہوپ مین لٹکایا انکو کچہہ الم اور وجع نہوا رات کو فرشتے نے آکر
انکے بدن پر ہاتہہ پہیرا یہ پہر ویسے ہی ہوگئے صبحکو سامنے پادشاہ کے آکہڑے ہوئے
اور کہا ایمان لاؤ اوسنے کہا تو بڑا جادوگر نکلا کہا نہین بلکہ اللہ نے مجکو زندہ کردیا تاکہ تجہپر
حجت قائم ہوجائے تب تو اوسنے انکو آگ مین جلا کر خاکستر کردیا اور راکہہ دریا مین ڈالدی
اللہ نے اوس رماد کو پہر جمع کرکے انکو زندہ کردیا یہ پہر پاس پادشاہ کے پہنچے اور دعوت
الی اللہ کی بادشاہ کو خوف اپنی جان و ملک کا ہوا حکم دیا کہ زمین پر لٹا کر چار آہنی میخون سے
ٹہونک دو اور ہاتہہ پاؤن باندہ کر ایک ستون سنگ سینہ پر رکہو چنانچہ ایسا ہی کیا

رات کو پھر یہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور صبح کو پاس پادشاہ کے پہنچے وہ حیران رہگیا ایک مرد نے
جلسار ملک مین سے کہا ای جرجیس تم یہ کہتے ہو کہ تمہارا معبود مارتا جلاتا ہے بہلا ان قبرون کے
مردونکو تو وہ زندہ کر دے وہان چند قبرین تہین انہون نے دعا کی وہ پہٹ گئین اونمین سے
سترہ آدمی خاک جہاڑتے ہوئے اوٹھہ کھڑے ہوئے جلسار نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
اونمین پانچ عورتین تین بچے باقی مرد تہے ایک بوڑہا آدمی بہی تہا اوس سے پوچہا تجکو مرے
ہوئے کتنی مدت ہوئی کہا چار سو برس پہر وہ لوگ بدستور سور ہے یہ ماجرا زمانہ فترت مین ہوا
پہر آگ اوتری اوسنے سارے شہر کو جلا دیا ❊

محنت شمسون علیہ السلام یہ ایک شخص صالح تہے بنی اسرائیل مین انکو انجیل
حفظ تہی انکے گاؤن والے بت پوجتے تہے یہ تنہا اونسے لڑتے بڑے قوی صاحب بطش
شدید تہے ایک ہزار شہر پر جہاد کیا پہر انکو انکی بی بی نے کہکر باندہا اور ناک کاٹ ڈالی
آنکہون مین سلائی پہیری اور ایک ستون پر لٹکایا لوگ تماشا دیکہتے تہے اونہون نے طرف
آسمان کے سر اوٹہا کر دعا کی اللہ نے انکو تندرست کر دیا بینا ہو گئے وہ شہر ستونون پر بستا تہا
اللہ نے کہا تم دو ستون انمین سے کہینچ لو انہون نے دو عمود کہینچے سارا شہر اوندہا گیا سب
دبکر مر گئے انکی جورو بہی اونہین کے ساتھہ ہلاک ہو گئی ٥

که در زمانه کی اعتبار طرح ستم		خیال بست که خود عبرت زمانه نشد	

محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت کے محن کا احوال کتب
سیر و غزوات مین ابتدا بعثت سے تا وفات تفصیل وار لکہا ہے جس دن سے مبعوث ہوئے
تا آخر حیات سارا زمانہ تحمل اذی و محن مین گذرا یہ محن ہر طرح کے تہے نفس و مال و اولاد و اصحاب
و اہل بیت و غیرہم کے الغرض نوع بشر مصداق اس خبر کی ہے ولقد خلقنا الانسان فی کبد
دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے کہ جسکو کچہہ نہ کچہہ تکلیف نہ پہنچی ہو خصوصًا انبیا و مرسلین
اور طایف مومنین و مسلمین پہر جو شخص یہ اندیشہ کرے کہ مین دنیا مین آرام سے بسر کرون

مجکو کوئی ایذا نہ پہنچی اور کوئی درد و الم نہ ستائے تو وہ جاہل ہے انسان کبہی ہموم و غموم و اسقام و آلام و احزان سے خالی نہین ہوتا ہے روز ولادت سے تا وفات جو احوال اوسپر گذرتے ہین اگر اونپر تامل کرے تو معلوم کرلے کہ یہ تمنا محض ہوس ہے اللہ تعالی خالق عباد و افعال عباد و فعال مایرید ہے اوسکی قضا کا کوئی رد کرنے والا اور اوسکے حکم کا کوئی پیچہے ڈالنے والا نہین ہے اہل ایمان ہر بلا و مصیبت پر صبر جمیل کرکے اجر جزیل حاصل کرتے ہین اور کفار جزع و فزع کرکے عاقبت و بیل مول لیتے ہین بلکہ عرفا باللہ ہمیشہ مصیبت پر شاکر ہوتے ہین اور نعمت پر صابر کیونکہ وہ جانتے ہین کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر چند روز کی تکالیف والم پر جب دولت پایدار و راحت جاوید ملے تو وہ شخص بڑا احمق ہے جو کہ پہر مصائب و آفات پر تصبر نکرے ہان قبل اسکے کہ بلا مین مبتلا ہو یا کسی آفت مین گرفتار ہو جائے تو اللہ پاک سے ضرور استغاثہ واسطے اوسکی دفع کے کرے کیونکہ اللہ و رسول نے ہمکو یہ کام تعلیم کیا ہے اور وعدہ کشف عنہ کا فرمایا ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون اللهم یا ارحم الراحمین نسألك العفو والعافیۃ فی الدنیا والدین

باب بیان مین محن خلفا و اہل بیت و ائمہ اسلام کے

پہلے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین مکہ و مدینہ مین جتنے محن حضرت پر آئے یہ سب مین شریک حال رسالت تہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ صاحب فی الغار تہے پہر محنت قتال اہل ردت پیش آئی اوسمین بہی ثابت قدم رہے پہر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے اونکو ابو لولو غلام مغیرہ نے خنجر دو دم سے تین زخم مارے یہ غلام مجوسی تہا یہ زخم کتف و خاصرہ مین لگا تہا شہید ہو گئے پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو اندر گہر کے محاصرہ کرکے قتل کر ڈالا یہ انکی محنت تہی پہر علی مرتضی رض کو ابن ملجم لعین نے اندر نماز کے زخمی کیا وہ اس محنت مین

شہید ہوئے قصہ شہادت خلفاء ثلثہ کا قربانی نے لکھا ہے اور بعض نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ زہر سے مارے گئے ؛

محنت امام حسن علیہ السلام انکو انکی بی بی جعدہ بنت اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تھا بعد وفات کے جب سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نکن نرضاك للحسن افنرضاك لانفسنا وہ خسر الدنیا والآخرہ ہوگئی

محنت امام حسین علیہ السلام انکا قصہ پر غصہ ایک دفتر ہے جسکا خلاصہ کتاب سر الشہادتین مین لکھا ہے یہ کہ کربلا مین ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے مع ہمراہیان شہید ہوئے انکے قتلہ وہی لوگ تھے جو آپکو مسلمان کہتے تھے جب نام کے مسلمان اولاد فاطمہ رضی بضعہ رسول سے اسطرح پیش آئے حالانکہ اونکا زمانہ عہد نبوت سے بغایت قریب تھا تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر باحصہ سے ایسے مسلمانون کے ہر زمانہ مین تکلیف پہنچی تو کیا بعید ہے ٥

اترجوا امۃ قتلت حسینا		شفاعۃ جدہ یوم الحساب	

لکن اللہ تعالی نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے بہت جلد انتقام لیا بعد شش ماہ کے یزید مر گیا اور ستر ہزار آدمی جو اوس معرکہ کربلا مین شریک یا راضی بقتل تھے مارے گئے اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید مستحق لعنت ٹھیرا ٥

کہ کرد در ہمہ عالم کمان ظلم بزہ		کہ تیر لعنت جاوید در النشانہ نشد	

محنت امام علی بن حسین علیہما السلام یہ سنہ ۹۵ ہجری مین بعمر ۵۷ سال مسموم مرے انکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوا کر مار ڈالا ؛

محنت امام محمد بن علی باقر علیہ السلام انکی وفات سنہ ایک سو سترہ مین بعمر ۵۸ سال ہوئی بہ زمانہ ابراہیم بن ولید مین مسموم مرے ؛

محنت امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام انکی وفات سنہ ۱۴۸

ہین بعمر ۴۶ سال ہوئی یہ زمانہ منصور مین مسموم مرے ودفن بالبقیع فی القبر الذی دفن فیہ ابوہ وجدہ وعم جدہ فللہ درہ من قبر ما اکرمہ واشرفہ اکثر اہل بیت مین اکثر اہل بلا گذرے ہین ہر زمانہ مین اونکے سر پر طرفہ ملوک کے ابر محنت برسا کیا کوئی قتل ہوا کوئی محبوس رہا کسیکو زہر دیا گیا کوئی شہر سے نکالا گیا ظلمہ فجرہ نے اپنی سلطنت کے لیئے صدہا مصائب اونپر ڈالے انا للہ ؀

ستیزہ کار ئی بیداد گر نگر کہ بجہل	رسانداز پی یک سود صد زیان بکسے

حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلعم

انکو وحشی بن حرب حبشی غلام جبیر بن مطعم نے بطمع آزادی خود قتل کیا تہا جب اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا یا وحشی غیّب عنی وجہک فلا اراک معلوم نہین کہ سند اسکی کیسی ہے بہرحال حمزہ سید الشہدا ہین بلسان نبی آخر الزمان پر رضی اللہ عنہ ؀

بے لطفی بحال تو دیدم کہ سوختم	وحشی نگر کہ از تو چہ تقصیر آمدہ ست

ف خلفاء بنی امیہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو شام مین تہے یہ چودہ ۱۴ نفر ہین مدت انکے خلافت کی کچہ اوپر اسّی برس تہی یعنی ہزار شہر اول خلفاء انکے معاویہ بن ابی سفیان ہین رضی اللہ عنہ انکے پاس کچہ موی مبارک نبوی تہے اور کچہ ناخن تراشیدہ مرتے وقت وصیت کی کہ منہ اور آنکہون مین اونکو رکہدین اور ثوب رسول خدا صلعم مین دفن کردین پہر کہا افعلوا ذلک دخلوا بینی وبین ارحم الراحمین ہمکو اونپر خفا ہونا نچاہیے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا یہ صحابی اور خسر پورہ آنحضرت صلعم تہے رتبہ صحابیت فوق جمیع مراتب فضیلت ہے اس رتبہ کا حفظ کرنا علامت صحت ایمان ہے وللہ الحمد ؀

حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

انکے باپ عشرہ مبشرہ مین تہے انکی مان اسماء صاحبزادی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہین حجاج بن یوسف نے بحکم عبد الملک بن مروان چالیس ہزار نفر کے ساتھ انپر چڑہائی کی اور مکہ معظمہ کا

محاصرہ کرلیا چار ماہ تک اپر منجنیق برسائی یہانتک کہ یہ شہید ہوئے انکا سر کاٹ کر پاس عبدالملک کے بہیجا اور انکو سولی پہ چڑہایا اور سرنگون لٹکایا پہر انکی مان کے پاس آکر تعزیت کی اونہون نے کہا لقد افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک ولا ضیر ان اللہ اکرم علی بیدیک وقد اهدی رأس یحیی بن زکریا الی بغیۃ من بغایا بنی اسرائیل پہر بعد ایک سال کے دفن ہوئے کیونکہ یہ حق پر تہے اور مخالف انکا باطل پر انکی جان اللہ کی راہ مین اللہ کے گہر مین گئی

	گر نثار قدم یار گرامی نکنم	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ٥	

نحوست ایام ولید بن عبدالملک اسکے زمانہ مین طاعون جارف آیا مدت قلیل مین تین لاکہہ آدمی مر گئے اوسی سال حجاج بہی مرا ولید بڑا جبار ظالم تہا جب اوسکو قبر مین رکہا زمین کو اپنے پاؤن سے ٹہوکر مارتا تہا اور اوسکے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے بندہ گئے نسئال اللہ العافیۃ ونسئالہ خاتمۃ الخیر ٥

	ای شاہ چہ گوئی چو بپر سند از تو	جائی کہ بہ ترسی و نپرسند از تو	

نحوست ولید بن یزید بن عبدالملک صاحب کوکب الملک نے کہا ہے کہ وہ اس بلا مین مبتلا تہا اقل بلیہ یہ تہا کہ ناف سے بول کرتا تہا کثرت فسق سے لوگ اوسکو دشمن رکہنے لگے اہل دمشق نے اوسکے معزول کرنے پر اتفاق کیا اوسکے ابن عم یزید ناقص کو بلا کر ولید کے گہر کا محاصرہ کیا اور بہت بری طرح اوسکو قتل کرکے سر اوسکا اونکی فصیل شہر پر لٹکا دیا +

نحوست ابراہیم بن ولید مذکور جب سفاح نے بنی امیہ کو قتل کیا تو یہ بہی مارا گیا تیرہ ۱۳ شب خلیفہ رہا پس بس ٥

	کوکب بخت مرا ہیچ منجم نشناخت	یارب از مادر گیتی بچہ طالع زادم	

نحوست مروان حمار آخر خلفاء شامیہ بنی امیہ اسکے وقت مین سفاح ظاہر ہوا اوسنے بنی امیہ کو جا بجا قتل کیا یہانتک کہ مروان کو بہی قتل کیا پہر بقیہ السیف

اونکی طرف بلاد مغرب کے نکل گئے عبد الرحمن بن معاویہ پہلا خلیفہ انکا اندلس مین ہوا تاریخ وانی مین انکی تصویر ہے طویل خفیف العارضین نحیف آدمی تھا +

محنت سلیمان بن ابی الحکم ملقب بمستعین باللہ جیران سقا مری نے چڑھائی کر کے انکو قید کر لیا پھر مع پسر و برادر قتل کر ڈالا پھر ہشام بن محمد ملقب بمعتمد باللہ پر خلافت بنی اُمیہ کی بلاد اندلس مین ختم ہوگئی وکان امر اللہ قدرا مقدورا ٥

	خرقہ پوشان دگرمست گذشتند ولے	قصۂ ماست کہ بر ہر سر بازار بماند	

ف انکے بعد خلفاء عباسیہ ہوئے یہ عراق مین تھے ۳۷ خلیفہ ہوئے پانسو چھبیس برس انکی خلافت رہی یہ قسم اول خلفاء ہے دوسری قسم کے وہ خلفاء ہین جنہون نے مصر مین اقامت کی یہ پندرہ خلیفہ تھے مدت انکی دوسو پچپن و نصف سال ہوئی خلیفہ اول عراق عبد اللہ سفاح تھے پر پوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے انہون نے ساری قبور خلفاء بنی اُمیہ کھود کر استخوان اونکے آگ مین جلا دئے اور گوشت کتون کو کھلا یا اور جستجو کر کے ایک ایک کو قتل کر ڈالا انکے بعد ابو جعفر منصور نے بغداد آباد کیا پھر محمد مہدی خلیفہ ہوئے وہ مسموم مار گئے پھر ہادی خلیفہ ہوئے اونکو بھی زہر دیکر مارا پھر محمد امین خلیفہ ہوئے اونکو ایک قوم عجم نے وقت شب کے تلوار سے ذبح کیا اور پشت سے سر تک چیر ڈالا اور سر کو ایک دیوار باغ پر لٹکا دیا اور جسد کو ایک رسّی سے باندھکر اور گھسیٹ کر پھینکدیا انکی مان زبیدہ تھین

محنت متوکل علی اللہ ترک انسے منحرف ہو گئے اور قتل کرنے پر اتفاق کیا چنانچہ جوف شب مین پانچ نفر مجلس لہو مین گھس آئے اور اونکو مع اونکے وزیر فتح بن خاقان کے قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۲۴۷ھ مین ہوا +

محنت مستعین باللہ انہون نے خود آپکو خلع کر کے معتز بن متوکل کو خلیفہ کر دیا ۲۵۲ھ شہر واسط مین مقید کر کے رکھے گئے پھر معتز نے اونکو قتل کروا ڈالا ٥

	برنخیزم ز سر کوی تو تا جان دارم	ور سد کاری جان از سر جان برخیزم	

محنت مہتدی باللہ انکو جب بمقابلہ اتراک شکست ہوئی تو پکڑ کر انکے خصیے ملدے لیے یہانتک کہ مرگئے ٭

محنت معتمد علی اللہ یہ زہر سے مارے گئے یا خواب مین انکو اندر انبساط کے گہونٹ کر مار ڈالا انکی موت ناگہان ہوئی ٭

محنت قاہر باللہ انکو انکے وزیر ابن مقلہ نے تمیض و حبس و خلع کرکے آنکہونمین گرم سلائی پہیر دی جس سے آنکہین رخساروں پر بہہ گئین یہ حرکت سب سے پہلے انہین کے ساتہہ کی گئی یہ واقعہ سنہ ہ مین ہوا مسعودی نے اخبار الزمان مین کہا ہے کہ ان القاہر اخذ و عذب بانواع العذاب بعد ما خلع و سملت عیناہ **حکایت** ایک شخص نے کہا مینے جامع منصوری بغداد مین ایک نابینا کو دیکہا کہ ایک پرانا جبہ پہنے ہوئے تہا جسکا ابرہ نہ تہا فقط استر باقی رہگیا تہا وہ کہتا تہا ای لوگو مجہکو صدقہ دو کل مین امیر المومنین تہا آج مین منجملہ فقراء مسلمین کے ہون مینے پوچہا یہ کون ہے کہا قاہر باللہ و فی ھذہ الحکایۃ اعظم عبرۃ لمن اعتبر نعوذ باللہ من سخط و زوال نعمۃ خلیفہ راضی باللہ نے کیا خوب کہا ہے

کل صفو الی کدر	کل امر الی حذر
ومصیر الشباب	للموت فیہ والکبر
مرد مر المشیب من	واعظ ینذر البشر
ایہا الامل الذی	تاہ فی الجہل والغرر
این من کان قبلنا	ذہب الشخص والاثر
رب فاغفر خطیئتی	انت یا خیر من غفر

محنت متقی باللہ جب اتراک بغداد پر مستولی ہوگئے تو انکو خلع کرکے انکی آنکہونمین سلائی پہیری پہر پچیس برس تک قید رہکر مر گئے ٭

محنت مستکفی باللہ انکو معز الدولہ بن بویہ نے تخت پر سے کھینچکر گلے مین عمامہ ڈالکر زمین پر گھسیٹا پھر معزول و نابینا کر کے قید رکھا بغداد مین تین خلیفہ نابینا جمع ہو گئے ✤

محنت مقتدی بامر اللہ سلطان ملک شاہ سلجوقی نے اسنے کہا تم بغداد کو میرے لئے چھوڑ دو اور جس شہر مین چاہو چلے جاؤ انہون نے مہلت ایک ماہ کی مانگی ندی یہانتک کہ شمس النہار اونکی کنیز نے اونکو زہر دیکر مار ڈالا ✤

محنت مسترشد باللہ انکو سترہ نفر باطنیہ نے جمع ہو کر اندر خیمہ کے مع ایک جماعت کے مار ڈالا یہ مراغہ مین سنہ ٥٢٩ھ مین قتل کئے گئے ✤

محنت مستعصم باللہ یہ آخر خلفاء عباسیہ عراق ہین انکا وزیر مؤید الدین علقمی رافضی تہا اوسکے اشارہ سے تتار نے بغداد پر چڑہائی کی ایسا حادثہ ابتداء خلق عالم سے اوسوقت تک نہوا تہا وزیر نے خلیفہ کو دہوکا دیا اور پاس ہلاکو کے لیگیا خلیفہ کے دوش پر چادر نبوی اور ہاتہ مین قضیب تہی ایک جماعت علما و اعیان ہمراہ خلیفہ کے گئے تہے ہلاکو نے خلیفہ کو ایک خیمہ مین تہرا اوتارا پھر وزیر نے بقیہ علما و فقہا کو بلایا جو گروہ آتا جاتا اوسکی گردن ماری جاتی یہانتک کہ جملہ طوائف اہل علم و فقہ قتل کئے گئے ✤

آسمان کشتی ارباب ہنر می شکند	تکیہ آن بہ کہ برین بحر معلق نکنیم

پھر بغداد مین قتل عام ہوا چالیس دن تک خونریزی ہوا کی فبلغ القتلی الف الف وثلثمائة الف اس قتل سے کوئی نہ بچا مگر جو اندر چاہ وغیرہ کے چھپ رہا پھر خلیفہ سے چادر و قضیب لیکر ایک طبق نحاس مین رکہکر جلا دی اور خاک اوسکی دجلہ مین ڈالدی اور خلیفہ اور اونکے ولد کو ایک خرجی مین رکہکر پیس ڈالا وہ بہوکے پیاسے مار گئے یہ واقعہ سنہ ٦٥٩ھ مین روز چہار شنبہ چہار دہم ماہ صفر کو ہوا عمر خلیفہ کی چار ماہ پنجاہ سال تہی پھر بقیہ اولاد خلیفہ کو قتل کیا اور دختران خلیفہ کو قید کر لیا اور بیت الخلافہ سے

قریب ایکہزار برس کے گرفتار ہوئین خاتمہ دولت عباسیہ کا عراق مین ہوکر ملک اونکا زائل ہوگیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار جملہ ایام اونکی خلافت کے ملک عراق مین پانسو چوبیس برس ہین ۵

خلت المنابر والاسرة منهم		فعليهم حتى الممات سلام	

ذہبی کہتے ہین ما اظن ان الخلیفة وہم كانت بلیۃ عظیمۃ لم یصب الاسلام بمثلہا وزیر علقمی جسنے یہ کام کیا تہا اوسکو بہی طرفسے تتار کے نہایت درجہ کی ذلت وخواری نصیب ہوئی ہلاکو نے اسکو اپنے سامنے بلاکر بہت کچہ ملامت وسرزنش اوسکے سوء فعل پر کی پہر اوسکو بہت بری طرح قتل کیا وللہ الحمد چاہ کنندہ را چاہ درپیش کہ کرد کہ نیافت **ف** دوسری قسم خلفاء عباسیہ کی وہ ہے جو کہ بعد قتل مستعصم باللہ کے مصر مین مقیم ہوئے یہ پندرہ نفر ہین انکی مدت خلافت دوسو پچپن ۲۵۵ و نصف سال تک رہی پہلے خلیفہ انکے مستنصر باللہ ہین انکے بعد حاکم بامر اللہ ہوئے انکے زمانے مین غازان بن ارغون بن اباقا بن ہلاکو نے دمشق پر چڑہائی کی ایک ملحمہ عظیمہ واقع ہوا تتار نے داخل دمشق ہوکر نہب وسبی وقتل واحراق کیا سارا شہر ویران کردیا اوس رات خلق عجب حالت مین تہی جسکو اللہ ہی جانتا ہے لوگ بہوکے پیاسے برہنہ تن سر پا مین ہلاک ہوئے فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن قلعہ دمشق لٹنے سی بچگیا

گنج شاہی دہند دونان را	۵	بہ ہنر پیشہ نیم نان ندہند	
سفلہ بر صدر واہل دانش را		بغلط رہ بر آستان ندہند	

سنہ ۷۳۶ مین جب مستکفی باللہ خلیفہ تہے سلطان نے خلیفہ کو پکڑ کر برج مین قید کیا تہا پہر اونکو مع اونکی اولاد واہل کے طرف شہر قوص کے نکالدیا یہ سب قریب سو نفر کے تہے یہ اوسی جگہ مر گئے انا للہ

محنت مستعین باللہ مؤید نے انکو خلافت سے اوتار دیا اور لوگون کو منع کردیا کہ اونکے پاس نجاوین وہ تا دم مرگ اسکندریہ مین رہے یہانتک کہ طاعون مین شہید

ہوئے انکے بعد معتضد باللہ خلیفہ ہوئے ایک جماعت اہل طب نے اونکو مختل العقل ٹھہراکر بیمارستان
مین رکہا یہانتک کہ وہ مرگئے بعد انکے خلیفہ متوکل علی اللہ ہوئے اونپر خلافت عباسیہ مصر
کی ختم ہوگئی یہ سب خلفا نسل ابی جعفر منصور سے تہے عمر و عثمان پسران متوکل مذکور کا وظیفہ
خزانہ عثمانیہ سے مقرر ہوگیا وکان امر اللہ قدرا مقدورا بعدہ زمانہ دولت عبیدیین کا آیا یہ
فاطمیین کہلاتے تہے ابتدا انکی دولت کی مغرب مین ۲۹۷ھ سے ہوئی پہر ۵۶۷ھ مین منقرض
ہوگئی مدت انکے ملک کی دوسو ستر برس ہے یہ چودہ نفر ہین تین مغرب مین گیارہ شام و مصر
مین قرمانی رحمہ نے ذکر انکا اسماء مع حوادث روزگار کے کیا ہے یہ آپکو علوی کہتے تہے لیکن
کوئی اہل علم اس نسب کا قائل نہ تہا جہال انکو فاطمیین کہنے لگے یہ اصل مین یہودی تہے
انہین حاکم بامر اللہ کے وقت مین عجیب بلا اہل اسلام پر آئی کہ اوسنے بہیجا اہل علم کو قتل
کرڈالا ابواب مساجد پر سب صحابہ لکہے نماز تراویح کا پڑہنا دس برس تک بند کردیا مدارس
بناکر علماء و مشائخ جمع کیے پہر اون سب کو قتل کیا اور مکان کو اونپر گرادیا پہر انجام کو وہ بہی
قتل کیا گیا ولله الحمد ۵

ای ظالم از دعای بد ایمن مشو کہ شب	گریان دعا کنند کہ خون از دعا چکد

ف بعد عبیدیین کی دولت بنی ایوب ملوک مصر و شام کی آئی یہ دس نفر تہے گیارہ مرد
ایک عورت یہ دولت ایک شاخ تہی بنی زنگی کی انکا ملک اسّی برس رہا یہ لوگ قامع اہل
شرک و ازلام تہے ولله الحمد اول ملک انہین کے صلاح الدین یوسف ملقب بملک ناصر تہے اور
آخر ملوک ملک صالح حاجی وبہ انقرضت الدولة الترکیة پہر مصر و شام مین حکومت چراکسہ
کی ہوگئی ابتدا اس دولت کی ۷۸۴ھ سے ہے اور انقراض ۹۲۲ھ مین ہوا مدت ملک ۱۲۸ سال
۲۳ نفر حاکم ہوئے اولہم الملك الظاهر سيف الدين برقوق پہر سلطان سلیم خان نے
مصر لیلیا ... باقی آخر ملوک چراکسہ مصر طرف بیابان کے بہاگ گیا ایک شیخ عرب اوسکو سامنے
سلطان سلیم خان کے لایا سلطان نے اوسکو سولی پر چڑہادیا وبہ انقطعت الچراکسة ۵

حشمت ببین و سلطنت گل که گسترد — فراش باد هر ورقش را بزیر پے
بگذر ز کبر و ناز که بر بید روزگار — جیب قبای قیصر و طرف کلاه کے
بر مهر چرخ و عشوهٔ او اعتماد نیست — ای وای بر کسی که شد ایمن ز مکر وے

وهذا شان الدنیا فی ابنائها تتقلب بهم وتتحول عنهم فسبحان من لا یزول ملکه ف خلفاء اسلامیہ کے تین طبقات ہین وہ سب قریش تہے نسل اسمعیل علیہ السلام سے پہلے خلفاء راشدین آخرهم الحسن بن علی رضی اللہ عنہ دوسرے خلفاء امویہ تیسرے خلفاء عباسیہ انکے زمانہ خلافت مین بہت سے ملوک وسلاطین کے طوائف متفرقہ ہو گئے خلیفہ وہ ہوتا جو حق سے لے اور حق مین صرف کرے ملک وہ ہے جو کہ لینے اور صرف کرنے مین کچہہ پروا نکرے کہ کہان سے لیا اور کہان دیا سلطان وہ ہے جسکے ماتحت اور پادشاہ ہون اور اقل عسکر اوسکا دس ہزار سوار ہون اور چند ملک کا مالک ہے اور کئی شہروں مین اوسکے نام کا خطبہ پڑہا جائے ف خلافت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰة والتحیہ کا قاعدہ یعنے دار الخلافت زمانہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ تک مدینہ منورہ تہا پہر زمانہ علی بن ابیطالب مین کوفہ دار الخلافت

همسایه چون بسوختن ما رضا نداد — رفتیم و در محلهٔ بیگانه سوختیم ہ

کبہی وہ بصرہ مین بہی جا رہتے تہے یہی حال امام حسن کا تہا قرمانی سحر کہتے ہین وسیتخلف ہا قاعدة لخلافة الامام الخاتم المهدی علیه الرضوان فی آخر الزمان پہر زمانہ معاویہ مین دمشق قاعدہ خلافت ہوا اور تا آخر دولت امویہ قائم رہا جب دولت بنی العباس کے آئی سفاح شہر انبار مین رہے پہر منصور نے بغداد بنایا ایام معتصم تک یہی جگہ دار الخلافت رہی جب معتصم نے سُرّ من رای بنایا تو وہان جا رہا پہر عود خلافت کا بغداد مین تا وقعہ تتار ہوا پہر وہان سے خلافت مصر مین آئی ہ

یوماً بحزوی ویوماً بالعقیق و — بالعذیب یوماً یوماً بالخلیصا

پہلے شہر بخارا قاعدہ سلطنت بنی ساسان ٹہیرا پہر شہر غزنہ زمانہ محمود بن سبکتگین

مین دارالسلطنت ہوا پھر زمان دولت سلجوقیہ مین شہر ہمدان دارالامارۃ قرار پایا پھر زمانہ ملوک خوارزم شاہیہ مین بلدہ خوارزم ہوا پھر زمان ملک عادل نورالدین شہید مین اول دمشق قرار پایا پھر زمانہ صلاح الدین ایوبی مین مصر ٹھیرا پھر زمان اتراک وچراکسہ مین مصر مقرر رہا پھر زمانہ سلطان سلیم خان سے انتقال قاعدہ سلطنت کا طرف قسطنطنیہ کے ہوا چنانچہ اب تک اوسی جگہہ ہے ایدّھا اللہ وابدھا فانظر تقلب قواعد الخلافۃ والسلطنۃ من بلد الی بلد بتنقل الزمان والاوان واللہ وارث الارض لا رب سواہ ولا نعبد الا ایاہ

شعر

	سلطنۃ الدھر ھکذا دول		فعز سلطان من یداولھا

وللہ در من قال

شعر

	ما اختلف اللیل والنھار ولا		دارت نجوم السماء فی فلک
	الا النقل السلطان من ملک		قد نال سلطانہ الی ملک
	وملک ذی العرش دائم ابدا		لیس بفان ولا بمشترک

ف خلافت بنی طباطبا علویہ حسنیہ ۱۹۹ھ مین ہوئی سات نفر نے حکمرانی کی ہادی محمد پر انقراض ہوگیا دولت طبرستانیہ دو حصہ حسنیہ وحسینیہ سے فقط تین نفر نے بنی الحسن سے اور تین نفر نے بنی الحسین سے خلافت کی پس بس مکہ مکرمہ مین آغاز دولت حسینیہ کا ۲۵۱ھ زمانہ مستعین سے ہوا اب شرافت مکہ تحت حکم سلطان قسطنطنیہ ہے ف یمن مین بزمانہ خلیفہ مامون دولت بنی زیاد قائم ہوئی یہ لوگ قامع حزب اشراک والسجاد تھے دو سو چار برس تک اونکی سلطنت رہی پھر آل نجاح نے تسلط کیا یہ طریقۂ فاطمیہ پر تھے کچھ اوپر ایک سو دس برس تک حکمران رہے پھر مہدی حمیری غالب آیا یہ خارجی تھا پھر شرفاء زیدی المذہب نے یمن کو لیلیا ۹۵۳ھ سے ابتک وہ باقی تھے اب یمن سائل ملک خاصہ سلطان قسطنطنیہ ہوگیا ہے قرمانی رحمہ نے احوال طوائف ملوک اسلام کا اور ذکر چنگیز خان وتیمور لنگ وسلاطین اسلامیہ

شوم کا تفصیل وار لکہا ہے اور سلطان احمد خان تک ختم کیا ہے اور جو آفات وقتال افراد ملوک مذکورین پر گذرے اونکو بہی بیان کیا ہے وہ سب حالات عبرت انگیز ہین پہر کہا ہے کل من ذکرناہ من الملوك والاکابر آبا وہم الزمان الغابر الی ان لم یبق منہم دیار ولا نافخ نار فابید کلہم وابیروا فالحکم للہ العلی الکبیر فکاین من ملك ملك اقطار العالم و دانت لہ کافۃ الامم وبنوا مشیدا واملوا بعیدا وحسبوا ان لا تبید ہذہ ابدا حاق بہم ریب المنون وحیل بینہم وبین ما یشتہون فاصبحوا مثل طیف خیال سار کان لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بادوا جمیعا وانقرضوا سریعا فنسیت اخبارہم ودرست آثارہم فلم یبق لہم حدیث یروی الا تاریخ یتلی لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون بیدہ ملکوت کل شئ والیہ ترجعون انتہی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہست درین بادیہ دیو لاخ — خانۂ دل تنگ وغم دل فراخ
ہر کہ درین بادیہ با طبع ساخت — چون جگر افسردہ چو زہرہ شگافت
ہر کہ درین خانہ کند خوابگاہ — یا سرش از دست رود یا کلاہ

قال اللہ تعالی وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا الحاصل یہ دار ناپائدار لائق دلبستگی واعتبار کے نہین ہے اس گہر مین کسی کو زمانہ سازگار نہین ہوا اور نہ ہوتا ہے یہ جگہہ اس قابل نہین ہے کہ کوئی عاقل اوسپر معتمد ہو یا اوسکے حوادث سے ضیق نفس حاصل کرے ؎

دنیا بہ نزد آنکہ پریشان کنی دلے — زنہار بد مکن کہ نکردست عاقلی
دنیا مثال بحر عمیق ست پر نہنگ — آسودہ عارفان کہ گرفتند ساحلی

ولنعم ما قیل ؎

سپہر بشدہ پیوندی ست خون افشان — کہ ویزہ اش سر کسری وتاج جمشید ست

مجوی عیش خوش از دور واژگونہ سپہر | کہ صاف این سر خم جملہ دردی آمیز است

واللہ در القائل ؎

از فتنہ این زمانہ شور انگیز | برخیز و مہر جا کہ تو اسنے بگریز
ور پاسے گریختن نداری بارے | دستے زن و در دامن خلوت آمیز

انما الدنیا فناء | ؎ | لیس للدنیا ثبوت
انما الدنیا کبیت | | نسجتہ العنکبوت

اللھم احینا مسلمین وامتنا مومنین ؎

باب بیان مین محن خلفا و سلاطین و اولیا دین کے

شعرانی رح نے کتاب منن کبری مین کہا ہے قد حبب لی ان اذکر لک جماعۃ من الصحابۃ والتابعین والخلفاء الراشدین ومن بعدھم الی عصرنا ھذا قتلوا ظلما وعدوانا فضلا عن کونھم اوذوا فی ابدانھم واعراضھم واموالھم لتتاسی بھم انتھی پھر لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسموم مرے ۲ عمر رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے ابولولوہ غلام مغیرہ نے ایک خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تھے ۳ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرارت کرتے تھے اونکو گھیر پہلے پتھر مارے وہ منبر سے بیہوش ہوکر گرے اسیطرح اور لوگون پر اتنے پتھر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گہر مین اوٹھا لائے جب مر گئے تو اوسی جامہ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کر دیا ۴ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مقتول مرے عبدالرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ اونکی پیشانی پر ماری اوسکو پکڑ لیا اور بعد موت علی رضی اللہ عنہ کے قتل کیا

۵ حسن بن علی کو اونکی بی بی نے باغوا ایک جماعت طرفدار معاویہ کے مسموم کیا اوس سے یہ وعدہ تہا کہ معاویہ تجہسے نکاح کر لینگے جب اوسنے زہر دیدیا تو نکاح نہ کیا ۶ حسین رضی اللہ عنہ مقتول مرے پہلے تیرون سے زخمی کیا پہر سر کاٹا پہر لاش کو گہوڑون سے روندا اونکے قتل ہونیسے مدینہ مین لوٹ اور کشت و خون ہوا کہتے ہین کہ اوس واقعہ مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت بغیر زوج حاملہ ہو گئی اور ایک ہزار کواریان خراب کی گئین ۷ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مین مقتول ہوئے اونکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے اونکے سر کو پہرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈہا دیا ۸ امام زین العابدین مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے ۹ اسی طرح زید بن حسین مقتول و مصلوب ہوئے ۱۰ اسیطرح حسن والد سیدہ نفیسہ ۱۱ اسیطرح جعفر صادق ۱۲ اسی طرح محمد باقر ۱۳ اسی طرح موسی کاظم ۱۴ اسیطرح حسن عسکری ۱۵ اسیطرح ابراہیم بن زید جنکے ساتھ ہوکر امام مالک لڑے تہے انکا سر مصر مین لایا گیا اور بعد تجرلیس کے خارج مطریہ دفن ہوا ۱۶ اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کر کے تنور مین جلا دیا ۱۷ عمر بن عبد العزیز مسموم مارے گئے ۱۸ ہشام بن عبد الملک کی قبر کہود کر اور لاش نکال کر سولی پر چڑہائی گئی حالانکہ وہ صاحب صلاح و دین و ورع تہے ۱۹ ولید بن یزید بن عبد الملک کو قتل کر کے سر کاٹا لکن وہ فاسق تہا ایک فسق اوسکا یہ تہا کہ اوسنے ایک جاریہ مست کو باہر لا کر امام بنا کر لوگون کو نماز پڑہوائی اور مصحف کو پہاڑ ڈالا ہمنے ذکر اوسکا اسجگہ اسلیے کیا کہ وہ خلیفہ تہا مع ذلک وہ اپنے دین مین مبتلا ہوا یہ ابتلاء بلاء ابدان و اعراض سے سخت تر ہے ۲۰ مروان بن محمد بن مروان کو جو کہ آخر خلفاء بنی امیہ تہا دمشق و عراق مین قتل کر ڈالا ۲۱ ابو مسلم خراسانی مقتول مارا گیا اوسکو خلیفہ منصور بانی بغداد نے جو کہ پدر جملہ خلفاء عباسیہ ہے قتل کر ڈالا ابو مسلم نے اوسکو قبل خلافت کے امر معروف کیا تہا اوسکا یہ بدلا لیا ۲۲ امیر المومنین محمد امین بن ہارون رشید کو بہوکا پیاسا قتل کیا اور سر کاٹ کر تجرلیس کی یہ خلیفہ سوم تھا بعد علی و

حسین علیہما السلام کے بنی ہاشم مین سے ۲۳ متوکل مقتول ہوا حالانکہ مظہر سنت ممیت
بدعت تہا اور اوسنے قائل خلق قرآن کو عقاب کیا تہا اوسکے فرزند منتصر نے اوسکو قتل کرایا
تاکہ بعد اوسکے خود خلیفہ ہو ۲۴ خلیفہ مستعین باللہ کو قتل کرکے سر کاٹا حالانکہ پہلے اس سے
خلع کرکے واسط مین حبس کیا تہا معتز باللہ نے اوسکو قتل کرایا جب قاتل اونکے سینہ پر
گردن کاٹنے کو بیٹہا تو اونہون نے رو کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انّ
محمدا رسول اللہ ؐ

نقد روان خویش نثار تو میکنم		جان که هست در سر کار تو میکنم	

۲۵ خلیفہ معتز باللہ کو اندر حمام کے آب گرم مین غوطہ دیکر مارا اس غوطہ دہی سے پہلے اونکے
سر کو پہوڑا تہا اور منہ پر دیا بسیں ماری تہی اور چند روز تک دہوپ مین بٹہایا تہا ۲۶
مہتدی کو قتل کیا حالانکہ اونہون نے روز ولایت خلافت سے کبہی دن کو افطار نہ کیا بقل
دخل پر افطار کرتے ایک جبہ و عبا تہا جسکو وقت شب پہنکر نیچے زمین کے تنہا نہین
جاتے وجہ اونکے قتل کی یہ تہی کہ اونہون نے اپنے حواشی کو مظالم سے منع کیا تہا اسلئے
ایک حیلہ بناکر اونکو قتل کر ڈالا ۲۷ خلیفہ ابن المعتز کو پہلے چند روز تک محبوس رکہا پہر
گلا گہونٹا ایسی ذلت و خواری سے مارا جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے انکو مقتدر نے قتل
کرایا ۲۸ جسطرح کہ حسین بن منصور حلاج کو بہی اوسی نے ۳۰۹ھ مین قتل کیا تہا ۲۹
مقتدر کو باتفاق وزیر پہلے سر پر تلوار ماری اونہون نے قاتل سے کہا ویحک انا الخلیفۃ
اوسنے کہا مین جانتا ہون کہ تم خلیفہ ہو پہر تلوار سے ذبح کیا پہر اونکے سر کو ایک نیزہ پر رکہا
اور سارے کپڑے لتے بدن کے اوتار لئے وہ برہنہ رہگئے گہاس سے اونکو چہپایا اونہین
کے ایام خلافت مین عدو خدا ابو طاہر قرمطی ہجر سے مکہ مین آیا اور خونریزی کی اور حجر اسود کو
ہجر لیگیا خانہ خدا برہنہ رہا دروازہ کعبہ اوکہیڑ ڈالا بعض مقتولین کو چاہ زمزم مین ڈالدیا
پہر بلاد ہجر مین عود کیا مکہ مین دن ترویہ کے داخل ہوا تہا تیس ہزار آدمی قتل کیے

اتنی ہی عورتین اور طفل مارے ۱۹ قاہر باللہ کی آنکھون مین گرم سلائی پھیری وہ مرگئے حالانکہ
اونکا عزومال اتنا تھا کہ اندر گھر کے دس ہزار خادم تھے خواجہ سرا اور خچرہ چالیس ہزار شتر و گاو پچاس
ہزار گوسفند کی قربانی کیا کرتے تھے ۲۱ متقی باللہ بن مقتدر کی آنکھون مین سلائی پھیری اور
بغداد مین محبوس کیا یہانتک کہ وہ بعد چوبیس برس کے اوسی قیدخانہ مین مرگئے اونہین کے
زمانہ مین ملک روم نے آدمی بھیجکر اونسے وہ سندیل مانگی تھی جو کہ کنیسۂ رُہا مین تھی اور لوگ
کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے اوس سے اپنا منھہ پونچھا تھا ملک روم نے یہ وعدہ کیا تھا
کہ اگر تم وہ سندیل مجکو دیدوگے تو مین دس ہزار قیدی تمھارے چھوڑ دونگا چنانچہ اوسنے
ایسا ہی کیا قیدی چھوڑ دئے ۲۲ خلیفہ مستکفی باللہ کو دار الخلافت مین بالاے سریر سے
پاؤن پکڑکر زمین مین گرا کر گھسیٹا پھر آنکھون مین سلائی پھیری یہانتک کہ مرگئے یہ کام دیلم
نے کیا تھا **حکایت** ابن خلکان کہتے ہین ملک روم نے اونکو دھمکی لڑائی کی دی تھی
انھون نے قاصد روم کو اپنا لشکر جماکر دکھایا اور سلیح خانہ و انواع زینت کو بتایا منجملہ لشکر
صف بندی کے ایک لاکھ ستر ہزار نفر تھے اور غلامان حجریہ کمربندہائے زرین لگائے ہوئے
بڑی آرائش سے علیحدہ جمے تھے اسی طرح خدم و خصیان اور دربان جداگانہ کھڑے تھے
بیس سات سو دربان تھے اور دار الخلافت کو اوس دن آراستہ کیا گیا تھا ستور و بسط سے جملہ
ستور معلقہ ۳۸ ہزار پردے دیباج مذہب کے تھے اور سب بسط ۲۲ ہزار تھے منجملہ زینت کے
ایک درخت سونے چاندی کا تھا جسمین اٹھارہ شاخین تھین اور پتے زر و سیم کے تھے
اور اغصان بحرکات موضوعہ متمائل تھے اغصان پر طیور ذہب و فضہ بیٹھے تھے ہوا چلنے
سے وہ آواز کرتے تھے ہر طیر کے لغت الگ تھے اِسکے سوا اور بہت سی اشیا تھے اب دیکھو
کہ بعد اس رفعت کے کیا انجام ہوا وانما ذکرت ذلک اعلاماً لک بان شدۃ البلاء یکون
علی ملوک الدنیا واکابرھا لشدۃ نعیمھم ورفاھیتھم ۲۳ خلیفہ طائع للہ کو خلع
کرکے تادم مرگ محبوس کہا انہین کے زمانہ مین ۳۷۵ھ کو ایک طائر بحر عمان سے برابر فیل

کے نکلا اور ایک ٹیلہ پر بیٹھکر باواز فصیح چلایا قل قرب الامر تین دن تک ٹھیر کر پھر دریا مین
اوترکر غائب ہوگیا سنہ ۴۴۹ھ مین ابوتمیم معز بن بادیس نے آکر ملک مصر لے لیا اور نام طائع
کا خطبہ سے باطل کر دیا ۳۴ خلیفہ مسترشد باللہ پر سترہ مرد باطنیہ گھس آئے اور چھریوں سے
اونکو گھائل کر کے سارا جسد پارہ پارہ کر دیا اور ناک و کان کاٹ لئے پھر اونکو پکڑ کر آگ
مین جلادیا گیا ۳۵ خلیفہ راشد باللہ کو پہلے محبوس کیا پھر قتل کر ڈالا وہ مسدود الفرج پیدا
ہوئے تھے اونکے والد نے حکیمار کو جمع کر کے اونکے فرج کو مفتوح کرایا تھا یہ پہلی بلا اونکو
پہنچی تھی ۳۶ خلیفہ مستعصم باللہ آخر خلفاء بغداد کو مع السبب وزیر قتل کرادیا اور اون کو
مع اونکے ولد کے ایک ٹلیس مین رکھکر اتنا پامال کیا کہ وہ مرگئے وذلک بعد ان قتلوا من
اهل بغداد ما یزید علی الفی الف وثلاثمائۃ الف رجل پھر شہر کو آگ سے جلادیا دنیا ساڑھا
سال تک بلا خلیفہ رہی یہانتک کہ ملک ظاہر بیبرس نے قائم ہو کر بعض بنی عباس کو خلیفہ
کیا ۳۷ خلیفہ متوکل علی اللہ کو قلعہ جبل مین محبوس کر کے ایام سلطان برقوق مین شہر سے
نکال دیا ۳۸ خلیفہ مستعین باللہ کو سلطان مؤید شیخ نے طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک
کہ وہ اوسی جگہہ مرگئے ۳۹ سلطان فرج بن برقوق کو بعد تعذیب و توبیخ کے قتل کر ڈالا
۴۰ خلیفہ قائم بامر اللہ کو سلطان جقمق نے مصر سے طرف اسکندریہ کے نکالدیا وہ وہین
مرے حالانکہ وقت اونکی بیعت خلافت کے قاضی القضاۃ یحیی مناوی اور قاضی کمال الدین
بارزی حاضر تھے شیخ یحیی نے ایک خطبہ بے معنی پڑھا اوسپر قاضی کمال الدین نے مبادرت
کر کے ایک خطبہ بلیغ سنایا اوسمین ساتھہ بیعت کے تعرض کیا پھر کلام مین مفاوضہ کیا اور کہا
کیا سلطان کو عزل کرنا خلیفہ کا پہنچتا ہے کسی نے کچھہ نہ کہا شیخ صالح بلقینی کھڑے ہوگئے
اور کہا ہمارے علماء مذہب سے منقول ہے کہ ان السلطان ان یعزل الخلیفۃ ویولی غیرہ
۴۱ حاکم بامر اللہ کو اونکی بہن ستیدۃ الملک نے قتل کروا ڈالا یہ حلوان خارج قاہرہ مین مارے گئے
جامع باب نصر انہیں کی عمارت ہے ۴۲ مامون صاحب جامع اقمر کو قتل کر کے مصلوب کیا

یہ واقعہ ۵۱۹ھ مین ہوا ۴۳ خلیفہ آمر باحکام اللہ کو سکا کین سے مضروب کیا وہ جسر پر طرف روضہ کے جاتے تھے یہانتک کہ مر گئے ۴۴ خلیفہ حافظ لدین اللہ کو مرض قولنج ہو گیا تھا اونکو اکل سے روک دیا یہانتک کہ مر گئے طبیب اونکی علاج کرنیسے عاجز آ گئے تھے ۴۵ خلیفہ ظاہر بامر اللہ کو ایک چاہ مین گرا کر قتل کیا جامع فاکہین قریب باب زویلہ انہین کی عمارت ہے ۴۶ عباس نائب مصر کو قتل کر کے باب نصر پر مصلوب کیا طلائع بن زریک ملقب بہ ملک صالح نے انکو قتل کروایا ۴۷ خلیفہ عاضد باللہ کو اتنا ڈرایا کہ وہ نگین خاتم نگل کر مر گئے مرنے سے پہلے اونکو نہایت درجہ کی ذلت و خواری و نکال مین رکہا تہا ۴۸ سلطان ملک عادل بن ملک کامل کو بعد طول حبس و عقوبت کے اونکے بہائی ملک صالح کے کہنے سے قتل کر ڈالا جب وہ مقتول ہو گئے تو مرض اکلہ رخسار صالح مین پیدا ہو گیا یہانتک کہ وہ بہی مر گئے کچہ تمتع بعد قتل برادر کے نکیا من حفر بیراً لاخیہ وقع فیہ مدارس بین القصرین و قلعہ روضہ انہین نے بنایا تہا و کانت من عجائب الدنیا ۴۹ ملک معظم نے خوند شجرۃ الدر پر مصادرہ ڈالا تہا اونکو تیر و تلوار سے اتنا مارا کہ مر گئے اور اونپر لفظ چہری کا یہ واقعہ ۶۴۸ھ مین ہوا یہ شجرۃ الدر جاریہ ملک صالح نجم الدین بن ایوب تہے خطبہ اونکے نام کا مصر مین بالای منبر تین ماہ تک پڑہا گیا تہا وہ سیاست کرتے تہے پہر اونکو معز ایبک ملک معز نے قتل کر ڈالا اسلئے کہ وہ فکر قتل معز مین تہے یا اسلئے کہ ملک نے اونپر دوسرا نکاح کر لیا تہا ۵۰ ملک مظفر کو جسنے شہر غزہ پر تتار سے مقاتلہ کر کے اونکو مصر سے پس پا کیا تہا قتل کر دیا بعض امرا نے اونسے شفاعت کی تہی اونہون نے قبول کر لی وہ اوسکے واسطے دست بوسی کے جہکا اور اونکو پکڑ لیا پیچہے سے اتنی تلوارین مارین کہ وہ پارہ پارہ ہو

گر صد بخنجر بیداد پارہ پارہ گشتند		تا ہیچ کس نرساند ہیچ نوع آزارش	

۵۱ ملک اشرف بن ملک منصور قلاوون مقتول مرے یہ عالم شجاع عادل تہے اونکے خازن خاصے نے غدر کیا پہلے اونکے ہاتہہ کاٹے پہر اونکے دوش پر تلوار ماری پہر آستقل کی طر

تلوار داخل سر کے حلق تک شق کر دیا اور ایک صحرا بین بہیکدیا جب اونکے بہائی ملک ناصر سلطان ہوئے تو اونہون نے اون سب امراء کو جو کہ قتل ہر اونکے بہائی کے متفق تہے پکڑا اور آنکہون مین سلائی پہیر کر بہت سختی کے ساتہہ قتل کیا ۵۲ اسیطرح ملک منصور لاجین کو غفلت مین مار ڈالا وہ شطرنج کہیل رہے تہے کہ یکایک تلوار سے اونکو مارا اور سر کو دوش سے جدا کیا ۵

	یہ سر کہ بار گران ہی بدوش جان حسن		لگا رکہا ہے کسی تیغ آزما کے لئے

پہر اونکے پاؤن کاٹے وہ اوسی دم مر گئے جامع طولونی کی ویران ہو نیکو تہی اوسکو اونہون نے عمارت کیا تہا اور اوسپر بہت سے اوقاف وقف کئے تہے وہو الذی سراك الله بلبرا المصرية الروك الحسامی یہ واقعہ سنہ ۶۹۲ مین ہوا ۵۳ سلطان بیبرس صاحب خانقاہ کو سامنے ملک ناصر کے ایسا گلا گہونٹا کہ وہ مر کر رہگئے یہ ماجرا سنہ ۷۰۹ مین ہوا ۵۴ ملک منصور سیف الدین بن ملک ناصر کو پہلے طرف قوص کے نکالدیا پہر اونکو قتل کر کے سر اونکا مخفی طور پر طرف قوصون کے بہیجا یہ ایک بادشاہ کریم معظم تہے لکن دلمین ارادہ قتل قوصون کا رکہتے تہے وہ امر انہین پر منقلب ہوگیا پہر جب ملک اشرف بن ملک ناصر متولی ہوئے تو مدبر اونکا قوصون تہا اوسنے ظلم کیا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا اسلئے اوسکو طرف اسکندریہ کے نکالدیا پہر اوسی جگہہ قتل کر ڈالا یہ صبر تہا مظلومین کا ۵

بترس از تیر باران ضعیفان در کمین شب		کہ ہر کز ضعف بالا تر قوی تر زخم میکانش

۵۵ ملک ناصر بن ناصر محمد بن قلاوون کو کرک مین مار کر سر اونکا طرف مصر کے بہیجا ۵۶ ملک کامل بن ملک ناصر کو باغوا اونکے برادر ملک حاجی نام کے قتل کیا ایک طبر پس پشت سے سر پر ایسا مارا کہ سر و پشت خون آلودہ ہو گئے اونکا دم نکل گیا ۵۷ پہر حاجی سلطان ہوئے اونکو بہی سنہ ۷۴۸ مین قتل کیا ۵۸ سلطان شیخون صاحب خانقاہ کو قریب رمیلہ کے قتل کیا یہ عالم صالح تہے اونکے ایک غلام نے حالت غفلت مین ایک ایسا طبر مارا جسسے

سر ہیٹ گیا پہر اونکے ہاتہہ کاٹے پہر اوس مملوک کو پکڑکر بری طرح ۹۵۸ھ مین قتل کرڈالا ٥٩
صرغتمش صاحب مدرسہ کو زیر جامع طولون بعد حبس و عقوبت کے قیدخانہ اسکندریہ مین جان سے
ہلاک کیا ٦٠ سلطان حسن صاحب مدرسہ کو امیر یلبغا نے بعد قتال شدید کے رسیلہ مین ہلاک
کیا مدرسہ انکا اسلام مین بے مثل و مثال تہا ٦١ ملک اشرف شعبان کو قتل کرکے سر اونکا
تن سے جدا کیا وہ نزدیک ایک زن بیوہ کے مدت تک روپوش رہے تہے جب وہ عقبہ سے طرف مصر
کے آئے امرا نے جو اونکے ہمراہ تہے ارادہ اونکے قتل کا کیا یہ ملک اشرف عادل عالم محب
علما و صالحین تہے ٦٢ ملک ظاہر برقوق کو شہر سے نکال دیا انکا مدرسہ بین القصرین
تہا پہر اونکو پکڑ لائے وہ سالہا سال تک روپوش رہے ثم ظہر و تسلطن فکان امرہ عبرۃ
لمن اعتبر ٦٣ ملک ناصر فرج بن سلطان برقوق پر متغلب ہوکر اوسکو قلعہ سے اوتار دیا
وہ مختفی ہو گئے کسی نے نہ جانا کدہر گئے اونپر حال بہت تنگ ہوا پہر بعد ایک سال کے
اونہون نے ظاہر ہوکر قلعہ لیلیا اور غالب امرا کو مار ڈالا پہر خود اونکو قلعہ دمشق مین
ہاتہہ پر مشاعلیہ کے سکاکین سے مارکر ایک مزبلہ پر برہنہ تن پہینکدیا مدت تک پڑے رہے
پہر دفن ہوئے ٦٤ سلطان مؤید شیخ کو ضرب مفاصل کا عارضہ مدت ولایت تک رہا
لوگون کی گردن پر سوار ہوتے اطبا دوا سے عاجز ہو گئے یہانتک کہ اونکو موت آگئی ٦٥
اونکے فرزند سلطان احمد مظفر کو ططر نائب شام نے قتل کرڈالا ٦٦ اسی طرح نائب شام نے
امیر جقمق کو بعد حبس و عقوبت کے قتل کیا ٦٧ ملک عزیز کو پکڑکر قید مین رکہا پہر برج اسکندریہ
مین بہیجدیا یہانتک کہ بعد اخراج کے قلعہ سے اور بعد مختفی رہنے کے مدت تک وہ مر گئے
٦٨ ملک منصور کو پہلے قلعہ سے نکال کر قید کیا پہر برج اسکندریہ مین بہیجدیا یہانتک کہ
وہ مر گئے ٦٩ سلطان بلبائی کو پکڑکر قید مین رکہا پہر طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک
کہ وہ بعد موت سلطان خشقدم کے مر گئے ٧٠ ملک ظاہر تمربغا کو پکڑکر طرف دمیاط کے
نکال دیا وہ اوسی جگہہ مر گئے فہذہ جملۃ صالحۃ من ملوک الدنیا الذین ابتلوا

واما الفقراء فسدا هم و محنتهم بلاء بحكم الارث للرسل عليهم السلام ف خيرة الخير
مین ذکر محن اولیاء کا کتاب منن کبری اور کتاب الیواقیت والجواہر سے نقل کیا گیا ہے اِس جگہ
ذکر بعض محن کا لکہا جاتا ہے ا انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ نماز پڑہنے مین کثیر الخشوع تہے بعض
لوگون نے کہا کہ یہ ریاکار ہین ایک دن وہ سجدے مین تہے کہ اونکے سر و منہہ پر گرم پانی
ڈالدیا منہہ کا چمڑا نکل آیا اونکو خبر بہی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا
ہوا لوگون نے حال بیان کیا کہا غفر اللہ لهم ما فعلوا اور ایک مدت تک سینہ کی تکلیف
سے الم مین گرفتار رہے شعرانی کہتے ہین اسکی یہ دلیل ہے وجعلنا بعضكم لبعض فتنة
أتصبرون وكان ربك بصيرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلا
انبیا ایک شرف ٹہیرا تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سارے بلایا و محن جو امت ہای سابقہ
پر متفرق طور پر ہوئے تہے یکجا جمع کر دئے ہین کیونکہ انکے درجات نزدیک اللہ تعالی
کے بہت عالی ہین ۲ ابو یزید بسطامی قدس سرہ کو سات بار اونکے شہر سے نکالدیا تہا وہ
ایک بار سفر سے پہر کر بسطام مین آئے تہے اونہون نے مقامات انبیاء و اولیاء مین تکلم
کیا ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تہے حسین بن عیسی بسطامی علم ظاہر مین اوس
ناحیہ کے امام و مدرس تہے اونہون نے ابو یزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا کہ انکو شہر
نکالدو اونہون نے نکالدیا پہر وہ بسطام مین نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پہر
لوگ اونسے مانوس ہوکر تعظیم کرنے لگے پہر کوئی نہ کوئی شخص اور اوٹہہ کہڑا ہوتا اور اونکو
شہر سے نکالتا رہتا ۳ بعض لوگون نے شکایت و سعایت ذو النون کی بعض حکام سے
کی اوسپر حاکم نے اونکو مصر سے طوق و جولان ڈالکر بغداد بہیجدیا جب خلیفہ سے اونکی باتین
ہوئین تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص زندیق ہے تو پہر روی زمین پر کوئی مسلمان
نہین ہے ۴ سمنون محب پر محنت شدید آئی ایک عورت اونکو چاہتی تہی وہ اوسکا منا
نہین مانتے تہے آخر اوسنے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیہ کے اوسکے پاس

حرام کرنیکو آتے ہین سارے شہر مین یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کو گردن مارین اور اونکے اصحاب کو قتل کرین کوئی اونمین سے بہاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو اس بلا سے بچا لیا ۵ ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تہی اور علما نے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابون مین پائے تہے فتوی کفر کا دیا تہا منجملہ اونکے ایک یہ لفظ تہا لو قلت من این الی این لم یکن جوابی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی لفظ تہے ۶ ایکبار فقہار نے ذو النون پر تعصب کیا اور ایک ناؤ پر بیٹہہ کر طرف سلطان کے روانہ ہوئے تاکہ وہان پہنچکر ذو النون پر گواہی کفر کی دین لوگون نے اسبات کی خبر ذو النون کو دی اونہون نے کہا اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ ناؤ اولٹ گئی سب لوگ دیکہتے تہے کہ وہ ڈوبتے ہین یہانتک کہ رئیس مرکب بہی ڈوب گیا ذی النون سے کہا کہ رئیس کا کیا قصور تہا کہا اوسنے ان فساق کو ناؤ پر سوار کیا تہا ۷ سہل بن عبد اللہ کو اونکے شہر سے طرف بصرہ کے نکالدیا تہا اور اونکو کفر و قبائح کی طرف منسوب کیا تہا وہ مرتے دم تک بصرہ مین رہے حالانکہ وہ بڑے عالم و عارف و مجتہد تہے یہ نفی بلا اسبات پر کی تہی کہ وہ توبہ کو بندہ پر ہر نفس مین فرض کہتے تہے ایک جماعت فقہار نے اونپر تعصب کیا اسکے سوا اور کوئی بات نہ تہی ۸ حسین حلاج دعامی عمرو بن عثمان مکی سے قتل کئے گئے اونکے پاس ایک جزو تہا اوسمین علوم خاصۂ قوم لکہے تہے حسین نے وہ جزو لیلیا تہا عمرو نے کہا یہ کتاب جسنے لی ہے اوسکے ہاتہہ پاؤن کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اونکو کافر ٹہیرا کر قتل کرنا گویا واسطے تستر دعوت عمرو کے تہا ذکرہ ابن خلکان ۹ جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تہی لکن وہ متستر بفقہ ہوکر روپوش ہوگئے حالانکہ بڑے جلیل العلم تہے ۱۰ محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب حدیث تہے اونسے کہا کہ تمکو ہمارے شہر مین رہنا جائز نہین ہے اونہون نے کہا مین یہان سے نہین نکلتا جب تک کہ تم میری گردن مین ایک رسی باندہ کر اور شہر کے بازارون

مین پہر اکر یہ دیکہو کہ ھذا میتاع نسا یدان نخرجہ چنانچہ اسیطرح کرکے اونکو شہر سے خارج
کیا اونہون نے اون لوگونکی طرف متوجہ ہوکر کہا نزع اللہ تعالی من قلوبکم معرفتہ
پہر بعد اس دعا کے کوئی صوفی شہر بلخ سے نہ اوٹہا حالانکہ سب سے زیادہ صوفیہ اسی شہر مین
ہوتے تہے ۱۱ ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اسبات پر کہ
اونہون نے کہا تہا کہ مین بیداری مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہون پہر وہ اپنے
گہر مین بیٹہہ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تہے یہانتک کہ مر گئے ۱۲ حکیم ترمذی کو لوگون
نے طرف بلخ کے نکال دیا اونکی کتاب علل الشریعۃ اور کتاب ختم الاولیاء پر انکار کیا تہا اور
کہا تہا کہ تو نے اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تہی وہ کلام اونکا ماول
تہا ۱۳ صوفیہ شہر رے نے یوسف بن حسین پر انکار کیا تہا اور بڑی بڑی تہمتین لگائین
تہین یہانتک کہ وہ مر گئے لکن اونہون نے کچہہ پروا ان لوگون کی نہ کی متمکن رہے
۱۴ ابو الحسن بوشنجی کو شہر سے نکالدیا اوسپر انکار کرکے نیسابور کی طرف بہیجدیا وہ اوسی
جگہہ رہکر مر گئے ۱۵ ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکالدیا تہا حالانکہ اونکے مجاہدات
اور اونکا علم وحال معلوم تہا علویہ نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کراکے بازارہای مکہ مین
گشت دیا اور اونکے سر ودوش کو مضروب کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے مین
کہتا ہون اب بہی معاملہ فقہاء زمان کا ساتہہ اہل حدیث کے اسی طرح پر ہے کہ گاہ گاہ مکہ معظمہ
سے اخراج اہل توحید کا ہوا کرتا ہے ۱۶ اسبکی رحمہ اللہ پر بار بار گواہی کفر کی دی باوجودیکہ وہ بڑے
عالم صاحب مجاہدہ واتباع سنت وفقیہ کامل تہے تا وفات اونکے یہی حال رہا یہانتک
کہ جو کوئی اونکو دوست رکہتا تہا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تہے تاکہ وہ غریب رہائی پالے اور
اوسکو بیمارستان مین پہنچا دیتے تہے ابو الحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے
ان لم یکن للہ جہنم فانہ یخلق جہنما لسبب السبکی یعنی اگر فرضاً یہ بات ہو کہ اللہ نے
ابہی جہنم نہین پیدا کی ہے تو اب وہ جہنم پیدا کریگا یعنی واسطے موذیان ومنکران سبکی کے

جنہون نے اونکو ناحق ناروا کافر کہا ہے پھر کہا ہے ان لدین خل السبکی فی الجنۃ فمن یدخلہا
۱۷ امام ابوبکر نابلسی بڑے صاحب فضل وعلم وزہد واستقامت علی الطریقہ تھے امر بمعروف ونہی
عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو قید کرکے روانہ مصر کیا اور سامنے پادشاہ کے اونپر گواہی
دی وہ اپنے قول سے نہ پھرے اونکی کہال اودھیڑی اور وہ زندہ تھے کیسے کہا وقت
سلخ کے سرنگون ہوکر قرآن پڑہتے تھے قریب تہا کہ اس حال کو دیکھکر لوگ فتنہ مین پڑجائین
یہ خبر پادشاہ کو پہنچی حکم دیا کہ قتل کرکے کہال نکالو ۱۸ شیخ ابومدین مغربی کو شہر بجایہ سے
نکال دیا ۱۹ ابوالقاسم نصرآبادی کو بصرہ سے خارج کردیا اور اونکے کلام واحوال کے منکر ہوئے
وہ مرتے دم تک حرم مین رہے حالانکہ اونکا صلاح وزہد وورع واتباع سنت معلوم ہے
۲۰ ابوعبداللہ سنجری صاحب ابی حفص حداد پر ابوعثمان حیری نے قیام کیا خود بہی اونکو چھوڑ دیا
اور لوگون سے کہا کہ تم بہی اونسے جدا رہو یہ اسبات پر ہوا کہ لوگون نے اونکی قدر ابوعثمان سے
زیادہ تر سمجہی اور اونکی طرف توجہ لائے ۲۱ ابوالحسن حصری پر گواہی کفر کی دی اور اونسے
وہ الفاظ حکایت کئے جو درج پر لکہے گئے اور اونکو پکڑ کر سامنے ابوالحسن قاضی القضاۃ کے
لیگئے قاضی نے اونسے مناظرہ کیا اور مسجد جامع مین بیٹھنے سے منع کردیا یہانتک کہ مر گئے
۲۲ حق مین سمنون کے کلام فحش کہا جب وہ مرگئے تو اونکے جنازہ پر بہی حاضر نہ ہوئے
باوجود اوس علم وجلالت کے جو اونکو حاصل تہا ۲۳ امام ابوالقاسم بن جمیل کے حق مین تکلم
بعظائم کیا لکن اونہون نے مرتے دم تک شغل عبادت وعلم وحدیث وزہد فی الدنیا ترک
نہ کیا یہانتک کہ بوریا پہنا اور متزلزل نہوئے ابوتابر تلمسانی کہتے ہین کہ ابودانیال نے
جنید ورویم وسمنون وابن عطا ومشائخ عراق کو برا بہلا کہا اور انہین سے جب کسی شخص
کا ذکر سنتے تو غیظ وغضب مین آکر متغیر ہوجاتے شعرانی رح کہتے ہین کہ حلاج بہی اسی قوم
مین سے تہے یہی صحیح ہے اونکی محنت مخفی نہین ہے اور اگر غیر قوم سے تہے تو بہی ہمکو
کچہہ کلام اونمین نہین ہے لوگون نے حق مین حلاج کے اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکا

کہتے ہین قتل اونکا کسی امر موجب قتل پر نہین ہوا وزیر نے اونکو قتل کر ڈالا کسی بار مجلس
حکم مین آ سکے کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہین ہوئی تب ایک جماعت سے پوچھا
کہ انکی کچھہ مصنفات بھی ہین کہا ہان پھر کہا کہ اونکی ایک کتاب مین لکھا ہے کہ انسان جب
حج سے عاجز ہو تو ایک غرفہ کو گھر کے اندر مطہر و مطیب کر کے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے
بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے یا نہین بہرحال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا
کہ یہ کتاب تمہاری تالیف ہے کہا ہان پوچھا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری
سے حلاج کو یہ معلوم نہ تھا کہ اوپر کیا فقرہ کیا گیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا مراق الدم
اس کتاب کی باتو نمین سے کوئی بات بھی تو کتب حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے
اسی کلمہ کو دلیل ٹھیرا کر کہا کہ یہ تمہارے حکم کی فرع ہے اس شخص کے کفر پر اب تم خط اسکے
تکفیر کا لکھدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکھوا لیا عامہ وزیر پر برہم درہم
ہو گئے وزیر کو اپنی جان کا ڈر ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا کہ حلاج کو ہزار کوڑے
مارو اونہون نے آہ تک نہ کی پھر ہاتھہ پاؤن کاٹ کر سولی چڑہا کر آگ مین جلا دیا ۲۳ امام
ابو حامد غزالی پر فتوی تکفیر کا دیا تھا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا تھا پھر اللہ نے
غزالی کی ایسی مدد کی کہ وہ کتاب آب زر سے لکھی گئی منجملہ مکفرین کے ایک قاضی عیاض تھے
دوسرے ابن رشید جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بد دعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام
کے مر گئے بعض نے کہا کہ خلیفہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تھا اسلیے کہ شہر والون نے
اونپر یہ دعوی کیا تھا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن گھر سے باہر نہین نکلتے حالانکہ وہ اوسدن
تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مہدی نے قاضی کو بد دعا ہی غزالی پر قتل کر ڈالا
۲۴ شیخ ابو الحسن شاذلی رحمہ کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تھا وہ اسکندریہ
مین ہمیشہ ایذا پاتے رہے یہانتک کہ لوگون کو لیکر اون سنوات مین حج کو گئے جنمین بسبب
کثرت راہزنون کے راستہ حج کا بند تھا تب لوگ اونکے معتقد ہو گئے ۲۵ شیخ احمد بن رفاعی

پر تہمت زندقت و الحاد و تحلیل محرمات کی لگائی تھی ۲۶ امام ابوالقاسم بن قسی و ابن برجان و شولی و مرجانی کو قتل کروا ڈالا لا کہ یہ سبب ائمہ تھے حساد نے انکے کفر پر گواہی دی جب وہ اسپر قتل نہ کیے گئے تو حیلہ نکالکر سلطان سے کہا کہ ابن برجان کے نام کا خطبہ ایک سو تئیس شہر میں پڑھا گیا ہے اوسپر بادشاہ نے لوگ بھیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کر دیا بے اصل خبر کی تحقیق نہ کی اسی جگہ سے اہل تجربہ نے کہا ہے ؎

نہ ہر خبر کہ در آید بگوش باید گفت	نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
ترازوی خرد پیش آر و یک بسنج	کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود

۲۷ شیخ محی الدین بن عربی و عمر بن فارض پر اب تک لوگ انکار کرتے ہیں اور تکفیر و تضلیل سے پیش آتے ہیں ۲۸ شیخ عز الدین بن سلام کے لئے ایک کلمہ متعلقہ عقائد پر ایک مجلس منعقد ہوئی تھی سلطان کو اونپر بھڑکا دیا تھا مگر آخر کو باہم لطف ہو گیا ۲۹ تقی الدین بن بنت الاعز پر ایک فریب باندھکر سلطان تک پہنچایا بادشاہ نے حکم ہلاک کا لکھ دیا تھا مگر اللہ نے بچا لیا ۳۰ شیخ عبد الحق بن سبعین پر انکار کر کے اونکو بلاد مغرب سے نکال دیا تھا یہانتک لکھ بھیجا کہ تم اونسے بچتے رہو وہ یہ کہتے ہیں انا ہو و ہو انا ف رہے محن ائمہ مجتہدین کے جیسے ابوحنیفہ و مالک و شافعی و احمد اور اونکے امثال و اضراب ہیں سو وہ کتب مناقب ائمہ مذکورین میں مفصل مذکور ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو عدم قبول منصب قضا پر ضرب و حبس کیا تھا امام مالک کا ہاتھ بسبب عدم فتوی طلاق مکرہ ضرب خلیفہ ابوجعفر منصور سے ٹوٹ گیا تھا یہانتک کہ ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھتے تھے امام شافعی پر محن آئے امام احمد کو بسبب مسئلہ خلق قرآن کے سخت تکالیف ضرب و حبس کی دیگئی شعرانی کہتے ہیں فانظر یا اخی ما جری لھولاء الائمۃ من المتقدمین والمتاخرین وخذ لنفسک اسوۃ فیما تقع فیہ من المحن انتھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور اونکے تلمیذ ارشد حافظ ابن القیم پر جو محن نفی بلد و تشہیر و حبس و تعزیر کے آئے وہ اونکے تراجم میں اہل تاریخ

نے لکھے ہین غرضکہ ہر زمانے مین علما و صلحا و اولیا و عرفا و اہل اللہ و اصحاب سنت مطہرہ و ارباب قرآن و حدیث پر محن و بلایا کا مینہہ برستا رہا کوئی زمانہ اس بلا سے خالی معلوم نہین ہوتا ہے امام نسائی صاحب سنن کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے امام بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا اونہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال کیا قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئے تہے مسئلہ خلق قرآن پر ایک خلق کو سزائے قتل و قید و ضرب وغیرہ دیگئے حدیث مین آیا ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ابن مسعود نے کہا ہے کہ گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت صلعم ایک پیغمبر کی حکایت کرتے ہین کہ اونکی قوم نے اونکو خون آلودہ کیا تہا وہ خون اپنے چہرہ سے دور کرتے تہے اور کہتے تہے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون مکہ معظمہ مین جو جو تکالیف کفار قریش نے حضرت کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پای مبارک کو مجروح کیا تہا ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند ۔۔۔ مگر دفتری دیگر املا کند

اسی جگہہ سے حدیث مین فرمایا ہے الدنیا سجن المومن وجنة الکافر رواہ مسلم عن ابی ھریرة پس جبکہ یہ گہر ہمارا قیدخانہ ٹہیرا تو قیدخانہ مین کسیکو آرام ملسکتا ہے وہ تو خاص واسطے تکلیف ہی دینے کے بنایا گیا ہے جسکو اس دار ناپائدار مین کوئی محنت نہین پہنچی اور عمر اوسکی تحصیل شہوات و تنعم لذات مین بسر ہوگئی سمجہو کہ یہ ایک علامت انجام بد کی ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے شہوات کو ایک پردہ دوزخ کا رکہا ہے جسطرح کہ مکروہات کو ایک پردہ بہشت کا ٹہیرایا ہے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنة بالمکارہ اب جو کوئی مکارہ پر صبر نکرے اور وقوع مصائب پر جزع و فزع کرے تو سمجہو کہ وہ حلاوت دین سے بے نصیب ہے وہ آپنے لیئے مغفرت و جنت نہین چاہتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ میری دنیا آرام سے گذری میری ساری

آرزوئین اسی جگہہ پوری ہوجائین آخرت سدہرے یا بگڑے تو پہر ایسے شخص کو دعوی اسلام
کا بہی کرنا نچاہئے اور جو کوئی کہ ایسا ارادہ کیا کرتا ہے تو اکثر اللہ تعالی اوسکو دنیا دیتا ہے مگر
پہر آخرت مین اوسکا حصہ نہین ہوتا ہمکو تو یہ چاہئے کہ ہم متخلق بخلق الٰہی اور مقتدی سنت
رسالت پناہی ہون تاکہ رتبہ فوز حاصل کرین ورنہ مجرد نجات سے تو محروم نرہین حدیث مین
فرمایا ہے لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل
لہ الولد ویعافیہم ویرزقہم الغرض انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر
محن رہتے ہین اللہ کی سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے شیخ احمد مجدد الف ثانی
کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نکرنے پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب
شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے چہوٹے اونہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ
کرلیا مرزا مظہر جان جان ہاتہہ سے جماعہ نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے الحاصل
علماء دین پر غالبًا بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقائد
خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین اور اولیاء پر بسبب اونکے معارف وزہد ونحوہا
کے ہجوم مصائب کا ہوا کرتا ہے فساق وفجار ہمیشہ اعداء صلحاء رہتے ہین اور اہل دنیا وہوا
اہل دین کو بنظر حقارت دیکہتے ہین اغنیاء فقراء کی ہجو کرتے ہین جہلاء علماء پر طاعن ہوتے
ہین اہل رائے اہل حدیث کے باغض ہین وقس علی ذلک شعرانی رح نے کتاب منن کبری
مین بذیل خاتمہ کتاب ایک داستان اپنے محن کا لکہا ہے پہر اللہ کا شکر ادا کیا ہے اور کہا
کہ وجود ان محن کا میرے حق مین بروز آخرت مفید ہوگا پہر لکہا ہے وقد قیض اللہ
لی فی مصر من الاعداء والحسدۃ جماعۃ یکرہونی ویسبونی وانا بالضد من ذلک
ومع ذلک نفسی تسمح بمقاسمتی لہم فی جمیع حسناتی بل بان یاخذوہا کلہا
والقی اللہ تعالی صفر الیدین من جمیع الاعمال الصالحۃ ما عدا الشہادتین
معتمدا علی فضلہ فقط لا علی عمل الی قولہ فاعمل یا اخی علی تحصیل الایمان الکامل

حتی تصیر تقاسم عدوك فی حسناتك من دار الدنیا لا بما نك بانك تاخذ
حسناته یوم القیامة انتهی حاصله **حکایت** ابن خطاب نے حقتعالی کو خواب مین
دیکھا کہا ای رب مجکو ایسی چیز بتا جسکو مین تجھسے بلا واسطه اخذ کرون فرمایا ای ابن خطاب
من احسن الی من اساء الیه فقد اخلص لله شکرا و من اساء الی من احسن
الیه فقد بدل نعمة الله کفرا کہا یا رب حسبی فرمایا حسبك انتهی مین کہتا ہون
یہی حال جو شعرانی پر گزرا میرا حال اس شہر مین ہے الحمد لله جو لوگ کہ اہل عدل و فضل
ہین وہ مجکو مکروہ نہین رکہتے ہین مین اونہین لوگون کا محسود ہون جو دین سے بے بہرہ
محض ہین **قال الشعرانی** وانما یکرهنی من فی دینه نقص اما من جهة
حسده و اما من جهة تکبره علی وهذا لا یقدح فان الناس لابد لهم من
عدو و حاسد وایضاح ذلك ان سبب کراهة الناس لبعضهم بعضا غالبا
انما هو المزاحمة علی الاغراض النفسانیة الدنیویة لاغیر وانی بحمد الله لا اتذکر
انی زاحمت احدا قط علی دنیا ولا الی ما یؤول الی الدنیا من تدریس علم
او مجلس وعظ او تظاهر بمعصیة من زنا او شرب خمر او ترك صلوة ونحو ذلك
فعلی ما یکرهونی فما بقی الا الحسد وذلك لا یقدح فی کمال العبد لانه مقرون
بالنعمة و زوال النعمة التی ترضی الحاسد لیس فی ید العبد فعلم ان کل من
رایته یکرهك وانت لم تزاحم احدا علی الدنیا ولا تظاهرت بمعصیة فاعلم
انه حسود فلا ترجی زوال حسده باظهار محبته ولا بالاحسان الیه فان
ذلك لا یصح انتهی علی خواص رح نے فرمایا ہے من کمال النعمة علی العبد وجود
عدو و حاسد لیحصل له کمال الاجر بالصبر علی عداوة الحساد ورمیهم له
بالباطل والزور ولولا ذلك العدو والحاسد لفاته ذلك الاجر انتهی

ممنون شوم زہر کہ بمن کج کند نگاہ		تیر کج است آیہ رحمت نشانہ را	

شیخ افضل الدین رح فرماتے تھے من اساء الیک وزاد فی الاساءة فقد زاد فی لطف الله الیک بقدر ما زاد فی الاساءة فاذا وان کان اساء اساءة ظاهرة فقد احسن باطنا وان کان اظهر بالاساءة النعالی علیک عند الناس فقد نزل عند الله تعالی

خاتمہ بیان مین تدبیر محن وسوال عافیت کے

آدمی جب مظلوم ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ اپنے نفس پر اقامت حجت کرے نہ اللہ تعالی پر یہ نہ کہے کہ بندہ زیر تقدیر ہے اور اللہ تعالی فعال ما یرید ہے یا مثل اسکے سمجھین کہ رایحۂ عدم اقامت حجت کا اپنے نفس پر ہو اسی مقام مین وہی شخص ثابت قدم رہتا ہے جو کہ مقام عبودیت مین ذوقا متحقق ہوتا ہے اور جو شخص اس مقام کے ساتھہ علما متحقق ہے اوس سے یہ امر محجوب مین رہتا ہے اور وقت وقوع نازلہ کے اوس سے متواری ہوتا ہے **حکایت** سلیمان بن مہران واسطے نماز جمعہ کے نکلے تھے عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے ایک جاریہ نے سطح خانہ سے اونپر غسالہ تنظیف ماہی پھینکدیا عمامہ سے ذیل تک وہ آلودہ ہوگئے فوراً تبسم کیا اسیطرح مالک بن دینار پر ایک جاریہ نے خاکستر ڈالدیا اونہون نے جلدی سے یہ بات کہی لک الفضل یا رب الذی ما حتنی علی النار بالرماد انتہی الحاصل ادب یہ ہے کہ جب کوئی بلا و محنت بندہ پر آئے تو بندہ اوسکے سبب کو طرف سے اللہ کے پہچانے اگر سبب اوسکا کوئی گناہ ہو تو طرف توبہ کے شتابی کرے اور اگر امتحان ہو طرف سے اللہ کے تو اللہ سے اوسکے دفع پر استعانت چاہے یا سوال صبر کا اوس بلا پر کرے اگر اللہ کے علم مین تقدیر اوس بلا کی ثابت ہو چکی ہے **قال تعالی** وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر معلوم ہوا کہ اوس ظالم نے جو ظلم ہمپر کیا ہے وہ ہمارے گناہون کے سبب سے ہے اور یہ حقیقت مین ہمارے اعمال کی جزا ہے ہمپر کوئی ظلم نہین ہے ہمارا اوس ظالم کو گالی دینا جبر کرنا یا مقابلہ کرنا جہل ہے بسبب غلظ حجاب کے ورنہ اگر پتلا پردہ ہوتا تو ہم حاکم ظالمین کو اپس وار نا پاپداری

مین حکم زبانیہ جہنم کا سمجھتے علی حیدر سوا اسلئے کہ وہ ہمکو عذاب نکرینگے مگر ہمارے گناہون اور
ہماری بے ادبی پر سو جسطرح وہان مردم ظلمہ کا نام زبانیہ نہوگا اسیطرح اسجگہ بہی یہی بات
وقت کشف حجاب کے سمجھنا زیبا ہے کیونکہ منبع ایک ہی ہے لیکن یہان نسبت ظلم کے طرف
ظالم کے کرنا ضرور ہے بخلاف زبانیہ کہ وہ اس دار تکلیف مین نہین ہین سو جو شخص یہ بات
چاہے کہ اوسپر کوئی بلا نازل نہو اور اللہ تعالی کسیکو اوسپر مسلط نکرے تو اوسکو چاہیے
کہ اوس دروازہ کو جس سے جزا ناگوار داخل ہوتی ہے بند کر دے یہ اسطرح ہوتا ہے کہ سارے
گناہون کو ترک کر دے اوسکی ظاہر و سریرت مین کوئی ایسی شئے نہو جسکو اللہ مکروہ رکہتا
کہا ہے کہ عقل یہ ہے کہ جو ایسے حوض کا صاف کرنا چاہے جسکے اندر آب بدبو آتا ہے تو پہلے
اوس ناودان کو بند کرے جدہر سے وہ گندہ پانی نازل ہوتا ہے پہر حوض کو صاف کرے
ورنہ جتنا حوض کو صاف کریگا اوسکے عوض اوتنا ہی میزاب سے پانی آجائیگا علی خواص رح
فرماتے تہے من جہل عظمۃ الذنب الذی وقع فیہ وعوقب من اجلہ فلینظر الی
کبر العقوبۃ وصغرہا فان کانت العقوبۃ عظیمۃ فالذنب عظیم وان کانت صغیرۃ
فالذنب صغیر یعنے صغر اوس گناہ کا اپنی رائے العین مین ہے نہ نزدیک اللہ کے کیونکہ
کبہی اللہ بندہ کو ذنب صغیر پر پکڑ لیتا ہے اور کبہی ذنب کبیر مین مسامحت فرماتا ہے الحاصل
جو مدعی اپنی مظلومیت کا ہے اوسکے لئے کوئی دوا کثرت استغفار سے بڑہکر اور نافع تر نہین
ہے اسلئے کہ غالب عقوبات جیسے ضرب و حبس و خزی ہے آثار ہین اللہ کے غضب کے اگرچہ
بعض بندون کو اوسکا شعور نہو اور اس قاعدہ سے سوا انبیا علیہم السلام کے اور اونکے ورثہ
کاملین کے کوئی خارج نہین ہے فلیس ما یصیبہم عن اغضاب من الحق تبارک
وتعالی لعصمۃ الانبیاء وحفظ الاولیاء اور جسنے اپنے رب کو غصہ دلایا ہے اوسکے لئے
کوئی دوا سوا استغفار کے نہین ہے پس جب بندہ کثرت سے استغفار کریگا اور اوس حد تک
پہنچیگا کہ اللہ کا غصہ بجہ جائے جو کہ اوسکا معارض تہا تو وہ مصیبت اوسیوقت جاتی رہیگی

شعرانی کہتے ہین مینے یہ قاعدہ بہت سے محبوسین کو سکہایا وہ جلد قید سے رہا ہو گئے مینے اونسے کہا کہ تم کثرت سے استغفار کرو اور رات دن اوسکی تکرار رکہو کیونکہ طول حبس کبہی معلق ترک استغفار پہ ہوتا ہے انسان اپنے گناہ کو نہین دیکہتا اسلئے طول حبس مین مبتلا ہوتا ہے کما علیہ اصحاب الجرائم الخاف القلوب فیقول احدہم حبسونی ظلما لا ذنبا و لا سئیۃ ولذلک طال حبسہم **ف** عقوبت اہل اللہ کی اشد تر ہوتی ہے عقوبت غیر اہل اللہ سے بلکہ اونکے غیر کبہی اوس امر کو جسمین اہل اللہ پہنس جاتے ہین گناہ ہی شمار نہین کرتے کیونکہ وہ امر اونکی نگاہ مین صغیر نظر آتا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جسکا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اوسکا صغیرہ عظیم ٹہیرتا ہے کبہی کوئی اہل اللہ ایک بار ایک شہوت مباح کا متناول ہوتا ہے تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہے اور اونکا غیر بارہا بقدر نصاب چوری کرتا ہے مگر اوسکا ہاتہہ نہین کاٹا جاتا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین ایک بار شب عرفہ مین حالت جنابت پر سو گیا مینے خواب مین دیکہا کہ مین ایک جائی ویران مین سرگردان ہون مجکو راہ نہین ملتی پہر میرے سامنے ایک برتن لایا گیا جسمین شراب تہی مجکو خواب مین سخت پشیمانی ہوئی قریب تہا کہ مین ہلاک ہو جاؤن مینے اپنے جی سے کہا بہلا مین شب عرفہ مین کسطرح شراب پیون قبل بیدار ہونیکے مجہے معلوم ہوا کہ یہ خواب ہے اور میری آنکہہ مین آنسو تہا مین خوش ہوا اور مینے جانا ان المیزات بالتادیب منصوب علی رحمتہ لی و شفقتہ علی لانی کالیتیم فی حجر تربیتہ ولیہ وولی الیتیم قد یضربہ لیدفع عنہ الوقوع فیما ہو اشد من الضرب انتہی بخلاف اوس شخص کے کہ اللہ اوسکا ولی نہین ہوتا ہے اور وہ جنابت یا حقد وحسد و بغی و غش و محبت دنیا و نحو ذلک پر سو رہتا ہے اوسکو اللہ کچہہ بہی خواب مین نہین دکہاتا سو آدمی کبہی یون نہ کہے کہ اہل اللہ بڑے مزے مین ہین جبکہ اونکو کسی راحت ظاہر مین امور دنیا سے دیکہے کیونکہ جو تعب اونکے باطن مین ہے اوسکو کوئی تعب لگا نہین کہاتا اور اگر بغیر رشک کرنیکے اوپر نہ مینے تو پہر اونکی کثرت طاعات پر

رشک کرے بالجملہ اس جگہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب بندہ کسی مصیبت مین گرفتار
ہو اور وہ یہ کہے کہ مین کیا کرون یہ تو میری تقدیر مین لکہا تہا پہلے اس سے کہ مین پیدا ہون
تو یہ کہنا اوسکا بے ادبی ہے ساتہہ اللہ تعالی کے کیونکہ اس کہنے مین ایک رائحہ عدم اقامت
حجت کا اپنے نفس پر ہے بلکہ بندہ پر یہ بات واجب ہے کہ اللہ تعالی کی طرف بہاگے اور
اوس سے اقالہ اپنے لغزش کا اور مغفرت اپنی ذلت کی چاہے هذا هو الذی کلف
به وبافشائه فی هذه الدار فان كون الامور بتقدير الله تبارك وتعالى تحصيل
الحاصل وقد قال تعالى وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون
وقال تعالى وما ظلمناهم ولكن ظلموا انفسهم جن لوگون نے یہ کہا تہا
لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا آباؤنا اللہ نے اونکی مذمت
فرمائی ہے اگرچہ یہ کہنا اونکا فی نفسہ حق تہا لکن یہ ایسا حق تہا جس سے باطل کا ارادہ
کیا گیا تہا وهذا الخلق غريب فی الفقراء بل غالبهم يسلم لله على كره و
يقول العبد مجبور فی عين اختياره اور کبہی یہ شعر پڑہنے لگتا ہے ؎

القاه فی اليم مكتوفا وقال له		اياك اياك ان تبتل بالماء
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ	؎	باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اور کبہی اس مثل سائر کو ذکر کرنے لگتا ہے يد لا تقدر على عضها قبلها ونحو ذلك وكل
ذلك لا يجوز عند المحققين لان فيه رائحة عدم اقامة الحجة على نفسه
فاياك من مثل ذلك واياك والله يتولى هداك **ف** احادیث مطہرہ مین ترغیب
دی ہے سوال عفو وعافیت مین یہ اسلئے کہ اس سے بڑہکر کوئی نعمت دارین مین نہین ہے
تمام مقاصد کونین اسیکے ارد گرد چکر مارتے ہین حولها ندندن انس نے کہا ہے ایک شخص
پاس حضرت صلعم کے آیا اور کہا اے رسول خدا ای الدعاء افضل کون دعا بہت بہتر ہے
فرمایا سل ربك العافية والمعافاة فی الدنيا والآخرة مانگ اپنے رب سے تندرستی

ومعافی یہان اور وہان اوس شخص نے پہر دوسرے دن آکر یہی سوال کیا کہ کون دعا افضل ہے حضرت صلعم نے وہی جواب دیا اوسنے تیسرے دن آکر پہر یہی کہا حضرت صلعم نے پہر ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا اذا أُعطيتَ العافية في الدنيا وأُعطيتها في الآخرة فقد افلحت یعنی جب تجکو دنیا مین اور آخرت مین عافیت دیگئی تو اب تو رستگار ہوگیا رواه الترمذی وحسنه ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایکبار منبر پر کہڑے ہوکر روئے پہر کہا کہ حضرت صلعم درمیان ہمارے منبر پر کہڑے ہوکر روئے تہے اور فرمایا تہا سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية رواه الترمذی وابن حبان وقال الترمذی هذا حديث حسن من هذا الوجه وصححه ابن حبان واخرجه ايضا من حديثه احمد والنسائی وابن ماجة والحاكم وصححه یعنے اللہ سے سوال عفو وعافیت کا کرو بعد یقین یعنے ایمان کے کوئی چیز عافیت سے بہتر نہین دیگئی ہے شوکانی رح نے کہا ہے العفو هو التجاوز عن العبد بمغفرة ذنوبه وعدم مواخذته بها اقترفه منها وقال فی الصحاح العافية هی دفاع الله سبحانه عن العبد انتهی فقوله دفاع الله يفيد ان العافية تعم جميع ما يدفعه الله عن العبد من البلايا كائنة ما كانت قال فی النهاية والعافية ان يسلم من الاسقام والبلايا انتهی وهذا يفيد العموم كما افاده كلام صاحب الصحاح وقال فی القاموس العافية دفاع الله عن العبد عافاه الله من العلل والبلايا كاعفاه الله من المكروه معافاة وعافية ووهب له العافية من العلل كاعفاه انتهی وهكذا كلام سائر ائمة اللغة وبهذا يعرف ان العافية هی دفاع الله تعالی عن العبد وهذا الدفع المضاف الی الاسم الشريف يشمل كل نوع من انواع البلايا والمحن فكل ما دفعه الله عن العبد منها فهو عافية ولهذا قال النبی صلعم فی هذا الحديث فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا

من العافیۃ انتہی ۵

ای خالق ہر بلند و پستی علم و عمل و فراخ دستی	شش چیز عطا بکن ز ہستی ایمان و امان و تندرستی

ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ما من دعوۃ یدعو بہا العبد افضل من اللہم انی اسألک المعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ ابن ماجۃ یعنی کوئی دعا افضل تر اس دعا مذکور سے نہیں ہے معاذ بن جبل کا لفظ رفعا یہ ہے ما من دعوۃ احب الی اللہ ان یدعوہا عبد من ان یقول اللہم انی اسألک المعافاۃ والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح شوکانی رح کہتے ہین فہذا الحدیث قد دل علی ان الدعا بالعافیۃ احب الی اللہ سبحانہ من کل دعاء کائنا ما کان کما یفیدہ ہذا العموم وتدل علیہ ہذہ الکلیۃ فجمع ہذا الدعا بہذہ الکلمۃ بین ثلث مزایا اولہا شمولہ لخیری الدنیا والاخرۃ وثانیہا انہ افضل الدعا علی الاطلاق وثالثہا انہ احب الی اللہ تعالی من کل دعاء یدعو بہ العبد کائنا ما کان انتہی مین اپنی دعا مین یون کہتا ہون یا ارحم الراحمین نسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والدین یہ اسلیئے کہ لفظ ارحم الراحمین اور لفظ یا ذا الجلال والاکرام اور لفظ یا بدیع السموات والارض اور لفظ یا حی یا قیوم اور لفظ دعائی ذوالنون علیہ السلام کی فضیلت سنت مطہرہ مین بہت کچھ آئی ہے ان الفاظ کو اسماء عظمی کہا ہے جو دعا ان لفظون کے ساتھہ مانگی جاتی ہے اللہ تعالی اوسکو اپنے فضل عمیم و کرم جسیم سے ضرور ہی قبول فرماتا ہے وللہ الحمد والمنۃ ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی پاس حضرت صلعم کے آیا اور کہا ای رسول خدا کیف اقول حین اسأل ربی یعنی جب مین اپنے رب سے سوال کرون تو کسطرح کہون فرمایا کہہ اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی پھر حضرت صلعم نے اپنی اونگلیون کو

طرف ابہام کے جمع کیا یعنی گن کر بتایا کہ یہ چار لفظ ہین پھر فرمایا فان ھولاء یجمعن لک دنیاک
وآخرتک رواہ مسلم یعنی یہ الفاظ تیرے لئے دنیا وآخرت کو فراہم کر دیتے ہین انس کہتے
ہین حضرت نے فرمایا تہا کہ دعا درمیان اذان واقامت کے واپس نہین ہوتی ہے لوگون نے صحابہ نے
کہا ہم کیا کہین فرمایا سلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی ابن عمر کا لفظ رفعاً
یہ ہے ما سئل اللہ شیئا احب الیہ من العافیۃ رواہ الترمذی یعنی اللہ تعالیٰ سوال عافیت
کو سب اشیا مین زیادہ تر دوست رکہتا ہے وہ بڑا بدبخت ہے جو کبہی یہ سوال نکرے ۵

گر طمع خواہد ز من سلطان دین ۔۔۔ خاک بر فرق قناعت بعد ازین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے کہا اے حضرت بہلا اگر مین شب قدر کو جان لون تو پہر کیا
کہون فرمایا کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا رواہ الترمذی ۵

کبریا بہ بخشائی بر حال ما ۔۔۔ کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مین کہتا ہون شب قدر کی بزرگی وقبولیت قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ وہ شب ہے کہ
بہت کم کسی کو میسر آتی ہے اگر تمام عمر مین ایک بار بہی ہاتہہ آجائے تو سمجہو کہ وہ بڑا بختاور ہے
ایسی شب مبارک کے لئے حضرت نے فقط اس مختصر دعا پر جو اکتفا فرمایا پس یہ دلیل روشن ہے
اس بات پر کہ اس سوال سے بڑہکر کوئی مراد واسطے مومن کے نہین ہے اور یہ سوال جامع جملہ اقسام
مقصود ومقاصد محمودہ ہے پس انسان پر لازم ہے کہ ہرگز اس سوال عفو وعافیت سے غفلت نکرے
اور یہ دعا اپنے اہل واولاد کو بہی سکہاوے غرضکہ اس جگہہ دو لفظ ہین جنکا سوال حضرت نے اللہ سے
کیا ایک لفظ عفو ہے وھو العمدۃ فی الفوز بدار المعاد دوسرا لفظ عافیت ہے وھی العمدۃ
فی صلاح امور الدنیا والسلامۃ من شرورھا ومحنھا اس بنیاد پر یہ دعا منجملہ کلم جوامع اور فوائد
نوافع کے ہے قاضی العلامہ کی بستکثر من الدعا بہما شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقد اغنی
عن التطویل فی ذکر فوائدھا ومنافعھما ما ذکرہ رسول اللہ صلعم فی الحدیث المتقدم
فانھا اذا کانت بحیث لم یعط احد بعد الیقین خیرا منھا فقد فاقت کل الخصال وارتفعت

درجتها عن کل خیر حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے ما سأل العباد شیئاً افضل من ان یغفر
لهم ویعافیهم یعنی سوال نکیا بندون نے کسی شئے کا افضل تر اس بات سے کہ اللہ اونکو بخشدے
اور عافیت مین رکھے مجمع الزوائد مین کہا ہے کہ رواہ البزار ورجاله رجال الصحیح غیر موسی
بن السائب وهو ثقة شوکانی رحمه کہتے ہین ان العمدة الکبری فی نیل السعادة الاخرویة
هی مغفرة الذنوب وعفو اللہ عنها والعمدة العظمی نیل السعادة الدنیویة هو العافیة و
هذه الکلمة کما تری فیها ما یبعث رغبات الراغبین الی ادامة طلبات رب العلمین بان
یغفر ویعافی فمن رزق الاستکثار من هذا السوال وحظی بتکریر هذا الدعا فقد لاح
له عنوان السعادة وفتح له باب الفوز واخذ بطرفی النجا انتهی انس کہتے ہین حضرت کا گذر
ایک قوم مبتلا پر ہوا فرمایا اما کان هولاء یسألون اللہ العافیة یعنی کیا یہ لوگ اللہ سے سوال عافیت
کا نہین کرتے تہے رواہ البزار قال فی مجمع الزوائد ورجاله ثقات انتهی شوکانی رحمه کہتے ہین
اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ سوال عافیت دافع ہر بلا اور رافع ہر محنت وابتلا ہے ولہذا حضرت
نے یہ استفہام انکاری کیا گویا اونکو یہ ارشاد فرمایا کہ تمنے کیون اپنی جان کو اس محنت وابتلا مین چہوڑ
رکہا ہے حالانکہ تمکو دوا رحاسم ومرہم شافی ملسکتا ہے وہ علاج یہی دعا عافیت ہے تم اللہ سے کیلئے
دفع ہونا اس محنت نازلہ کا اس دعوت کا فیہ کے ساتہہ نہین مانگتے وفی هذا ما یزید النفوس
نشاطاً والقلوب بصیرة باستعمال هذا الدعا عند عروض کل داءٍ ومساس کل محنة و
نزول کل بلیة عباس بن عبد المطلب نے کہا ہے کہ مینے حضرت سے کہا علمنی شیئاً ادعو اللہ تعالی
بہ فرمایا سل ربك العافیة مینے چند روز توقف کیا پہر جاکر کہا یا رسول اللہ علمنی شیئاً اسأله
ربی فرمایا یا عم سل اللہ تعالی العافیة فی الدنیا والآخرة یعنی اونکے دوبارہ سوال کے جواب مین
پہر یہی ارشاد کیا کہ ای چچا مانگو تم اللہ سے عافیت دنیا وآخرت کی اخرجه الطبرانی فی الکبیر قال
فی مجمع الزوائد باسانید ورجال بعضها رجال الصحیح غیر یزید بن زیاد وهو حسن الحدیث
انتهی اس حدیث کو ترمذی نے بہی روایت کیا ہے اور کہا ہے هذا حدیث صحیح اس حدیث مین

دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی دعا برابر دعای عافیت کے نہین ہے اور نہ کوئی کلام قائم مقام اس کلام کے ہو سکتا ہے اور یہ بات اوپر گذر چکی ہے کہ عافیت یہ ہے کہ اللہ بندہ سے بلا کو دور کرے تو جو شخص یہ دعا کرتا ہے وہ گویا اللہ سے ہر بلا کا دور ہونا مانگتا ہے حضرت صلعم جناب عباس کو بجای باپ کے سمجھتے تھے اور اونکا حق ویسا ہی جانتے تھے جیسا کہ ولد کو ساتھ والد کے جاننا چاہیئے تو پھر اونکے تخصیص کرنے مین ساتھ اس دعا کے اور مجرد دعای عافیت پر قصر کرنے مین تحریک ہے داعین کو ملازمت پر اس دعا کے اور اس بات پر کہ اس دعا کو ایک بڑا وسیلہ طرف اپنے رب کے ٹھہرائین اور ہم و حزن کو ساتھ اسکے دفع کرین پھر اس سوال کو لفظ دنیا و آخرت سے مکمل کیا فکان ہذا الدعا من ہذہ الحیثیۃ قد صار عدۃ لکل ضر وجلب کل خیر اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ قال الشوکانی رح دوسرا لفظ اس حدیث کا ابن عباس سے نزدیک طبرانی کے معجم کبیر مین یون ہے یا عم اکثر الدعا بالعافیۃ مجمع الزوائد مین کہا ہے وفیہ ہلال بن خباب وہو ثقۃ وضعفہ جماعۃ وبقیۃ رجالہ ثقات انتہی محمد بن عبد اللہ بن جعفر کہتے ہین مین ہمراہ عبد اللہ بن جعفر کے تہا اتنے مین ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا مجھے ایسی دعا بتا کہ اللہ اوسکا نفع بخشے کہا مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے سلوا اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر وفی اسنادہ سلیمان بن داؤد الشاذکونی وفیہ ضعف ابن عباس کہتے ہین حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی الحدیث رواہ البزار اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ دعا ساتھ اس کلمہ کے شامل خیر دارین ہے وبالجملۃ فالاحادیث فی ہذا المعنی کثیرۃ جدا منہا ما ورد فی الدعا بخصوص العافیۃ ومنہا ما ورد فی الدعا بہا مع غیرہا من الادعیۃ واستیفاء ذلک یحتاج الی مزید بسط مین کہتا ہون کہ جزری رح نے خاتمہ عدۃ الحصن الحصین مین لکہا ہے فلینظر العاقل مقدار ہذہ الکلمۃ التی اختارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دون الکلام ولیؤمن بانہ اعطی جوامع الکلم اختصرت

له الحكم فان من اعطى العافية فاز بما يرجوه قلبًا وقالبًا ودنيا ودينا ووقى ما
يخافه في الدارين علمًا يقينًا ولقد تواتر عنه صلعم دعاؤه بالعافية وورد عنه
لفظًا ومعنًى من نحو خمسين طريقًا هذا وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر وهو المعصوم
على الاطلاق حقيقةً فكيف بنا ونحن غرض لسهام القدر وعرض بين النفس والهوى
والشيطان كما ورد في الخبر انتهى شوكاني به عدة الحصن الحصين ومن له خبرة بعلم السنة المطهرة
عرف صدق ما قاله الجزري رح في كلامه هذا الذي ختم به كتابه ان الدعا بالعافية
ورد من نحو خمسين طريقًا والتواتر يثبت بدون هذا المقدار وبه تعرف ان ثبوت
الدعا عن رسول الله صلعم بالعافية قولا منه وتعليما للغير مقطوع به معلوم
صدقه وصحة ما اشتمل عليه من الفوائد الشاملة للدارين ومنها حسن الخاتمة انتهى
اللهم انا نسألك العفو والعافية والمعافاة في الدنيا والآخرة اللهم امين وآخر
دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيد المرسلين وخاتم النبيين
وشفيع المذنبين يوم الدين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بالاحسان اجمعين ٥
یہ رسالہ مختصر بحمد اللہ روز دوشنبہ ۱۲ ماہ جمادی الاولی سنہ [illegible] ہجری کو بفضلہ تعالی تمام ہوا۔ الحمد للہ الذی
بنعمتہ تتم الصالحات

تمت بالخیر

—— ○ ✻ ○ ——

صحت نامہ تسلیۃ المصاب

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۵	اعتمالی	اعتمال	۳۵	۱۴	بھا	یہ
۶	۳	ثو	تو	۳۶	۱	سے عام	عام سے
〃	۷	یحمکون	یحکمون	۳۶	۱۹	قیضہ	قبضہ
۱۳	۱۸	دخل	داخل	۳۷	۲	کزر	کرز
۱۴	۴	دارجو	وارجو	۳۹	۹	ابن	ابن حبان
۱۵	۲۰	استخذامات	استخدامات	〃	۱۸	علیہا	علیہما
۱۸	۳	عطھم	عظمہم	〃	〃	〃	〃
۲۱	۴	عاوتاً	عادتاً	۴۱	۱۹	حبیبت	حبیبتیہ
۲۲	۳	ہوکر	ہومگر	〃	۲۰	عندی	عبدی
۲۴	۲۱	تجھے	تجھسے	〃	۲۱	علیہا	علیہما
۲۵	۱۳	امنو	آمنوا	۴۲	۴	مرتب	مترتب
۲۶	۲۰	ثابث	ثابت	〃	۱۸	السرورا	السرور
۲۷	〃	حل	جل	۴۵	۷	پھر یہ	یہ
۲۹	۷	بصیر	بصبر	〃	۱۳	ستی	بنی
۳۰	۱	کہایا	کہایا پھر جماع کیا	۴۶	۷	امتبلی	المبتلی
〃	۲۰	دیتا	دنیا	۴۸	۱۰	قیطی	قبطی
۳۱	۶	وشکر	شکر	〃	۱۴	اونکو	اونکی
〃	۱۳	الارز	الارزۃ	۵۳	۱۹	ولقد	لقد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳	۱۹	کمد	کمبل
۵۶	۱۶	دخلوا	وخلوا
۵۸	۵	قدار	قدرا
〃	۲۱	کارسی جان	کاریجان
۵۹	۱۷	الامل	الامل
۶۰	۱۸	قضیب	قضیب
۶۱	۴	ولا	والا
〃	۵	وفن	دفن
۶۳	۱۳	رضا	مارضا
〃	۲۰	یوسا یوما	یوسا ویوسا
۶۴	۴	قسطنطنیہ	قسطنطینیہ
〃	۱۱	النقل	لنقل
〃	۱۹	ریدی	زیدی
〃	۲۰	سائل	شائل
۶۵	۳	آیا وھم	ایادھم
۶۸	۷	کارسی تو	کارتو
۶۹	۱۹	یکوان	تکوان
۷۱	۱۲	لفظ	لفظ
〃	۱۳	الدار	الدر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۱	۱۹	اخراش	خراش
۷۲	۷	انہون	انہیں
〃	۸	طولونی	طولون
〃	۱۷	خانقاہ کو	خانقاہ کا
۷۴	۸	تصبرون	القصبرون
۷۵	۱	سمنون کو	سمنون کی
۷۸	۱۲	۲۳	۲۴
۸۱	۱۵	وعلی	علی
۸۲	۱۲	الی مایئول	علی مایئول
۸۶	۹	آباءنا	آباؤنا
۸۷	۱۲	العافیہ	العافیۃ
〃	۱۴	الهافیۃ	العافیۃ
〃	۱۹	بشمل	یشمل
۸۸	۱۱	مزایا	مزایا
۸۹	۱۵	مقاصد	ومقاصد
۹۱	۲۰	لکلمۃ	الکلمۃ
۹۲	۵	انتھے	انتھے
〃	۹	الخاطمہ	الخاتمہ
...	...	...	...

تمت

URDU STACKS
۲۷ ت ۲۹۷